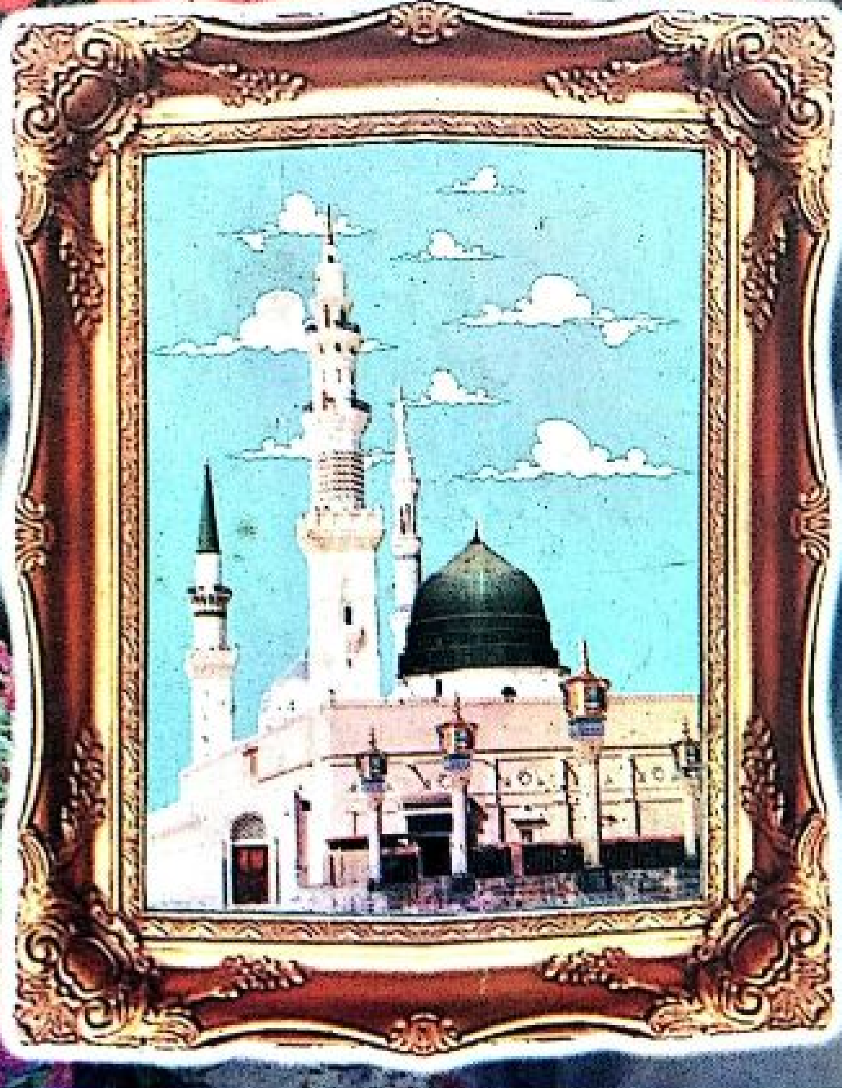
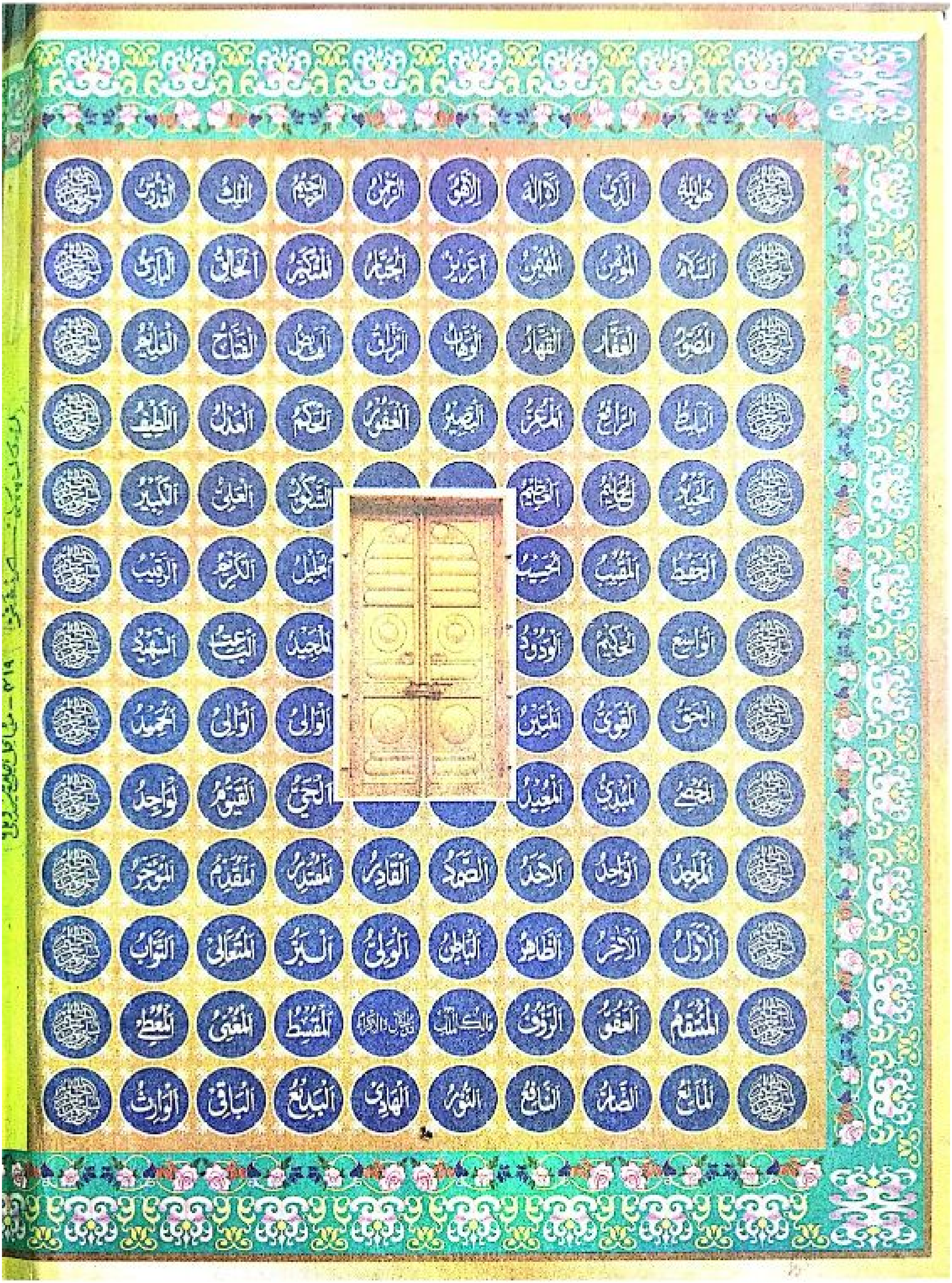
باغِ جنت



ارشاد پبلیکیشنز

۲۱۹- مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی



هو الله الذي لا إله إلا هو الرحمن الرحيم الملك القدوس
السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر الخالق البارئ
المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح العليم
الباسط الرافع المعز البصير الغفور الحكم العدل اللطيف
الخبير الحليم العظيم الشكور العلي الكبير
الحفيظ المقيت الحسيب الجليل الكريم الرقيب
الواسع الحكيم الودود المجيد الباعث الشهيد
الحق القوي المتين الولي الولي الحميد
المحصي المبدئ المعيد الحي القيوم الواجد
الماجد الواحد الأحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر
الأول الآخر الظاهر الباطن الوالي البر المتعالي التواب
المنتقم العفو الرؤوف مالك الملك ذو الجلال والإكرام المقسط المغني المعطي
المانع الضار النافع النور الهادي البديع الباقي الوارث

صلی اللہ علیہ وسلم محمد احمد حامد محمود قاسم عاقب فاتح خاتم صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم حاشر ماحی داعی سراج رشید منیر بشیر نذیر صلی اللہ علیہ وسلم

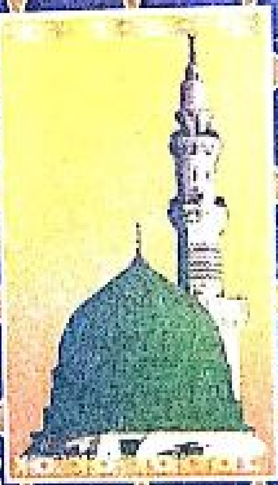
صلی اللہ علیہ وسلم ہاد مہدی رسول نبی طٰہٰ یٰس مزمل مدثر صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم شفیع خلیل کلیم حبیب مصطفٰی مرتضٰی مجتبٰی مختار صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم ناصر منصور قائم حافظ شہید عادل صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم حکیم نور حجت برہان ابطحی مؤمن صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم مطیع مذکر واعظ امین صادق مصدق صلی اللہ علیہ وسلم



صلی اللہ علیہ وسلم ناطق صاحب مکی مدنی عربی ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم تہامی حجازی قریشی مضری امی عزیز صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم حریص رؤف رحیم یتیم غنی جواد فتاح عالم صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم طیب طاہر مطہر خطیب فصیح سید امام بار صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم شافی متوسط سابق مقتصد مہدی مبین آخر ظاہر صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم باطن رحمت محلل محرم امر ناہ شکور قریب صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ، وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ ج ۔ (سورہ فتح)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے، اور جو شخص اللہ و رسول کا کہنا مانے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔

باغِ جنت

یعنی {خدائی باغ}

از خاکپائے علمائے حقانی و صوفیائے ربانی

حافظ سید، عنایت علی شاہ صاحب لدھیانوی محلہ باجڑیاں

خلیفہ حکیم الامت قطب عالم قطب دوراں شیخ المشائخ

حضرت الحاج مولانا شاہ حافظ محمد اشرف علی تھانویؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آغاز

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ہ

اما بعد، باغِ جنت یعنی خدائی باغ۔ حکیم الامت مجدد الملت قطب دوراں قطب العلوم شیخ المشائخ حضرت حافظ قاری الحاج شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہٗ۔ کے خلیفۂ خاص حضرت حافظ سید عنایت علی شاہ صاحب مدظلہ العالی ہیں، اور یہ کتاب زیرِ نظر انہی کی لازوال تصنیف ہے جس میں راقم الحروف کے مرشدی نے اپنے دور کے مطابق زندگی کے ہر شعبے میں اسلامی تعلیمات کی توضیح فرمائی ہے۔ مسلمانوں کی عملی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جس میں وہ اپنے دین اسلام کی اصل تعلیمات سے دور نہ ہٹتے چلے گئے ہوں

حضرت ممدوح نے اس کتاب میں عمل کی ان کوتاہیوں کی انتہائی ہمدردانہ طور پر نشاندہی فرمائی ہے۔ اور پھر انہیں دور کرنے کی مؤثر تدابیر بھی بتائی ہیں۔ یہ کتاب درحقیقت ایک سلسلۂ مضامین ہے جو سب سے پہلے خدائی باغ کے نام سے اجمالاً شائع ہو چکے ہیں۔ چنانچہ میرے پیر بھائی صوفی شمیم احمد اینڈ منسٹر ٹریڈ مارکیٹ کمشنر نیز دوسرے پیر بھائی صوفی زمان اللہ بخش صاحب ہیڈ ماسٹر مقیم فیصل آباد گلی نمبر ا محلہ گوردنانک پورہ کی بھی یہی آرزو تھی کہ یہ مضامین تفصیلاً شائع ہوں۔ آخر پیر و مرشد حافظ صاحب نے رائے ظاہر کی کہ اس کی طباعت و اشاعت کا اہتمام کیا جائے جس کی کتابت صوفی شمیم احمد اینڈ منسٹر ٹریڈ کے تعاون سے میرے روحانی بھائی مرشد زادہ صاحبزادہ سید جمیل الحسن مظلوم نے اپنے اخبار نوائے گوجرانوالہ کے خوشنویس مسٹر رفیع اللہ سے کرائی جس کی اغلاط کی تصحیح دوسرے صاحبزادہ سید محمد حسن بینک آفیسر نے کی۔

یہ کتاب پیر و مرشد حضرت حافظ صاحب نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں مکمل کی۔ حضرت ممدوح کی عمر اس وقت ایک صدی کے قریب ہے اور عوام خصوصاً مریدین اس اندازِ بیان سے بہت زیادہ مانوس ہو چکے ہیں۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ اسکو جلد شائع کرایا جائے۔ بہرکیف یہ بے مثال اور نایاب تحفہ کی صورت کتاب ہٰذا آپکے سامنے ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ کتاب کی تحریر اور ضروری مسائل نیز نسخوں کو عام اردو خواں حضرات پوری طرح سمجھ سکیں گے۔

وما توفیقی الا باللہ

خادم حقیر فقیر "امیر الدین"

۱۶ آرڈیننس روڈ۔ راولپنڈی کینٹ

فہرست

(حصہ دوم) اشرف الانبیاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

الحمد للہ علی الشان جلی البرھان والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ محمدن المبشر بہ فی الانجیل والمنزل علیہ القران وعلی الہ و اصحابہ الذین سبقونا بالایمان ۝

حمد بے حد اس خدائے پاک کو — نور ایماں جسنے بخشا خاک کو
کس سے پورا اس کا حق ہووے ادا — کون گن سکتا ہے انعام خدا
نام ان کا ہے دوائے ہر بلا — احمد مرسل محمد مصطفٰے
دم بدم ان پر درود صد سلام — پہونچے اس عاجز کا تحفہ بالدوام
حمد خالق کب کسی سے ہو سکے — پاک ہے وہ ذات جو چاہے کرے
اور زباں کو کب ہے طاقت اسقدر — جو کرے نعت نبی خیر البشر
کہتے تھے سب انبیائے محترم — کاش ہوتے امت احمد میں ہم
نسخۂ اعلیٰ جو کرتا ہوں بیاں — ہو مفید خلق اے رب جہاں

ایمان لانے اور مسلمان ہونے کی خوبیاں

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۝

یعنی اے بندو! ہم نے آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور ہم نے تم پر اپنا انعام پورا کر دیا۔ اور ہم نے اسلام کو تمہارا دین (یا مذہب) بننے کے لئے (ہمیشہ ہمیشہ کو) پسند کر لیا۔ ف اللہ تعالیٰ نے اس آیت شریفہ میں ایک بہت بڑی نعمت کا ذکر فرمایا ہے۔ اور وہ نعمت اسلام ہے اللہ تعالیٰ نے ہم کو اسکے کامل ہونے کی خبر دی ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ بہت بڑی نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ہمارے لئے پسند بھی فرمایا ہے۔ اور اس کو کامل بھی کر دیا ہے۔ تو اس کا یہ اثر ہوگا کہ جس شخص کے پاس یہ اسلام کی نعمت ہوگی اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگا۔ دیکھو نعمتیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ۱۔ دنیا کی نعمتیں جیسے کھانا پینا، مال اولاد، عزت وآبرو، مکان زمین، جائیداد وغیرہ ان نعمتوں کا فائدہ دنیا میں ہوتا ہے۔

اور ان کے فائدوں کی حد ہے۔ ۲۔ دوسری نعمتیں آخرت کی ہیں اور ان کے فائدے آخرت میں حاصل ہوں گے۔ اور ان کوئی حد نہیں اور وہ نعمتیں ہمیشہ ہمیشہ باقی رہیں گی، جیسے جنت کا ملنا، حوروں کا ملنا، دودھ وغیرہ کی نہروں کا ملنا اور قسم قسم کی راحتیں اور لذتیں حاصل ہونا کسی قسم کا رنج اور غم نہ ہونا وغیرہ دنیا میں چاہے کتنی ہی بڑی خوشی ہو اسکے ساتھ کچھ نہ کچھ تکلیف بھی ضرور ہوگی مگر آخرت میں کوئی بھی تکلیف نہ ہوگی دیکھو دنیا کی نعمتیں دو چار دن کے بعد ختم ہو جاتی ہیں، کوئی نہ کوئی ان میں نقصان ضرور آجاتا ہے۔ مشہور ہے کہ ؂

سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے

چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات ہے

مگر آخرت کی نعمتیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہیں جو کبھی ختم نہ ہوں گی اور دنیا کی نعمتیں ختم ہونے والی بھی ہیں اور ان میں کوئی نہ کوئی تکلیف بھی ہوتی ہے۔ دیکھو کھانا ایک نعمت ہے مگر اس میں کتنی تکلیف اور محنت ہے کہ زمین کماؤ، بیج ڈالو پھر اناج نکالو پھر آٹا پسواؤ، پھر گوندھو، پھر پکاؤ، پھر کھاؤ، یہ تو کھانے سے پہلے کی تکلیفیں ہیں اور کھانا کھانے میں اور اس کے بعد بھی تکلیفیں ہیں، مثلاً کبھی مرچ اور نمک زیادہ ہو گیا، کبھی کھانا کچا رہ گیا، کبھی کھانے کے بعد پیٹ میں بوجھ ہوگیا، کبھی قبض ہو گیا، کبھی ہیضہ ہو گیا یا دست آنے لگے، یا قے ہوگئی۔ یا کوئی مرض ہو گیا۔ حکیم ڈاکٹر کے نسخے بنے جاتے ہیں کہیں ہاضمہ کیلئے چورن کھایا جاتا ہے۔ دیکھ لو دنیا کی ایک کھانے میں کتنی تکلیفیں اٹھانی پڑیں، اسی طرح دنیا کی ہر نعمت کے ساتھ تکلیف بھی لگی ہوتی ہے اور آخرت کی نعمتیں جب ملیں گی تو کبھی ختم نہ ہوں گی اور نہ ان میں کوئی تکلیف اور محنت اٹھانی پڑے گی، جنت میں خوشی ہی خوشی رہے گی وہاں، جو چاہو گے وہ ہوگا، دیکھو جنت میں کوئی پھل کھانے کو توڑا تو اس میں سے ایک خوبصورت حور نکل آئے گی وہ کہے گی السلام علیکم، پھل الگ کھایا اور مفت میں ایک حور بھی ہاتھ آگئی، غرض جنت میں عجیب عجیب حالت ہوگی اور جنت میں جتنا دل چاہے کھاؤ اور ہمیشہ کھاتے رہو تب بھی مزا آئے گا۔ نہ پیشاب پاخانہ کی تکلیف نہ ہیضے کا ڈر نہ بدہضمی کا خطرہ، بس ایک خوشبو دار ڈکار آئے گی اور سب کھانا ہضم ہو جائے گا۔ جنت میں بدبو کا نام ہی نہیں اور دنیا کی نعمتیں ایسی ہیں کہ اگر ان کو ہمیشہ کھایا جائے تو پھر مزا نہیں آتا یا کوئی مرض ہی ہو جاتا ہے اور کبھی کوئی نعمت مل گئی اور کبھی نہ ملی اور آخر ایک دن دنیا بھی اور دنیا کی نعمتیں بھی سب ختم ہو جائیں گی، چھٹ جائیں گی۔ اب خود سمجھ لو کہ دنیا کی نعمتیں اچھی ہیں یا آخرت کی، اور جنت کی نعمتیں اسلام اور ایمان لانے کے سوا کسی

طرح بھی حاصل نہیں ہو سکتیں اور اسلام قبول کرنا۔ ایمان لانا اور مسلمان ہونا جنت کی نعمتوں کے ملنے کی جڑ ہے اور وہ نعمتیں بھی ایسی پائیدار ہیں کہ دنیا کی نعمتیں ان کے سامنے خاک بھی نہیں، معلوم ہو گیا ہو گا کہ مسلمان ہونا کتنی بڑی نعمت ہے۔ پھر افسوس ہی کی بات ہے کہ اتنی بڑی نعمت کو چھوڑ کر ہم دنیا کی فانی نعمتوں میں ڈوب جائیں دین اسلام کا ماننا اور مسلمان ہونا تو اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کی بدولت دنیا اور آخرت دونوں سنور جاتی ہیں اسلام کامل دین ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی پوری نعمت ہے اس کا پسند فرمایا ہوا ہے بس اس سے پورا نفع حاصل کرو اور اپنی حالت کو اسلام کے حکم کے موافق درست کرو، عقیدوں اور عملوں کو سنوارو۔ اگر تمہارے اندر اسلام کے پورے اوصاف ہوں تو اس کے انوار و برکات تمہارے چہروں سے ظاہر ہونگے۔ یہانتک کہ غیر مسلم بھی تمہاری اچھائیاں اور اچھے عمل دیکھ کر خود بخود اسلام قبول کریںگے کیونکہ اسلام سچا دین ہے، اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اس لئے اس میں مقناطیس کی طرح اثر ہے اس کی جو بھی ادا ہے، دل کی کھینچتی ہے، اسلام نور ہی نور ہے اور ہر قسم کی خوبیوں اور بھلائیوں سے بھرا ہوا ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ آج کل ہم نے اسلام کے حکموں سے ایسا منہ موڑا ہے کہ سر سے پاؤں تک اسلام کے حکموں کے خلاف ہیں یہانتک کہ غیر مسلم بھی ہم پر ہنستے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہے دینِ اسلام اور یہ ہیں مسلمان، اگر دینِ اسلام ایسا ہی ہے جیسا کہ مسلمانوں نے بنا رکھا ہے تو پھر ایسی لوٹ مار سے تو ہم ہی اچھے ہیں۔ یہ انجام ہوا ہماری بے عملی کا۔ مسلمان بھائیو! ذرا ہوش کرو آخر اللہ و رسولؐ کو منہ دکھانا ہے، نعمتِ اسلام سے فائدہ اٹھاؤ اپنے ایمان اور عملوں کو درست کرو۔ اللہ و رسول کے حکموں کو معلوم کرو اور ان پر مضبوطی سے چلو اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو کہ اس خالق پاک نے ہم کو کیسی اچھی صورت میں بنایا اور کیا کیا نعمتیں بخشیں

؎ خون میں ڈوبا ہوا تن اور بدن — نکلا کیا کیا کھینچ کر رنج و محن،
عاجز و خوار و ضعیف و ناتواں — بیکس و مسکین نحیف و خستہ جاں
گر نہ لے اس وقت میں مادر خبر — ایک دم میں تو ہو مرنے بے بتر
تو بھلا اس وقت تھا کس کام کا — گر نہ ہوتا لطف و انعام خدا
دی خدا نے تجھ کو پھر استی ان — کس طرح کی نعمتیں بیش از بیاں
عقل و فہم و حفظ اور ذہن و ذکا — قوتِ و زور و طعام جانفزا
صورت و شکل و زر و لعل گہر — خانہ و یار و عزیز و سیم و زر
دختر و مادر پدر فرزند و زن — مال و ملک و دولت و باغ و چمن

ہیں خدا کی تو بتا کس کام کا ،
سب یہ تیرے واسطے ہیں اے اخی

باوجود اسکے بھی ہو تجھ کو نفود
عقل سے یہ بات ہے یک لخت دُور

دشمن جاں ہیں ہزاروں جانور
ہے وہی ہر دم محافظ اے پسر

تیر و برچھی خنجر و تیغ و تبر
مستعد ہیں آدمی کے قتل پر

مرض جسمانی ہیں غرّاں دس ہزار
اژدہا عقرب و زنبور و مار

گر نہ ہو اس کی حفاظت ایک دم
دم کے دم میں دیکھئے تو ملک عدم

ہے غضب یک لخت ان کو بھولکر
اپنے اس خالق سے ہو تو بےخبر

نعمتیں جو اسقدر دے اسے فضول
حکم میں اس کے کرے ہے تو عدول

مسلمان بھائیو ! اپنے ایمان اور عملوں کو درست کرو اور اللہ و رسول ؐ کی نافرمانی سے باز آجاؤ دیکھو آجکل ہماری حالت ایسی بگڑ گئی ہے کہ کسی غیر مسلم کو ایسا نہ دیکھا ہوگا کہ اس نے صورت و شکل اور لباس وغیرہ میں کسی بزرگ عالم جیسا رنگ ڈھنگ بنایا ہو۔ اور مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ کود کود کر کھلم کھلا غیر مسلموں کے طریقے کو اختیار کرتے جاتے ہیں۔ اپنے پیارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو چھوڑے جاتے ہیں یہ کیسی ردّی اور گندی مسلمانی ہے۔ توبہ کرو کفار کے طریقے کو چھوڑ دو۔ دیکھو ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیئے بہت جلدی ہم ان کو ایسی جنتوں میں داخل کریں گے کہ جنکے مکانوں کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان کے لیئے ان جنتوں میں بیبیاں ہوں گی صاف ستھری اور ہم ان کو نہایت ان سایہ میں داخل کریں گے (سورۃ النساء) ف۔ سبحان اللہ ایمان لانا اور مسلمان ہونا اور اللہ و رسولؐ کے حکموں پر چلنا کتنی بڑی نعمت ہے کہ انسان ایمان اور اچھے کاموں کی برکت سے ہمیشہ ہمیشہ جنت میں عیش و آرام پائے گا مگر اے انسان ؎

ہر غفلت یہ تیری ہستی نہیں
دیکھ جنت اسقدر سستی نہیں،

رہگذر دنیا ہے یہ بستی نہیں
جائے عیش و عشرت و مستی نہیں

تو برائے بندگی ہے یاد رکھ
فرض تجھ پر بندگی ہے یاد رکھ

ورنہ پھر شرمندگی ہے یاد رکھ
چند روزہ زندگی ہے یاد رکھ

ایکدن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

ایمان کس طرح مضبوط ہوتا ہے

معلوم ہونا چاہیئے کہ ایمان تب درست اور مضبوط ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب باتوں میں سچا سمجھیں اور ان کی سب باتوں کو دل سے مان لے یہ ایمان ہے اور اللہ و رسولؐ کے حکموں پر چلنا یہ دین ہے، اسلام ہے، اللہ و رسول کی کسی بات میں یا حکم میں شک کرنا یا اس کو جھوٹا ماننا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کے ساتھ ہنسی مذاق اڑانا ایسی باتوں سے ایمان نہیں رہتا اور قرآن و حدیث کے صاف صاف اور کھلے مطلب کو نہ ماننا اور ہیر پھیر کر کے اپنا مطلب بنانا بے دین اور بے ایمان بننا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان مرد اور عورت کو چاہیئے کہ اپنے ایمان کی خوب حفاظت کرے۔ اسلامی حکموں پر چل کر اس کو مضبوط کرے۔ اور کوئی بات ایسی نہ کہے اور نہ کرے جس سے ایمان میں فرق آوے۔

ایمان نہ لانے کی سزا اور عذاب

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ بیشک جو لوگ ہماری آیتوں یعنی حکموں کے منکر ہوئے یعنی ہمارے حکموں کو نہ مانا تو ہم ان کو بہت جلد ایک سخت آگ میں یعنی دوزخ کی آگ میں داخل کریں گے، اور اس میں ان کی برابر یہ حالت ہوگی کہ جب ایک دفعہ ان کی کھال جل چکی ہوگی تو ہم اس پہلی کھال کی جگہ دوسری تازہ کھال پیدا کر دیں گے تاکہ وہ ہمیشہ عذاب ہی بھگتتے رہیں (سورۃ النساء) اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝ ترجمہ:۔ بیشک جو شخص بغاوت کا جرم کر کے یعنی کافر ہو کر اپنے رب کے سامنے یعنی کچہری میں حاضر ہوگا تو اس کی سزا کے لیئے دوزخ ہے اس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جیئے گا (فائدہ)

اللہ بچائے ایمان نہ لانا اور مسلمان نہ ہونا اپنے ایمان کو خراب کرنا کتنا بڑا سنگین جرم ہے۔ خدائی قانون میں بغاوت ہے۔ اس لیے باغی یعنی کافر ہمیشہ کیلئے دوزخ میں ڈالا جائے گا کہ اپنی بغاوت کی سزا پاتا رہے اور مسلمان چاہے کتنا ہی بڑا مجرم ہو خدائی قانون یعنی خدا کے سب حکموں کو مانتا ہے۔ باغی نہیں ہے عمل خدا کے قانون کے خلاف کر کے مجرم ہے سزا کاٹ کر پھر جنت میں آجائے گا اور کافر باغی ہے اس لیے وہ ہمیشہ دوزخ میں قید رہے گا۔

دُعاء

اے خدا اے خالق ارض و سماں ― اے خدا اے مالک روز جزا

تو عذاب نار سے ہم کو بچا ہوں نہ ہم بے آبرو روز جزا
تونے دوزخ میں جسے داخل کیا اس کو بیشک تونے رسوا کر دیا
ایسے ظالم کا کوئی ساتھی نہیں کوئی بھی کام اس کے آسکتا نہیں
کافر و گمراہ و نافرماں نہ ہوں میں کبھی بے دین و بے ایماں ہوں
اے خدا جبتک ہو میرے جسم میں دم رکھ مجھے اسلام پر ثابت قدم،

سوال ۱۔ فرشتے کون ہوتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ کی ایسی ذات پاک ہے کہ اس کی صفتوں اور نشانیوں سے اس کو سب جانتے ہیں کہ زمین و آسمان چاند سورج تارے رات دن اور کل مخلوق کی اس نے پیدا کیا اور سب مخلوق کو رزق پہنچاتا ہے وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے وہی امیر اور فقیر کرتا ہے وہی عزت اور ذلت دیتا ہے اور وہ ایسا زبردست اور بڑی قدرت والا ہے کہ انسان کے ارادوں کو توڑ دیتا ہے غرض کہ اس کی طاقت اور قدرت اور صفتوں سے سب اس کو جانتے ہیں، کوئی ہٹ دھرم اور سمجھ کا اندھا اس کی ذات پاک کا انکار کرے گا مگر فرشتوں کو ہر شخص نہیں جانتا کچھ ان کا حال بتاؤ۔

جواب ۱۔ اے بھائی عزیز تم نے اس خدائے وحدہٗ لاشریک کو پہچانا۔ بیشک وہ جب مخلوق کا خالق اور مالک ہے۔ اسی نے انسان کو مٹی سے اپنی عبادت اور اطاعت کے لئے پیدا کیا، اور فرشتوں کو اس نے نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے۔ ان کا مرد یا عورت ہونا کچھ نہیں بتلاتا ان کو فرشتے کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر طرح کی صورت میں بن جانے کی قدرت دی ہے ہوا بن جائیں آدمی یا کسی جانور چرند پرند وغیرہ کی شکل میں بن جائیں۔ ان کے پر بھی ہوتے ہیں، کسی کے دو پر، کسی کے تین پر کسی کے چار پر۔ ان کی خوراک اللہ تعالیٰ کی یاد اور تابعداری کرنا ہے۔

تمام زمین و آسمان کا انتظام ان کے سپرد ہے۔
وہ کوئی کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف نہیں کرتے۔
اُن میں یہ چار فرشتے بڑا رتبہ رکھتے ہیں اور بہت
مشہور ہیں:۔

۱۔حضرت جبرائیل علیہ السلام ۲۔حضرت میکائیل علیہ السلام ۳۔حضرت اسرافیل علیہ السلام ۴۔حضرت عزرائیل علیہ السلام۔

حضرت جبرائیلؑ اللہ تعالےٰ کے احکام اور کتابیں رسولوں اور نبیوں کے پاس لاتے تھے، اور بعض موقع پر اللہ تعالیٰ نے اُن کے ذریعے سے کافروں اور نافرمانوں پر عذاب بھی بھیجا ہے۔ حضرت میکائیل مخلوق کو رزق پہنچانے اور بارش وغیرہ کے کاموں پر مقرر ہیں اور بہت سے فرشتے اُن کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں کچھ بادلوں اور ہواؤں دریاؤں، تالابوں اور نہروں کے کاروبار میں لگے ہوئے ہیں۔ حضرت اسرافیل صُور لئے کھڑے ہیں جب قیامت ہوگی وہ صُور بجائیں گے۔ حضرت عزرائیل ملک الموت مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں اور بہت سے فرشتے اُن کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں نیک اور بد لوگوں کی جان نکالنے والے فرشتے الگ الگ ہیں۔ دو فرشتے انسان کے اچھے اور بُرے عمل لکھنے والے ہیں اُن کو کراماً کاتبین کہتے ہیں بعض فرشتے انسان کو مصیبت سے بچانے پر مقرر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حفاظت کرتے ہیں بعض فرشتے جنت اور دوزخ کے انتظاموں پر مقرر ہیں۔ بعض فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت اور یاد میں مشغول رہتے ہیں بعض فرشتے دُنیا میں کام کرنے آتے ہیں اُن کی صبح وشام بدلی بھی ہوتی ہے صبح کی نماز کے بعد رات کو کام کرنے والے فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہیں اور دن میں کام کرنے والے آجاتے ہیں اور عصر کی نماز کے بعد یہ فرشتے چلے جاتے ہیں، رات میں کام کرنے والے آجاتے ہیں بعض فرشتے دنیا میں پھرتے ہیں۔ اور جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو، جیسے قرآن مجید پڑھا جاتا ہو۔ وعظ ہوتا ہو۔ علم دین پڑھایا جاتا ہو یا دین کی کتابیں پڑھی سُنی جاتی ہوں یا بزرگوں اور عالموں کی صحبت میں دین کی باتیں سیکھنے کے لئے جمع ہوتے ہوں وہاں حاضر ہوتے ہیں اور اُن کے شریک ہونے کی گواہی اللہ تعالےٰ کے سامنے دیتے ہیں اور یہ سب باتیں قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔

رسُول اور نبی کس کو کہتے ہیں معجزہ اور معراج کیا ہے

رسول اور نبی اللہ تعالیٰ کے بڑے مقبول اور پیارے بندے تھے وہ گناہوں سے پاک تھے گنتی ان کی پوری طرح اللہ ہی کو معلوم ہے۔ رسول اور نبی میں اتنا فرق ہے کہ رسول کو نئی شریعت اور نیا قانون اور بڑی کتاب دی جاتی تھی اور نبی کو صحیفے یعنی چھوٹی کتابیں دی جاتی تھیں یا گزرے ہوئے رسول کی شریعت یعنی قانون ہی پر قائم رکھا جاتا تھا بہت سے رسول اور نبی اللہ تعالیٰ نے بھیجے تاکہ وہ لوگوں کو دینِ اسلام کا صحیح سیدھا رستہ بتلائیں ان کی سچائی بتلانے کو اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہاتھوں سے ایسی نئی نئی اور مشکل باتیں ظاہر کرائیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتی تھیں، ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے اور سب کے بعد ہمارے نبی خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے نبیوں میں بعض کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے۔ سب سے بڑا مرتبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے آپ کے بعد نہ کوئی نبی پیدا ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہوں گے آپ سب کے نبی ہیں آپ نے جو کام کئے اور جو کام بتلائے اُن کو حدیث شریف کہتے ہیں۔ حدیث شریف کی یہ چھ کتابیں معتبر اور بہت مشہور ہیں ۱۔ بُخاری شریف ۲۔ مُسلم شریف ۳۔ ابوداؤد

شریف ۴. ترمذی شریف ۵. نسائی شریف ۶. ابن ماجہ شریف ۔ مگر ان کا مطلب عالم لوگ ہی سمجھتے ہیں اُن کا ترجمہ اُردو میں پڑھ کر دین کی باتوں میں رائے نہ دے عالموں سے پوچھ کر عمل کرے ۔ ہمارے نبی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکہ شریف سے بیت المقدس میں اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک پہنچانا چاہا پہنچایا اور پھر مکہ شریف میں پہنچا دیا اس کو معراج کہتے ہیں ۔

سُلطانِ جہاں محبوب خدا تیری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شے پہ لکھا نام تیرا تیرے ذکر کی رفعت کیا کہنا

ہے سُر پہ تاجِ نبوت کا جوڑا ہے تن پہ کرامت کا
سہرا ہے جبیں پہ شفاعت کا اُمت پہ ہے رحمت کیا کہنا

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ فرمائے تیرے حق میں داور
وحدت کا کیا تجھ کو مظہر اور دی ہے کثرت کیا کہنا

معراج ہوئی تا عرش گئے حق تم سے ملا تم حق سے ملے
سب راز خُدا کی وحی و دل پہ کھلے یہ عزت و حشمت کیا کہنا

حوُروں نے کہا سبحان اللہ غلماں نے پُکارا صلی اللہ
اور قدسی بولے الا اللہ ہے عرش پہ دعوت کیا کہنا

قــرآن کلام باری ہے اور تیری زبان سے جاری ہے
کیا تیری فصاحت پیاری ہے اور تیری بلاغت کیا کہنا

باتوں سے ٹپکتی لذت ہے آنکھوں سے برستی رحمت ہے
خُطبے سے جھلکتی ہیبت ہے اے شاہِ رسالت کیا کہنا

صدیق و عمر عثمان و علی اور اُن کے سوا اصحاب نبی
قربان ہیں آ تم پہ سبھی کی خوب رفاقت کیا کہنا

آنکھوں سے دریا جاری ہیں اور لب پہ دُعائیں جاری ہیں
رو رو کے گذاری شب ساری اے حامیٔ اُمت کیا کہنا

عالم کی بھریں ہر دم جھولی خود کھائیں تو بس جو کی روٹی
وہ شانِ عطا و سخاوت کی یہ زہد و قناعت کیا کہنا

اللہ تعالیٰ کی کتابوں کا بیان

اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی اور بڑی کتابیں آسمان سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے رسولوں اور نبیوں پر اُتاریں تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین اسلام کا رستہ بتلائیں اُن میں یہ چار کتابیں بہت مشہور ہیں :۔

۱. توریت شریف حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ۲. زبور شریف حضرت داؤد علیہ السلام پر ۳. انجیل شریف حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ۴. قرآن مجید ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اس کے بعد نہ کوئی کتاب آسمان سے اُتری اور نہ قیامت تک اُترے گی قرآن مجید ہی کا حکم چلتا رہے گا اس سے پہلی کتابوں کو گمراہ لوگوں نے دُنیا کے لالچ میں آ کر بہت کچھ بدل ڈالا اور قرآن مجید کے سامنے اب اُن کی ضرورت ہی نہ رہی اسی لئے قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے اس کو کوئی نہیں بدل سکتا اور اسی وعدے کے موافق ابتک موجود ہے اور قیامت تک موجود رہے گا آج تک ایک نقطے کا فرق نہ آیا ۔

اور نہ آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا انتظام اس طرح کیا ہے کہ مسلمانوں کو اس کے زبانی یاد کرنے کا شوق عطا فرمایا ہے اور اس کا پڑھنا اور یاد کرنا آسان کر دیا ہے اتنی بڑی کتاب اور دو چار سال میں زبانی یاد ہو جاتی ہے دنیا بھر میں اس قدر حافظِ قرآن موجود رہتے ہیں کہ اگر خدا نہ کرے چھپے ہوئے قرآن تمام روئے زمین پر نہ رہیں تو اس طرح حافظوں کے ذریعے سے قرآن تیار ہو جائے گا یہ وہ شان عظیم ہے کہ سوائے قرآن کے کسی اور مذہب کی کتاب کو حاصل نہیں یہ قرآنی معجزہ ہے اور یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ جس طرح قرآن کے نقطے تک میں فرق نہیں آیا۔ اسی طرح اس کے معنوں میں بھی فرق نہیں آیا جو معنے اور احکام اور جو مطلب پہلے عالموں نے سمجھے اور لکھے ہیں، اسی طرح موجود ہیں ان کو فقہ اور تفسیر اور حدیث کہتے ہیں اور ہزارہا متقی عالم ان کی حفاظت میں لگے رہے اور لگے رہتے ہیں۔ اب کوئی دنیا کے لالچ میں آ کر قرآن و حدیث فقہ اور تفسیر کے نئے معنے اپنا مطلب بنانے کو بدلے اور گھڑے، وہ بے دین اور گمراہ ہے وہ خود ہی بدلا جائے گا۔ مٹ جائے گا۔ ؎

آج تک نقش شریعت نہ مٹا پر نہ مٹا ❖ مٹ گئے آپ ہی جتنے تھے مٹانے والے

قیامت، پُل صراط، کوثر کیا چیز ہے

مرنے کے بعد سب کو زندہ کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی کچہری میں سب کا حساب کتاب ہوگا۔ اچھے کاموں پر ثواب اور انعام ملے گا اور بُرے کاموں پر عذاب اور سزا ملے گی اور اس زندگی کے بعد پھر کبھی موت نہیں آئے گی اس کو قیامت اور عالمِ آخرت کہتے ہیں جب دُنیا کے ختم ہونے کا وقت آئے گا تو حضرت اسرافیل علیہ السلام صور بجائیں گے۔ یہ صور ایک بہت بڑی چیز سینگ جیسا ہے اس کی لمبائی اور چوڑائی زمین و آسمان کے برابر ہے اُس کی آواز شروع میں ہلکی اور نرم ہوگی آخر بڑھتے بڑھتے ایسی اونچی اور خوفناک ہو جائے گی کہ زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور تمام مخلوق مر جائے گی اور جو مر چکے ہوں گے اُن کی روحیں بیہوش ہو جائیں گی مگر جس کو اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے بچانا چاہے گا وہ بچے رہیں گے اور ایک مدت اسی طرح گذر جائے گی۔ ؎

نہ کوئی رہے گا نہ کوئی رہا ہے | خدا ہی رہے گا خدا ہی رہا ہے
یہ مٹنے کی جا ہے مٹے گی ہر اک شے | کسی کا کہاں نام باقی رہا ہے

نہ دُنیا رہے گی نہ دنیا کی باتیں | رہے گا تو ہی اور تو ہی رہا ہے
فنا ہے فنا ہے ہر اک کو فنا ہے | سوا ذات باری کے کچھ بھی رہا ہے

الحاصل جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام مخلوق پھر زندہ ہو تو پھر صور بجایا جائے گا اس کی آواز سے تمام مخلوق پھر زندہ ہو جائے گی اور آسمان و زمین اُسی طرح قائم ہو جائیں گے اور تمام لوگوں کو قیامت کے میدان میں لایا جائے گا سورج بہت قریب کر دیا جائے گا اس کی گرمی سے لوگوں کے دماغ ہنڈیا کی طرح پکنے لگیں گے اس تکلیف اور بھوک پیاس سے گھبرا کر سب لوگ انبیاء علیہم السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہماری شفاعت کیجئے اور ہم کو حساب و کتاب سے جلدی چھڑا لیجئے سب ہی کچھ نہ کچھ عذر کریں گے اور سب کے بعد ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے سفارش کریں گے

اور میزان ترازو کھڑی کی جائے گی اُس میں عمل تولے جائے گی اور شفیع محشر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نہر حوض کوثر کا پانی پلائیں گے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔

پُل صراط، دوزخ کے اُوپر پل ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے اُس پر چلنا پڑے گا جن لوگوں نے اللہ و رسول کی تابعداری کی ہوگی، وہ بجلی کی طرح اُس سے پار ہو کر جنت میں داخل ہو جائیں گے اور جو لوگ اللہ و رسول کے نافرمان ہوں گے وہ کٹ کر دوزخ میں گر پڑیں گے۔ ے

مومنو ہنستے ہو کیوں بے فکر بے غم بے خبر | اک سفر درپیش ہے دور و دراز و پُرخطر
نیک و بد اعمال تولے جائیں گے میزان میں | ہو حساب ذرہ ذرہ حشر کے میدان میں

پلصراط: بسکہ باریک و طویل و تیز ہے | اس کے نیچے ایک دریا آگ سے لبریز ہے
توشۂ اعمال اپنا ساتھ لے جاؤ جی | پیچھے قبر میں کون بھیجے گا سوچو تو سہی

صحابہ کون لوگ ہوتے ہیں

رسولِ خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو جن جن مسلمانوں نے دیکھا ہے ان کو اصحاب یا صحابہ کہتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں اُن سب کی تعظیم واجب ہے اُن میں یہ چار اصحاب سب سے بڑا مرتبہ رکھتے ہیں اور بہت مشہور ہیں اُن کی بزرگی اور بڑائی کا انکار کرنے والا بے دین اور گمراہ ہے۔ ے

دوستانِ مصطفےٰ اور حق کے ولی | ابوبکر و عمر عثمان و علی
ہوئی دین کو اُن سے قوت تمام | ہو اُن سب پہ رحمت خدا کی مدام
گر کرے صد بار برس چلا کشی | کفش پا کو اُن کے کب پہنچے کوئی
دامن ان کا آگیا ہے جن کے ہاتھ | کفر کے طوفان سے پائی ہے نجات

آسمانِ فیض کے تارے ہیں یہ | اور رسول اللہ کے پیارے ہیں یہ
اُن کی ہمت سے ہمیشہ تا قیام | دینِ احمد کو رونق ہے تمام
تخمِ اُن کی الفت و نکا دل میں تُو | تا کہ تیرا باغِ ایمان سبز ہو
گر بُرے وہ ہیں تو بہتر کون ہے | گر وہ بے راہ ہیں تو رہبر کون ہے

اسی طرح رسول خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی اولادِ پاک اور ازواجِ مطہرات سب قابلِ تعظیم ہیں اولاد میں سب سے بڑا مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہے اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہن کا ہے۔ ے

فاطمہ زینب رقیہ اور جواں | امِّ کلثوم آپ کی ہیں بیٹیاں
جنتی ہیں ازواجِ ختم المرسلیں | اُمہات المومنین ہیں بالیقیں

چار یہ دو فاطمہ زہرا کے لعل | جگرِ نبی کے ان کو ٹکڑے کر خیال
اُن سے جو کوئی کہ ہو بد اعتقاد | دین و دنیا میں رہے وہ نامراد

دین پر چلنے کا صحیح راستہ بتلاؤ

بعض گمراہ لوگوں نے دنیا کی عزت اور دولت کے لالچ میں آکر اپنی اپنی جماعتیں بنائیں اور بناتے جاتے ہیں کوئی نبی بنتا ہے کوئی حدیث شریف کا انکار کرتا ہے کوئی کہتا ہے کہ مولوی قرآن وحدیث کا مطلب ہی نہیں سمجھتے۔ میں سمجھتا ہوں ایسی حالت میں یہ بات سمجھنے کی ہے کہ ایسے فرقے کے لوگوں سے بچنا چاہیئے اور یہ بات یاد رکھیں کہ اللہ ورسول نے دین کی سب باتیں قرآن وحدیث میں بتلادی ہیں اب کوئی نئی بات یا نیا طریقہ دین میں داخل کرنا بدعت ہے اور بدعت کفر وشرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔ بہت سے مسئلے دین کے ایسے تھے کہ جن کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا تھا وہ مسئلے بڑے بڑے درجے کے پہلے بزرگ عالموں نے اپنے علم کے زور سے قرآن وحدیث سے سمجھ کر اوروں کو بتلا دیئے ایسے اللہ کے پیارے بندوں کو مجتہد اور امام کہتے ہیں دین کے رہبر اور امام بہت ہوئے مگر ان میں یہ چار بڑا درجہ رکھتے ہیں اور بہت مشہور ہیں:-

۱۔حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۔حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ۳۔حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ۴۔حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ۔ ان چاروں اماموں کو اس بہترین زمانہ کے بڑے بڑے عالموں نے پسند کرلیا تھا۔ اُس وقت سے سب مسلمان اُن کے بتلائے ہوئے مسئلوں پر عمل کرتے چلے آئے ہیں بڑے بڑے بزرگ عالموں نے ان کی تقلید کی اور کرتے ہیں بس ان چاروں اماموں میں سے جس امام صاحب سے زیادہ اعتقاد ہو اس کے مسئلوں پر عمل کریں اور ان کے مسئلوں میں جو اختلاف ہے اس کو خدا کی رحمت سمجھیں کسی کی شان میں گستاخی نہ کریں۔ ہندوستان میں حضرت امام اعظم کے مسئلوں پر عمل کرنے والے لوگ زیادہ ہیں ان کو حنفی کہتے ہیں بس ان اماموں کے مسئلوں پر عمل کرنا قرآن وحدیث ہی پر عمل کرنا ہے دین محمدی کا صحیح اور سیدھا راستہ یہی ہے اور ان چاروں اماموں کو دین محمدی کی کونسل سمجھو۔ جو لوگ ان چاروں اماموں کے مسئلوں پر عمل کرتے ہیں ان کو اہل سنت والجماعت کہتے ہیں۔

ایک کی کر تقلید ان چار سے
اور جو مذہب کریں اس سے جدا

کام مت رکھ خلق کی گفتار سے
ہے نہیں رہتی کبھی اُن سے خدا
ہے اسی مذہب کا غلبہ دیکھ لے
رہتے ہیں غالب یہی ہر آن میں

مذہب سنت جماعت خوب ہے
راہ سنت کی ہی سیدھی ہے راہ
اور مذہب ہوگئے اس کے تلے
گفتگو میں جنگ میں میدان میں

حق تعالیٰ کو یہی محبوب ہے
اور ہیں شیطان کی راہیں تباہ

اماموں کا بیان

امام الانبیاءؐ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ نیک کاموں میں تم جلدی کیا کرو اس سے پہلے کہ فتنے پیدا ہوں کیونکہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی صبح کو مسلمان ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مسلمان ہوگا اور صبح کو کافر، اور اپنا دین وایمان دنیا کے لالچ میں بیچ ڈالے گا اور ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بعد جو آدمی زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا ایسے وقت تم کو چاہیئے کہ میرے اور میرے اصحاب کے طریقے کو اس طرح پکڑ لینا کہ جس طرح کسی چیز کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لیتے ہیں اور نئے طریقوں سے بچتے رہنا کیونکہ دین میں نئی بات نکالنا بدعت ہے اور بدعت ایسی بُری چیز ہے کہ وہ دین سے دُور کر دیتی ہے اور دوزخ میں پہنچا دیتی ہے (بخاری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موافق ایسا ہی ہوا اور ہو رہا ہے کہ لوگوں نے طریقے اور فرقے نکالے مسلمان بھائیو دیکھو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہم کو پہلے ہی سے بتلا دیا ہے کہ میری اُمت میں یعنی مسلمانوں میں تہتر (۷۳) فرقے ہو جائیں گے بس ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور باقی سب فرقے دوزخ میں جائیں گے. آپ کے اصحاب نے عرض کی یارسول اللہ جنت میں کونسا فرقہ جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ جو فرقہ میرے اور میرے اصحابوں کے طریقے پر ہوگا وہ جنت میں جائے گا. (ترمذی)

اُب ہر فرقے کے لوگ کہتے ہیں کہ ہم ہی رسول اللہ کے طریقہ پر چلتے ہیں اور ہم ہی حق پر ہیں تو ایسے فتنہ کے زمانہ میں یہ بات سمجھنے کی اور عمل کرنے کی ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں موجود تھے اس وقت آپ کے اصحابوں کو دو مسئلوں کو جس مسئلے کی ضرورت پڑتی تھی آپ سے دریافت کرلیا کرتے تھے اور جب آپ کی وفات ہوگئی اور آپ کا زمانہ ختم ہوگیا تو دوسرا زمانہ آپ کے اصحابوں کا آیا انہوں نے جس طرح آپ کو عمل کرتے دیکھا تھا اُسی طرح عمل کرتے رہے اور جب اصحابوں کا زمانہ ختم ہونے لگا تو تیسرا زمانہ آیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے دین کی حفاظت کے لئے اماموں کو پیدا کیا اور ان کو قرآن وحدیث کے علم کے خزانہ عطا فرمائے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام بتلائیں۔ انہوں نے قرآن وحدیث کو اچھی طرح سمجھ کر اور جانچ کر تمام احکام لکھ دیئے تاکہ لوگوں کو دین کے احکام قیامت تک معلوم ہوتے رہیں اور اس برکت والے زمانہ کے بڑے بڑے بزرگ عالموں نے اُن میں دین کی سمجھ اور مضبوطی دیکھ کر اُن کو پسند کیا اور پیشوائی کی سند عطا فرمائی کہ سب لوگ قیامت تک ان کے بتلائے ہوئے مسئلوں پر عمل کریں بس جن لوگوں نے حضرت امام اعظمؒ کے مسئلوں پر عمل کیا وہ حنفی کہلاتے اور جن لوگوں نے حضرت امام شافعیؒ کے بتلائے ہوئے مسئلوں پر عمل کیا وہ شافعی کہلائے اسی طرح مالکی اور حنبلی کہلائے اور مشہور ہوئے ان چاروں اماموں کے بتلائے ہوئے مسئلوں پر عمل کرنا بلاشبہ قرآن وحدیث پر عمل کرنا ہے ان کے خلاف مسئلے اور طریقے نکالنے بددینی ہے اور ان چاروں اماموں کے مسئلوں پر چلنے والوں کو مقلد اور اہل سنت کہتے ہیں. ہندوستان میں بہت زیادہ لوگ امام اعظمؒ کے مقلد ہیں اُن کو حنفی کہتے ہیں۔

حضرت امام اعظم کے حالات شریفہ

آپ کا اسم شریف نعمان اور کنیت ابو حنیفہ اور لقب امام اعظم ہے نوشیرواں جو ملک فارس کا بادشاہ تھا آپ اس کی اولاد میں سے ہیں آپ کے والد کا نام ثابت ہے آپ سنہ ۸۰ اسی ہجری میں پیدا ہوئے یہ وہ زمانہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب اس وقت موجود تھے چھوٹی سی عمر میں آپ کو دین کے علم پڑھنے کا شوق ہوا اور قرآن مجید سات قرأتوں میں پڑھا اور چار ہزار عالموں سے قرآن و حدیث کا علم پڑھا آپ کے استاد بڑے بڑے بزرگ اور پرہیزگار تھے آپ کے شاگرد بھی بڑے بڑے عالم اور بزرگ ہوئے جیسے حضرت امام یوسف اور حضرت امام محمدؒ اور حضرت فضیل بن عیاض ، اور حضرت ابراہیم بن ادہم اور حضرت بشر حافیؒ اور حضرت داؤد طائی رحمت اللہ علیہم ۔حضرت امام اعظم کی سب سے بڑی بزرگی یہ ہے کہ آپ نے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحابوں کی زیارت کی ہے اور جس شخص نے مسلمان ہونے کی حالت میں حضور پر نور کے اصحابوں کو دیکھا اس کو تابعی کہتے ہیں اور تابعی کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے میرے دیکھنے والے مسلمان یعنی صحابی کو دیکھا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا تو آپ کو تابعی ہونے کی بزرگی بھی حاصل ہے ۔

دشمنی ہاتھوں میں دے دی ہے تیرے ❁ راہ سیدھی آپ تو اب دیکھ لے

پیشگوئی :۔ بخاری شریف اور مسلم شریف میں میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملک فارس میں اللہ کا ایک ایسا بندہ ہوگا کہ اگر علم آسمان پر بھی ہو تو وہ علم کو آسمان پر سے بھی اُتار لائے گا اور علم کو حاصل کرے گا یہ پیشین گوئی امام اعظم کے لئے تھی کیونکہ ملک فارس میں آپ کے برابر کوئی عالم نہیں ہوا ۔ یہ خاص بزرگی بھی آپ کو حاصل ہے آپ کی پرہیزگاری اور عبادت ۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت حسن بن عمار جو اس وقت بہت بڑے بزرگ تھے آپ کو غسل دیتے وقت انہوں نے فرمایا کہ آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں کہ آپ تیس برس سے ہمیشہ روزہ رکھتے رہے اور چالیس برس عشاء کے وضو سے آپ نے صبح کی نماز پڑھی اور ساری ساری رات نفل نمازوں میں قرآن پڑھا اور اپنی وفات کی جگہ آپ نے ایک ہزار قرآن ختم کئے دوپہر کو کچھ تھوڑا سا آرام کرتے تھے باقی ہر وقت علم کے پڑھانے میں لگے رہتے تھے ۔ آپ نے پچپن ۵۵ حج کئے ۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے ابو حنیفہ سے زیادہ کسی کا علم نہ پایا اور جس نے آپ کی کتابیں نہیں دیکھیں اس کو علم میں کمال حاصل نہ ہوا آپ کی پرہیزگاری کا یہ حال تھا کہ جس پر آپ کا قرض ہوتا آپ اس کی دیوار کے سایہ میں کھڑے نہ ہوتے تھے کہ سود لینے کا گناہ نہ ہو جائے ۔

کرامت :۔ آپکی بہت سی کرامتیں ہیں یہاں برکت کے لئے ایک ہی کرامت لکھی جاتی ہے ایک دفعہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ انور پر حاضر ہوئے اور آپ نے آواز سے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ اس وقت روضۂ انور سے جواب آیا وَعَلَیْكُمُ السَّلَامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ اس وقت ہزاروں آدمی وہاں موجود تھے

سب نے یہ جواب مبارک سُنا اور اُس وقت سے آپکی عزت اور شہرت بڑھ گئی اور تمام دنیا میں امام اعظم مشہور ہو گئے، اور تمام زمین پر سب سے زیادہ لوگ آپ کے مقلد ہو گئے اور آپ کے بتلائے ہوئے مسئلوں پر عمل کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اعظم بنایا۔ امام اعظم۔ مصلّی اعظم۔ مذہب اعظم۔ جماعت اعظم

حضرت امام اعظم کی وفات شریفہ

سنہ ایک سَو پچاس ہجری میں ستّر سال کی عمر پاکر آپ نے وفات پائی اور اللہ و رسول کے حکموں سے باغِ دین کو روشن اور سرسبز کر دیا۔ آپکی وفات شریف کی خبر سن کر لوگ اس قدر اکٹھے کہ پانچ دفعہ آپ کے جنازہ پر نماز پڑھی گئی یہاں تک کہ پچاس ہزار آدمیوں نے آپ کے جنازے پر نماز پڑھی۔ اللہ اکبر۔ آپ اللہ تعالیٰ کے کیسے مقبول اور پیارے بندے تھے۔ بغداد میں ایک بادشاہ نے آپکی قبر شریف پر گنبد بنوا دیا تھا اور قریب ہی ایک مدرسہ کھلوا دیا تھا۔ بغداد میں یہ پہلا مدرسہ تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے

حضرت امام شافعیؒ کے حالات شریفہ

آپ قریشی ہیں اور اسم شریف آپ کا محمدؐ ہے اور شافعی لقب ہے سنہ ڈیڑھ سو ہجری مقام منیٰ میں مکہ شریف کے قریب آپکی پیدائش ہوئی اور اُسی سال میں حضرت امام اعظمؒ کی وفات شریف ہوئی پھر حضرت امام شافعی کو مکہ شریف میں لایا گیا آپ سات برس کی عمر میں حافظ قرآن ہو گئے تھے اور بہت سی حدیثیں بھی یاد کر لی تھیں پھر مکہ شریف سے مدینہ شریف میں آکر حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے انکی کتاب موطا پڑھی اور آپ پندرہ برس کی عمر میں پورے عالم ہو گئے اس وقت کے بڑے بڑے بزرگ عالموں نے آپکی قابلیات اور دین میں مضبوطی دیکھ کر آپ کو فتوے دینے کی اجازت دے دی اور آپ کو دین کی خدمت کے لئے پسند فرمایا۔

کرامت:۔ آپ نے جوان ہونے سے پہلے حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو حضورؐ نے فرمایا:۔ اے لڑکے: آپ نے عرض کیا لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ (یعنی حاضر ہوں یا رسول اللہ) حضورؐ نے فرمایا کہ تم کس قوم میں سے ہو آپ نے عرض کی، یا رسول اللہ میں قریشی ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا میرے پاس آؤ اور اپنا منہ کھولو۔ حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے پاس جا کر اپنا منہ کھول دیا۔ حضورؐ نے اپنا آب دہن میرے منہ میں ڈالا اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے علم میں ترقی اور برکت عطا فرمادے۔

آپ فرماتے ہیں کہ اس خواب کے بعد علم حدیث میں مجھے کوئی غلطی نہیں ہوئی۔ آپ جب علم کی پڑھائی سے فارغ ہوئے تو حضرت امام مالکؒ سے اجازت لے کر بغداد میں گئے وہاں کے عالموں کو امتحان دیا اور سند حاصل کی۔

پھر مکہ شریف میں تشریف لے آئے پھر بغداد میں گئے پھر وہاں سے مصر میں گئے اور وہاں رہ کر کتابیں لکھیں اور علم پڑھانے میں مشغول ہوئے چودہ کتابیں اصول دین میں اور سو سے زیادہ فروعات دین میں لکھیں۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ تین لاکھ حدیثوں کے حافظ تھے پھر بھی آپ کے شاگرد ہوئے۔ ایک دفعہ لوگوں نے حضرت امام احمد سے کہا کہ آپ تو حدیثوں کے حافظ ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ ایک جوان لڑکے کے شاگرد ہو گئے اور اس کی تعظیم کرتے ہیں فرمایا کہ جتنی حدیثیں مجھے یاد ہیں امام شافعی ان کا مطلب سمجھتے ہیں۔ اگر وہ نہ ہوتے تو میں علم کے دروازے پر ہی پڑا رہتا۔ علم فقہ کا دروازہ مجھ پر ان ہی کی برکت سے کھلا ہے۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت امام احمد چالیس برس تک آپ کی مغفرت کے لئے دعا کرتے رہے۔

ایک دن امام احمد کے صاحبزادے نے پوچھا کہ شافعی کون تھے جن کے لئے آپ دعا مانگتے رہتے ہیں، فرمایا امام شافعی دنیا میں آفتاب تھے اور خدا کے بندوں کے لئے امن اور آسانی کا وسیلہ تھے۔ سبحان اللہ حضرت امام شافعی بھی کیسی مبارک شان رکھتے تھے۔ جمعہ کے دن سنہ دو سو چار ہجری میں آپ نے وفات پائی۔ رحمتیں نازل ہوں آپ پر اللہ کی۔

حضرت امام مالکؒ کے حالات شریفہ

آپ اپنی والدہ صاحبہ کے پیٹ میں دو برس رہے اور سنہ پچانوے ۹۵ ہجری میں پیدا ہوئے اور چوراسی برس کی عمر شریف پا کر اس دنیائے فانی کو چھوڑا۔ آپ کو حدیثوں کے یاد کرنے کا بہت شوق تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے بڑے عاشق تھے سترہ برس کی عمر میں حدیثوں کا یاد کرنا شروع کیا اور بے شمار حدیثوں کے آپ حافظ ہو گئے حضرت امام شافعیؒ آپ کے شاگرد ہیں آپ نے اپنی کتاب مؤطا میں سے ایک ایک ہزار حدیثیں شاگردوں کو پڑھائیں اور تمام عمر مدینہ شریف میں رہے جب آپ حدیث شریف پڑھانے بیٹھتے تو وضو کر کے خوشبو لگاتے اور فرماتے کہ میرا دل اس سے بہت خوش ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کی خوب تعظیم کروں۔

سبحان اللہ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے مقبول اور پیارے بندے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

حضرت امام احمدؒ کے حالات شریفہ

سنہ ایک سو چونسٹھ ہجری شہر بغداد میں آپ پیدا ہوئے اور سنہ دو سو اکتالیس میں ستتر برس کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔ آپ علم حدیث اور فقہ میں یعنی حدیثوں کا مطلب سمجھنے میں حضرت امام شافعیؒ کے شاگرد ہیں۔ اور آپ کے شاگرد بھی بڑے بڑے درجہ کے عالم اور امام ہوئے جیسے امام بخاریؒ۔ امام مسلم۔ آپکی دعا بہت جلدی قبول ہوتی تھی حضرت امام شافعیؒ نے آپ کے بارے میں فرمایا ہے کہ میں نے بغداد میں احمد بن حنبل کے برابر پرہیزگاری اور علمی لیاقت میں کسی کو نہیں چھوڑا آپکی کتاب مسند شریف علم حدیث میں بڑی معتبر اور مشہور ہے اس میں تیس ہزار سے زیادہ حدیثیں ہیں

کرامت :- حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوفہ کے حاکم نے لوگوں کے ورغلانے سے آپ کو اپنی کچہری میں بلایا اور کہا تم قرآن کو مخلوق کہدو۔ آپ نے جواب دیا کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے میں اس کو مخلوق نہیں کہہ سکتا۔ یہ جواب سُن کر حاکم نے آپ کے ہاتھ پاؤں بندھوا کر اُوپر لٹکا دیا اور حکم دیا کہ اس کے کوڑے مارو جب کوڑے لگنے لگے تو آپ کا کمربند کھل گیا۔ اسی وقت غیب سے دو ہاتھ ظاہر ہوئے اور کمربند باندھ کر غائب ہوگئے۔ آپکی یہ کرامت دیکھ کر حاکم کانپ گیا اور آپ کو چھوڑ دیا۔ جب آپ چھٹ کر آئے لوگوں نے کہا کہ جن لوگوں نے آپ کو تکلیف دی ہے اُن کے لئے بددعا کیجئے۔

آپ نے فرمایا میں نے اُن کو معاف کیا اس لئے کہ وہ مجھ کو غلطی پر سمجھتے تھے۔

کرامت :- آپ کی وفات شریف جمعہ کے دن چاشت کے وقت بغداد میں ہوئی اور عصر کی نماز کے بعد آپ کو دفن کیا گیا جب آپ کا جنازہ لے کر چلے تو ہزارہا پرندے آپکی جدائی میں بے قرار ہو کر آپ کے جنازے پر اُڑ اُڑ کر گرتے تھے یہ کرامت دیکھ کر چالیس ہزار آدمی مسلمان ہوگئے۔ لکھا ہے کہ آپ کی وفات کے بعد کسی بزرگ نے آپ کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ حضرت بتلایئے اللہ تعالیٰ کے یہاں کیسے گزری۔ فرمایا۔ میرے رب نے مجھ کو بخش دیا اور بزرگی کا تاج میرے سر پر رکھا اور مجھ سے فرمایا گیا اے احمد یہ بزرگی کا تاج اس مسئلے کی بدولت تم کو دیا گیا ہے کہ تم نے ہمارے کلام کو مخلوق نہیں کہا تھا اور تکلیف برداشت کی تھی، اللہ اکبر آپ بھی بڑی شان کے امام تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

حضرت امام یوسفؒ کے حالات شریفہ

آپ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں آپ تین بادشاہوں کے یہاں قاضی بھی رہے ہیں آپ دن رات دین کی خدمت میں لگے رہتے تھے لیکن پھر بھی دن رات میں علاوہ فرض نمازوں کے دو سو رکعت نماز نفل پڑھتے تھے قرآن مجید کی تفسیر کے آپ حافظ تھے سنہ ایکسو۱ اسی ہجری میں آپ نے وفات پائی۔ سبحان اللہ آپ بھی بڑی شان عظیم رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

حضرت امام محمدؒ کے حالات شریفہ

آپ بھی حضرت امام اعظمؒ کے شاگرد ہیں آپ قرآن و حدیث کے علم میں اتنا بڑا درجہ رکھتے تھے کہ حضرت امام شافعیؒ آپ کے شاگرد ہیں آپ کے اور بھی شاگرد بڑے بڑے بزرگ عالم ہوئے نوسو۹۹۰ ننانوے کتابیں دین کی خدمت میں آپ نے لکھیں سنہ ایکسو۱ اسی ہجری میں آپ نے وفات پائی۔

سبحان اللہ آپ بھی بڑی شان کے امام تھے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت امام بخاریؒ کے حالات شریفہ

آپ جمعہ کے دن تیرا شوال ایک سو چورانوے ۱۹۴ ہجری میں نابینا ہی پیدا ہوئے۔ آپکی والدہ کو بہت غم رہتا تھا، اور دُعا کرتی رہتی تھیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اُن کو خواب میں نظر آئے اور فرمایا بیٹی تمہارے بیٹے کی آنکھیں درست ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارا رونا اور دُعا کرنا بہت پسند آیا۔ جب آپ صبح کو اُٹھے تو آنکھوں کو درست پایا۔ آپکی والدہ کو نہایت مسرت ہوئی پھر دس برس کی عمر میں آپ کو علم پڑھنے کا شوق پیدا ہوا جس جگہ قرآن و حدیث کا علم سنتے وہاں جاکر علم حاصل کرتے یہاں تک کہ آپ بہت بڑے درجے کے عالم اور فاضل ہوگئے اور اُستادوں سے امتحان دے کر سندیں حاصل کیں پھر اپنے بھائی اور والدہ کے ساتھ حج کو گئے اور وہیں رہنے لگے اور چھ لاکھ حدیثوں میں سے خوب سوچ سمجھ کر اپنی کتاب بخاری شریف لکھی۔ قرآن مجید کے بعد عالموں کے نزدیک بخاری شریف علم حدیث میں سب کتابوں سے بڑا درجہ رکھتی ہے اور بڑی معتبر اور مشہور ہے۔ سمرقند کے قریب سنہ دو سو ہجری کے اندر ایک گاؤں میں باسٹھ برس کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔ انا للہ۔ سبحان اللہ آپ بھی بڑے درجہ کے امام تھے رحمتیں ہوں اللہ تعالیٰ کی آپ پر۔

حضرت امام مسلمؒ کے حالات شریفہ

آپ نیشاپور کے رہنے والے ہیں سنہ دو سو ہجری میں آپ پیدا ہوئے آپ نے بڑے بڑے بزرگ عالموں سے علم حاصل کیا اور امتحانوں میں پاس ہو کر سندیں حاصل کیں۔ علم سے فارغ ہو کر آپ نے اپنی کتاب مسلم شریف لکھی۔ بخاری شریف کے بعد علماء کے نزدیک علم حدیث میں اس کا بڑا درجہ ہے اور بڑی معتبر اور مشہور ہے۔ ستاون برس کی عمر پا کر آپ نے وفات پائی۔ انا للہ۔

سبحان اللہ، کتنی بڑی شان کے آپ امام تھے رحمتیں ہوں آپ پر اللہ تعالیٰ کی۔

فائدہ، مسلمان بھائیو! اس عاجز نے ایک نمونے کے طور پر یہ حالات اماموں کے لکھے ہیں ورنہ اُن حضرات کی شان عظیم میں کتابیں بھری پڑی ہیں۔ غور سے دیکھو گے سمجھو گے تو ضرور معلوم ہو جائے گا کہ اس مبارک زمانہ کے بڑے بڑے بزرگ عالموں نے اُن اماموں کو پڑھایا اور دین میں ان کی سمجھ اور مضبوطی دیکھ کر اُن کو سندیں دیں اور دین کی خدمت اُن کے سپرد کی اور اُن کو امام اور پیشوا بنایا۔ آج کل کی طرح دجال پن نہیں تھا کہ کچھ صرف و نحو اور دو چار کتابیں عربی کی پڑھ کر خود ہی علامہ اور مجتہد بن گئے اور دین کی باتوں میں اپنی رائے دینے لگے اس کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی آدمی سورۂ اخلاص زبانی یاد کر کے دعویٰ کر دے کہ میں بھی حافظ قرآن ہوں یا کوئی دو چار نسخے یاد کر کے کہے کہ میں بھی حکیم ہوں سراسر غلط ہے کسی نے سچ کہا ہے کہ نیم مُلا خطرۂ ایمان اور نیم حکیم خطرۂ جان۔ خوب یاد رکھو جب تک کسی شخص کو علماء حقانی پسند

نہ کریں وہ اس قابل نہیں کہ دین کی باتوں میں اس کی رائے پر عمل کیا جائے ایسے ہی بے علم اور جاہل لوگوں کی وجہ سے مسلمانوں میں فرقے بنتے چلے جاتے ہیں اور جھگڑے فساد ہوتے رہتے ہیں۔

اماموں کی تقلید کرنے کا مسئلہ

از حکیم الامت حضرت مولینا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھانوی چشتی حنفی یہ خیال بالکل غلط ہے کہ بعض علوم سینہ بسینہ ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ بعض علوم فہم عالی سے سمجھ میں آتے ہیں عقل متوسط یا ادنیٰ اُن کے سمجھنے کے لئے کافی نہیں اسی واسطے اتباع مجتہدین کی ضرورت ہے اور مجتہدین کے کلام کو سمجھنے کے لئے ہر زمانہ میں علماء متقین کا اتباع ضروری ہے کیونکہ مجتہدین (یعنی اماموں) کے کلام کو بھی ہر شخص نہیں سمجھ سکتا۔ صاحبو! اگر دین سنبھالنا چاہتے ہو تو ہر مسلمان کو اس کی ضرورت ہے کہ کسی متقی عالم کا اتباع کرے۔ اس کے بغیر کام نہیں چل سکتا مگر اس اتباع سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم لوگ استقلالاً فقہاء (یعنی اماموں) کا اتباع کرتے ہیں بلکہ استقلالاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا اتباع کرتے ہیں مگر ہم کو آپ کا مطلب فقہاء (یعنی اماموں) کے بیان فرمانے سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب ہے۔

علماء باعمل کی بزرگی

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ یعنی جو عالم باعمل ہیں اور دین کی اشاعت و خدمت اور اہل دین کی روحانی تربیت کرتے ہیں کہ یہی کام تھا اَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ کا ورنہ بے عمل عالموں کی سخت پکڑ بھی آئی ہے جو عالم علم پر عمل کرتا ہے خدا تعالیٰ کے خوف سے پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اُس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عالم کے لئے تمام مخلوق زمین و آسمان کی اور پانی میں مچھلیاں اُس کی بخشش کی دُعا کرتی ہیں اور عالم کی بزرگی عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی بزرگی تاروں پر اور عالم لوگ وارث ہیں انبیاء کے اور انبیاء نے مال و دولت میراث میں نہیں چھوڑا صرف علم کو میراث میں چھوڑا ہے سو جس نے علم حاصل کیا اور پھر اس پر عمل بھی کیا اس نے پورا حصہ یعنی کمال حاصل کیا (ترمذی)

فائدہ۔ مسلمان بھائیو! اس حدیث شریف میں علم دین حاصل کرنے کی بزرگی معلوم ہوئی کہ علم دین پڑھ کر عالم بن سکتے ہیں اگر یہ دولت علم کی نصیب نہ ہو تو علماء باعمل کی صحبت میں بیٹھا کرو۔ دین کے مسئلے اُن سے پوچھا کرو انشاء اللہ تعالیٰ اُنکی صحبت کی برکت سے تم کو بھی دین کا ضروری علم حاصل ہو جائے گا۔ دیکھو صحابہ رضی اللہ عنہم اکثر ایسے تھے جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے مگر سید العلماء ؐ کی صحبت اور برکت سے سب عالم ہو گئے اور خوب یاد رکھو کہ بغیر علم کے عبادت بھی صحیح نہیں ہو سکتی۔

مولوی کس کو کہتے ہیں

جاننا چاہیئے کہ صرف عربی پڑھنے سے آدمی مولوی نہیں ہوتا چاہے وہ کتنی ہی عربی جانتا ہو۔ عربی میں تقریر بھی کر لیتا ہو۔ تحریر بھی لکھ لیتا ہو۔ دیکھو عربی جاننے والا ابوجہل بھی تھا بلکہ وہ آجکل کے عربی پڑھے ہوؤں سے زیادہ عربی جانتا تھا تو پھر وہ تو بہت ہی بڑے درجے کا مولوی ہونا چاہیئے حالانکہ اتنی عربی جاننے کے باوجود اس کا نام ابوجہل ہوا۔ تو صرف عربی جاننے کا نام عالم یا مولوی نہیں ہے بلکہ مولوی اُس عربی جاننے والے عالم کو کہتے ہیں جو متقی پرہیزگار ہو اور محسن اعظم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر عمل کرتا ہو آپکی سنت کا عاشق ہو۔ کیونکہ مولوی میں نسبت اور تعلق ہے مولیٰ کی طرف یعنی مولیٰ والا۔ پس جب تک وہ اللہ والا ہے اس وقت تک مولوی ہے اور قابل اتباع ہے اور جب اس نے رنگ بدلا اُسی وقت سے وہ مولوی نہیں رہا اور وہ اس قابل نہ رہا کہ اس کا اتباع کیا جاوے بلکہ ایسے گمراہ شخص کو چھوڑ دیا جاوے گا چاہے وہ ساری دنیا کے لوگوں سے زیادہ عربی جانتا ہو۔ خوب سمجھ لو۔ چاہے وہ خدا بنتا ہو۔ نبوت کا دعویٰ کرتا ہو۔ دین میں نئی نئی باتیں نکالتا ہو مردود ہے۔

بیعت کرنا سُنّت ہے

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سات یا آٹھ آدمی تھے آپ نے فرمایا کہ تم رسول اللہ سے بیعت نہیں کرتے۔ ہم نے اپنے ہاتھ پھیلائے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم کس حکم پر آپکی بیعت کریں۔ آپ نے فرمایا کہ ان حکموں پر کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور پانچوں وقت کی نماز پابندی سے پڑھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام سنو اور مانو اور ایک بات آہستہ سے فرمائی وہ یہ کہ لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگو۔ حضرت عوف کہتے ہیں کہ میں نے اُن حضرات میں سے بعض کی یہ حالت دیکھی ہے کہ اگر اتفاق سے کسی کا کوڑا گر پڑا ہے تو وہ بھی کسی سے نہیں مانگا کہ اٹھا کر اُن کو دے دے۔ (مسلم شریف)

فائدہ بیعت طریقت اور اصلاح اعمال کا مسئلہ:۔ حضرات صوفیہ کرام میں جو بیعت کا معمول ہے جس کا حاصل معاہدہ التزام احکام اور اہتمام اعمال ظاہری و باطنی کا ہے جس کو ان کے عرف میں بیعت اور طریقت کہتے ہیں بعض اہل ظاہر اس کو اس بنا پر بدعت کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں صرف کافروں کو بیعت اسلام اور مسلمانوں کو بیعت جہاد کرنا معمول تھا مگر اس حدیث شریف میں اس کا بالکل ثبوت ہے کہ یہ مخاطبین چونکہ صحابہ ہیں اس لئے یہ بیعت اسلام یقیناً نہیں اور مضمون بیعت ظاہر ہے کہ بیعت جہاد بھی نہیں بلکہ بدلالت الفاظ معلوم ہوتا ہے کہ التزام اور اہتمام اعمال کے لئے ہے بس مقصود ثابت ہوگیا (از حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

مشائخ یعنی پیروں کا طریقہ کیا ہے

جیسے حضرت امام اعظم اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد رحمتہ اللہ علیہم قرآن و حدیث کا حکم اور مطلب بتلانے والے تھے اسی طرح نفس کے سنوارنے والے اور اللہ تعالیٰ کی یاد کے طریقے بتلانے والے اور قرآن و حدیث پر عمل کرانیوالے مشائخ یعنی پیران عظام تھے انہوں نے اپنے دل کی روشنی سے سمجھ کر اللہ اور رسول کی محبت اور اطاعت کے طریقے لوگوں کو بتلائے ان طریقوں پر چل کر بے شمار لوگ اللہ تعالیٰ کے پیارے اور مقبول بندے اور اللہ و رسول کی محبت اور اطاعت میں دنیا سے تشریف لے گئے مشائخ بہت ہوئے مگر اُن میں یہ چار بہت مشہور ہیں ۱. حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی ۲. حضرت شاہ معین الدین اجمیری ۳. حضرت شاہ بہاؤالدین نقشبندی ۴. حضرت شاہ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہم۔

ان چاروں پیران عظام کے سلسلے اور طریقے جاری ہیں۔ ان پیروں کے طریقے میں مرید ہو کر اپنے نفس کو سنوارئے اور اللہ تعالیٰ کی یاد اور محبت دل میں بسا دے۔ سبحان اللہ پیران عظام کے طریقے نور ہی نور ہیں۔ دیکھو! بغیر پیر کامل کے آدمی سنور نہیں سکتا جیسے بغیر اُستاد کے علم نہیں حاصل ہو سکتا بلکہ کوئی ہنر وغیرہ بھی بغیر استاد کامل کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اگر اللہ کو راضی کرنا چاہتے ہو تو استاد کامل یعنی پیر کا دامن پکڑ لو۔ مولانا روم فرماتے ہیں ؎

بے عنایات حق و خاصان حق ، گر ملک باشد سیاہ ہستش ورق

یعنی: بغیر خدا کی مہربانی اور اس کے پیارے بندوں کی مہربانی کے اگر کوئی فرشتہ بھی ہو جائے تب بھی اس کا اعمال نامہ سیاہ ہو گا۔ ؎ بخویم زیں سپس شاہ راہ اثیر شد پیر جویم پیر جویم پیر پیر۔

یعنی۔ اس حقیقت کو پہچان لینے کے بعد میں آسمان کا راستہ نہ تلاش کروں گا، یعنی بے رہبر کے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قدم نہ رکھوں گا۔ بس اب تو پہلے پیر تلاش کروں گا۔ پیر تلاش کروں گا۔ پیر تلاش کروں گا۔ ؎

یک زمانہ صحبت با اولیاء ∴ بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا،

یعنی اولیاء اللہ کی ایک وقت کی صحبت سینکڑوں برس کی عبادت سے بہتر ہے ؎

بے رفیقے ہر کہ شد در راہ عشق ∴ عمر بگذشت و نشد آگاہ عشق

یعنی: اللہ تعالیٰ کی محبت کے راستے میں جس نے بغیر رہبر اور رفیق کے قدم رکھا اس کی عمر تمام ہو گئی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہ کر سکا۔

ولی کس کو کہتے ہیں

مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور بُرے کاموں سے بچتا ہے اور دنیا کی محبت چھوڑ دیتا ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری خوب کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں ولی سے کبھی کبھی ایسی باتیں بھی ہونے لگتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں ایسی باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص شریعت کے خلاف ہو اور اس سے کوئی ایسی عجیب بات ظاہر ہوتی ہو جو اور لوگوں سے نہ ہو سکے تو وہ جادو ہے یا اس کا کوئی کرتب یا شعبدہ ہے ایسے کرتب اور شعبدے تو کافر جوگی وغیرہ بھی حاصل کر لیتے ہیں ایسا شخص ولی نہیں ہو سکتا۔ ولی لوگوں کو کبھی بعض باتیں بھید یعنی غیب کی جاگتے میں یا سوتے میں معلوم ہو جاتی ہیں ایسی باتوں کو کشف اور الہام کہتے ہیں۔ اگر وہ باتیں شریعت کے موافق ہوں تو اچھی ہیں ورنہ شیطانی چال ہے ایسی باتوں کو ہرگز نہ ماننا چاہیئے۔

ولی لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے بڑے مقبول اور پیارے بندے ہوتے ہیں انکی صحبت میں بیٹھنا ان سے محبت کرنا اور ان کی عزت اور خدمت کرنا اور ان کی نصیحت پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے اور ان کو تکلیف دینا اور ناراض کرنا اللہ تعالیٰ کے قہر کی نشانی ہے۔ وہ ایسی برکت والے بندے ہوتے ہیں کہ ان کی برکت سے بارش ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کا غصہ اور عذاب ٹل جاتا ہے۔ آفتیں اور مشکلیں دور ہو جاتی ہیں ان کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں ان کے دیکھنے سے خدا یاد آجاتا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ ہرگز ولی نہیں ہو سکتا ۔ ؎

گرچہ اترا ہو ہوا پر رات دن
ذات دل ڈوبے جہالت میں وہی

ترک سنت جو کرے شیطاں گن
عقل سے قرآن کے معنی کہیں
چھوڑ کر معنی تفسیر وحدیث

اس زمانہ میں بہت انساں ہیں
نام کے مرشد بہت گمراہ ہیں
بکی میں جو آتا ہے کہتے ہیں خبیث

آدمی کی شکل میں شیطان ہیں
دین کے دشمن وہ بد راہ ہیں

کامل پیر کی پہچان

خاتم الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی آپ کے بعد نہ نبی پیدا ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہو گا کہ لوگوں کو خدا کی طرف بلائے اور دین کا راستہ بتلائے لیکن آپ کے طفیل اور برکت سے آپ کی اُمت میں آپ کی تابعداری کرنے والے علماء حقانی وصوفیائے ربانی موجود رہے اور قیامت تک موجود رہیں گے جو انبیاء علیہم السلام کی طرح آپ کے حکموں کے موافق لوگوں کو دین کا راستہ بتلاتے رہیں گے اللہ تعالیٰ نے اس عالم اسباب دنیا میں یہی قاعدہ رکھا ہے کہ کوئی دین کا یا دنیا کا کمال بغیر اُستاد کے حاصل نہیں ہو سکتا پھر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا اور نفس کو اس کے حکموں پر چلانے کا طریقہ بغیر استاد یعنی پیر کے کیسے معلوم ہو گا۔

حضرت مولانا رومؒ فرماتے ہیں :۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم ، تا غلام شمس تبریزی نہ شد

اس لئے کامل پیر کی پہچان لکھی جاتی ہے کہ اگر کوئی خدا کا بندہ یا بندی یہ چاہے کہ کوئی پیر کامل ملے تو اس سے خدا کو راضی کرنے کا طریقہ سیکھیں اور اس کے بتلائے ہوئے طریقہ پر عمل کریں کہ خدا راضی ہو تو مرید ہونے سے پہلے پیر میں یہ نشانیاں دیکھ لیں۔ کامل پیر کی یہ سات نشانیاں ہیں :۔

۱۔ اس کو بقدر ضرورت دین کا علم ہو۔ ۲۔ سمجھدار، عالم لوگ اس کو پسند کرتے ہوں ۳۔ جتنا علم رکھتا ہو اس پر عمل کرتا ہو۔ ۴۔ اس کی صحبت میں یہ برکت ہو کہ دن بدن دنیا سے نفرت ہونے لگے اور اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے لگے۔ ۵۔ سمجھدار دیندار لوگ اس کو اچھا سمجھتے ہوں۔ امیر اور جاہل لوگوں کے اچھا سمجھنے کا کوئی اعتبار نہیں۔ ۶۔ وہ کسی کامل اور سچے بزرگ کا اجازت یافتہ ہو اس نے مرید کرنے کی اجازت دی ہو۔ ۷۔ اس کے مریدوں میں زیادہ کی حالت اچھی ہو یعنی دیندار زیادہ ہوں اور وہ اپنے مریدوں کو خلاف شرع باتوں پر روک ٹوک بھی کرتا ہو۔

بس جس بزرگ میں یہ نشانیاں معلوم ہوں وہ کامل پیر ہے اس کے مرید ہو جاؤ اور خوب دل جما کر اس کے کہنے پر عمل کرو چاہے دل کو کتنی ہی تکلیف ہو اور اس کو کسی طرح کی تکلیف مت دو اس کا دل خوش رکھو۔ بس جو اس کی مرضی ہو وہ کرو اپنی مرضی کو چھوڑ دو کچھ دنوں مشقت اور محنت ہوگی پھر راحت ہی راحت ہے۔ ؎

راہِ سنت پر جو چلتا ہو مدام | یادِ حق سے ملتے دن کٹتا ہو کام
فیضِ حق سے جس کا دل معمور ہو | مرشد اپنا کر تو ایسے پیر کو
اس کی خدمت کر بجان و دل قبول | فیضِ حق کر اُسکے سینہ سے حصول
جس نے کی خدمت ہوا مخدوم وہ

اسکی صحبت میں خدا ہوتا ہو یاد | جز خدا اسکی نہ ہو کوئی مراد
اس کی باتوں میں سراسر نور ہو | یاد رکھ اس نسخۂ اکسیر کو
خدمتی محروم کبھی جاتا نہیں | بے کئے خدمت کوئی کچھ پاتا نہیں
کی خودی جس نے ہوا محروم وہ

اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی بزرگی

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ یعنی اے بندو۔ تم مجھ کو یاد کرو میں (اپنی مہربانی سے) تم کو یاد کروں گا۔ فائدہ، سبحان اللہ بڑے خوش نصیب ہیں وہ مرد اور عورتیں جو اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے ان کو یاد کرتا ہے۔ سید الذاکرین حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا بندہ افضل اور اکمل ہوگا آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کو بہت یاد کرتا ہوگا اور وہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل اور اکمل ہوگا۔ پھر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کافروں سے جہاد کرے یعنی لڑے کیا اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والا اس سے بھی افضل اور اکمل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کافروں اور مشرکوں کے ساتھ اس قدر تلوار مارے کہ تلوار ٹوٹ جاوے، اور وہ شخص زخموں کی وجہ سے خون میں بھی رنگا جاوے۔ تب بھی اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والا اس سے افضل اور اکمل ہے۔ (ترمذی شریف) فائدہ۔ اس کی وجہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والا جہاد کرنے والے سے بھی افضل و اعلیٰ ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ جہاد بھی اللہ تعالیٰ ہی کی یاد کے لئے مقرر ہوا ہے جیسے وضو نماز کے لئے مقرر ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر پاک کتنی بڑی نعمت ہے اور ہم اس نعمت سے غافل اور بے پرواہ ہیں اور محروم ہیں کہ جس میں نہ گنتی کی قید نہ تسبیح کی نہ بلند آواز سے پڑھنے کی نہ وضو کی نہ قبلہ کی طرف منہ کرنے کی نہ کسی خاص جگہ کی نہ کاروبار چھوڑنے کی قید ہر طرح اختیار ہے کہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کا نام پاک پڑھتے رہیں تو کوئی مشکل بات نہیں۔ کسی نے خوب کہا ہے کہ ؎ اللہ ہی اللہ بول :: تیرا کیا لگے گا مول ؎

عیاں اللہ ہی اللہ ہے نہاں اللہ ہی اللہ ہے
یہاں اللہ ہی اللہ ہے، وہاں اللہ ہی اللہ ہے

وہ شیریں نام ہے اللہ کا جب اس کو لیتے ہیں
چپک جاتی ہے تالو سے زباں، اللہ ہی اللہ ہے

گذرتی ہے شہادت پنجگانہ اس کی مسجد سے
نہ آئے گر لعیں سن لو اذاں، اللہ ہی اللہ ہے

کرو اللہ ہی اللہ دم بدم اللہ خوش ہو گا
وہاں رحمت برستی ہے جہاں اللہ ہی اللہ ہے

مسلمان بھائیو اور دین کی بہنو اللہ تعالیٰ کی یاد بہت بڑی نعمت ہے اسی میں دنیا اور آخرت کی عزت ہے۔ خدا کی قسم ایک مرتبہ اللہ کہنا دونوں جہان کی نعمتوں سے افضل ہے وہاں جو کچھ ملے گا مر کر معلوم ہوگا یہاں دنیا میں بھی وہ حلاوت اور لذت اس نام پاک میں ہے کہ ساری زمین کی بادشاہت بھی اس کے مقابلے میں گرد ہے اور اگر خدا کی یاد نہ ہو تو خدا کی قسم اگر ساری دنیا کی بادشاہت بھی مل جائے تو ہرگز ہرگز کامیابی نہ ہوگی یعنی یہاں دنیا میں بھی راحت و چین نہ ہوگی اور نہ مرنے کے بعد راحت و آرام ملے گا۔ بےشک اللہ تعالیٰ کی یاد بہت بڑی نعمت ہے اس کی برکت سے انسان کو

بڑے بڑے درجے ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا پیارا اور ولی ہو جاتا ہے۔ دیکھو حضرت شاہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی جب وفات کا وقت قریب آیا تو رات کو اس وقت کے ولیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا حضور نے سب سے فرمایا کہ اللہ کے دوست معین الدین دنیا سے آنیوالے ہیں۔ آؤ اُن کی پیشوائی اور تعظیم کے لئے چلیں اور جب آپ کی وفات ہو گئی تو خود بخود اللہ تعالیٰ کی قدرت سے آپ کی پیشانی پر یہ الفاظ نور سے لکھے ہوئے لوگوں نے دیکھے۔ موت پائی اللہ کے حبیب نے اللہ کی محبت میں اور جب حضرت شاہ فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی تو غیب سے آواز آئی کہ اللہ کے دوست فرید نے وفات پائی اور اپنے محبوب کے پاس پہنچ گئے۔ سبحان اللہ کیا شان عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والوں کی اور اللہ تعالیٰ بھی بڑی قدر کرتے ہیں اپنے یاد کرنے والوں کی۔ سید الذاکرین حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب مسلمان اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والا مرتا ہے تو جس جس جگہ اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تھا اور نماز پڑھی تھی اس زمین اور آسمان کے ٹکڑے اس کی محبت میں روتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے مرنے پر کیوں روتے ہو وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب یہ شخص ہم کو اس لئے پیارا تھا کہ جس طرف نکلتا تھا آپ کا ذکر کرتا تھا۔ سبحان اللہ کیا شان و عزت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذاکرین بندوں کی ان کا جینا مرنا چلنا پھرنا۔ جاگنا اور سونا سب رحمتوں سے بھرا ہوا ہے۔ مسلمان بھائیو اور بہنو خوب یاد رکھو، مرنے کے بعد قبر میں اور آخرت کے ملکوں میں جانا پڑے گا اور وہاں اللہ و رسول کی تابعداری کا سکہ چلے گا اس وقت قدر معلوم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور تابعداری کتنی بڑی دولت ہے۔ مرنے کے بعد ہر آدمی یہ تمنا کرے گا کہ کوئی عزیز و اقارب، یار دوست ایک دفعہ سبحان اللہ یا سورۃ اخلاص پڑھ کر ثواب پہنچا دے۔ آج ہم اس دنیا کی زندگی میں سبحان اللہ یا سورۃ اخلاص ہزاروں دفعہ پڑھ سکتے ہیں ؎

جو کہ کرنا تھا کیا تم نے نہ کام ‖ عمر باتوں میں کری ناحق تمام
چق و چق بق و بق میں عمر عزیز ‖ تم نے کھوئی رائیگاں اے بے تمیز
پر کبھی تم نے نہ ذکر اس کا کیا ‖ جس نے تم کو دیا ذہن و ذکا
ذکر میں اور فکر میں عزیزوں کے آہ ‖ جان اور تن کو کیا ناحق تباہ
آخرت کے کام سے غافل نہ ہو ‖ دولتِ دنیا پہ تو مائل نہ ہو
کچھ نہ اپنے رب کی تم نے یاد کی ‖ عمر اپنی مفت میں برباد کی
دیکھ لے اچھا سا رہبر اے عزیز ‖ گر تجھے کچھ بھی ہے عقل و تمیز
اس کی خدمت کر بجان و دل قبول ‖ ذکر حق کر اس کے سینے سے حصول

پیر و مرشد یہ میری گفتار ہو
گر عمل کر لو تو بیڑا پار ہو

مسلمان بھائیو اور بہنو! اللہ تعالیٰ کا نام پاک بہت ہی برکت والا ہے اور بہت بڑے بڑے اثر رکھتا ہے چودہ طبق کے فرشتے بھی اس کی تاثیریں اور برکتیں نہیں لکھ سکتے بے شمار لوگ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کے پیارے اور دوست ہو جاتے ہیں یہ عاجز ایک ہلکی سی برکت اور تاثیر اللہ تعالیٰ کے نام پاک کی عرض کرتا ہے کہ کوئی مرد یا عورت نماز روزے کا پابند ہو کر اور حلال رزق کھا کر باوضو قبلے کی طرف منہ کر کے جس وقت بھی رات یا دن میں موقع ملے وقت مقررہ پر روزانہ پانچ ہزار مرتبہ یہ اسم مبارک یعنی اللّٰہ پڑھا کرے گا تو کچھ عرصے میں روشن ضمیر اور صاحب کشف ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور عبادت میں لذت آیا کرے گی اور محبوب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مبارک سے مشرف ہوا کرے گا اور دنیا میں کسی کا محتاج نہ ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ ہو گی اور ایمان کے ساتھ دنیا سے اٹھایا جائے گا اور اللہ کے پیاروں میں ہو جائے گا۔

بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین پر پھرتے ہیں اور تلاش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والوں کو۔ پس جب ان لوگوں کو پاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتا ہے کہ ادھر آؤ اور وہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والوں کو آسمان تک اپنے پروں کے سایہ میں ڈھک لیتے ہیں جب وہ ذکر سے فارغ ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان پر چڑھ جاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اے فرشتو تم کہاں سے آئے وہ کہتے کہ ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین پر ہیں پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں فرشتے جواب دیتے ہیں کہ تیرا ذکر۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہتے ہیں۔ یعنی تیری پاکی بیان کرتے ہیں تعریفیں اور بڑائی بیان کرتے ہیں اور تیرے سوا کسی کو عبادت کے قابل نہیں سمجھتے، تیری توحید بیان کرتے ہیں اور تیری مدد کے سوا کسی کام کو اپنے اختیار میں نہیں سمجھتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں اے رب ہم کو تیری قسم ہے کہ انہوں نے تجھے نہیں دیکھا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو۔ فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت اور بڑائی بیان کریں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ سے وہ کیا چاہتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں اے رب تیری قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ جنت کو دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو اس کے بہت حریص ہو جائیں اور اس کو بہت مانگیں اور اس کے حاصل کرنے کی بڑی کوشش کریں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ بچنا کس چیز سے چاہتے ہیں فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے بچنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں اے رب تیری قسم انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دوزخ

کو دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیں تو اس سے بہت ڈریں اور دور بھاگیں پھر فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار وہ تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو اگواہ رہو کہ میں نے ان کو معاف کیا اور بخشدیا پھر ایک فرشتہ کہتا ہے اے رب اُن بندوں میں ایک بندہ ایسا بھی تھا کہ وہ اپنے کسی کام کو جا رہا تھا اور تیرے ذکر سے غافل تھا مگر راستے میں تیرا ذکر کرنے والوں کے پاس بیٹھ گیا تھا اس کے لئے کیا حکم ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے وہ بندے جو میرے ذکر میں لگے رہتے ہیں ایسے ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی ہماری رحمت سے محروم نہیں ہوتا ان کی صحبت کی برکت سے ہم نے اس کو بھی بخشدیا اگرچہ وہ ہمارے ذکر سے غافل تھا، سبحان اللہ۔

اس حدیث شریف سے کلمہ تمجید پڑھنے کی اور ذکر کرنے والوں کی اور اُن کی صحبت میں بیٹھنے والوں کی خوبیاں معلوم ہوئیں کہ وہ اللہ کے نیک بندے دن رات اس کی عبادت اور یاد میں لگے رہتے ہیں اور بہت خوش نصیب ہیں وہ بندے جو جان اور مال سے اللہ والوں کی خدمت کرتے ہیں اور اچھے سے اچھا ثواب پاتے ہیں اور یاد رکھو زبان سے اللہ کا نام لینا اور اس کی حمد وثنا کرنا قرآن مجید پڑھنا، درود شریف پڑھنا یا دل سے اللہ پاک کا دھیان رکھنا اور اس کی نافرمانی سے بچنا، نماز پڑھنا وغیرہ سب ذکر میں ہی داخل ہے اور ہر وقت اس کو یاد رکھنا تو جڑ ہے تمام عبادت کی کہ اپنے مالک اور خالق کے یاد کئے بغیر اطاعت نہیں ہوسکتی کیونکہ ذکر سے محبت ہوگی پھر اطاعت میں آسانی ہوجائے گی۔ دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب مجھ کو بندہ یاد کرتا ہے یعنی میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں بس اگر وہ مجھے یاد کرتا ہے اپنے دل میں تو میں بھی اس کو یاد کرتا ہوں اپنے دل میں خفیہ کہ فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہوتی اور اگر وہ مجھے یاد کرتا ہے جماعت میں تو میں بھی اس کو یاد کرتا ہوں فرشتوں کی جماعت میں جو کہ بہتر ہے اُن سے اور اگر وہ میرے قریب آنا چاہتا ہے ایک بالشت تو میں اُسکے قریب آنا چاہتا ہوں ایک ہاتھ اور اگر وہ میرے قریب ہونے کو ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دونوں ہاتھ کے پھیلاؤ کے برابر بڑھتا ہوں اور اگر وہ میری طرف آتا ہے چل کر تو میں اس کی طرف آتا ہوں دوڑ کر یہ مثال ہم کو سمجھانے کیلئے ہے کہ بندہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف کے میں ذرا بھی خیال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور توجہ دو چند سہ چند اس پر بڑھتی ہے کہ وہ رحیم ہے کریم ہے صرف بندے کی طلب دیکھنا چاہتا ہے اور پھر اپنے فضل وکرم کا مینہ برسا دیتا ہے مسلمان بھائیو! اللہ کی یاد میں لگ جاؤ غفلت کو چھوڑ دو۔

توشۂ اعمال اپنا ساتھ لے جاؤ جی
مومنو رہتے ہو کیوں بے فکر بے غم بے خبر
پلصراط از بسکہ باریک وطویل تیز ہے

کون پیچھے قبر میں بھیجے گا سوچو تو سہی
اک سفر درپیش ہے دُور و دراز پُرخطر
اُس کے نیچے ایک دریا آگ سے لبریز ہے

نیک و بد اعمال تولے جائیں گے میزان میں
ہے حساب ذرہ ذرہ حشر کے میدان میں

جنّ اور شیطان کیا بلا ہے

اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے پیدا کر کے ہماری نظروں سے اُن کو چھپا دیا ہے ان کو جنّ کہتے ہیں وہ ہم کو دیکھتے ہیں ہم ان کو نہیں دیکھ سکتے اُن میں اچھے اور بُرے ہر طرح کے ہوتے ہیں ان کے اولاد بھی ہوتی ہے ان سب میں زیادہ مشہور اور شریر شیطان ہے اس کا قصہ یہ ہے کہ اُس نے آٹھ لاکھ برس خدا کی عبادت کی اور آسمان و زمین میں ایک بالشت بھر کوئی جگہ ایسی نہیں چھوڑی کہ جہاں اس نے سجدہ نہ کیا ہو۔ اس قدر عبادت کی وجہ سے اس کا نام فرشتوں میں عزازیل مشہور ہو گیا تھا. جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو فرشتوں کو اور شیطان کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کریں. سب فرشتوں نے سجدہ کیا اور شیطان نے بڑائی اور غرور کی وجہ سے سجدہ نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:۔

اے ابلیس! تو نے ہمارے حکم سے آدم کو سجدہ نہ کیا شیطان نے کہا کہ میں آدم سے اچھا ہوں مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو ایک سڑی ہوئی مٹی سے پھر میں اس حقیر و ذلیل کو کیسے سجدہ کرتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے شیطان تو نے ہماری نافرمانی کی اور تو نے تکبّر کیا بس دُور ہو جا ہم سے اور نکل جا ہماری جنت سے کہ تو بے حکمی کرے کافر ہو گیا قیامت تک تجھ پر ہماری لعنت اور پھٹکار ہے شیطان بہت خوبصورت تھا مگر اُسی وقت اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور لعنت کا یہ اثر ہوا کہ اس کی صورت بدل گئی. آنکھیں اس کی چھاتی پر آ گئیں اور لعنت کا طوق ہمیشہ کے لئے گلے میں پڑ گیا اور نام شیطان ہو گیا. پھر شیطان نے کہا اے رب میں تو آدم کی وجہ سے مارا ہی گیا مجھ کو مہلت دے کہ میں قیامت تک زندہ رہوں آدم اور اس کی اولاد مجھے نہ دیکھے اور میں ان کے خون اور گوشت میں گھس جایا کروں حکم ہوا یہ درخواست تیری قبول کی اور تجھ کو مہلت دی شیطان نے کہا کہ بس اب میرا کام بن گیا مجھے بھی تیری عزت کی قسم ہے کہ آدم سے اور اس کی اولاد سے بدلا لوں گا اور اُن کو تیرے حکموں سے روکوں گا مگر جو تیرے تابعدار بندے ہوں گے وہ میرے مکر و فریب میں نہیں آئیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے خوب سن لے ہم بھی سچ کہتے ہیں جو کوئی تیری تابعداری کرے گا ہم اس کو اور تجھ کو دوزخ میں ڈال دیں گے۔ فائدہ

مسلمانو! اس قصے سے سبق حاصل کرو۔ شیطان کے مکر و فریب سے بچو، تکبّر اور بڑائی کو چھوڑ دو، اللہ و رسول کے حکموں پر چلو. بس اتنا سمجھ لو کہ جب اللہ و رسول کے خلاف کوئی کام ہو تو یہ کام شیطان کا ہے تم اس کو چھوڑ دو اور اگر وہ خلاف کام کر لیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لو۔ توبہ کر لو۔

حضرت آدمؑ کا دُنیا میں تشریف لانا

حضرت آدم علیہ السلام جنت میں آرام و عیش سے رہتے تھے مگر آپ اپنے ہم شکل ساتھی کے نہ ہونے سے اُداس رہتے تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ جب آدم سو جائیں تو ان کی بائیں پسلی اس طرح نکالو کہ ان کو تکلیف نہ ہو جب آپ سو گئے تو پسلی نکالی گئی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اُس پسلی کی حضرت حوّا علیہا السلام بن گئیں اگر پسلی نکالنے میں تکلیف ہوتی تو مرد کو اپنی بیوی سے محبت نہ ہوا کرتی۔ حضرت حوّا میں وہ سب عادتیں اور خوبیاں موجود تھیں کہ جو عورتوں میں ہوتی ہیں۔ جیسے حُسن و جمال شرم و حیا محبت و اُلفت صبر و شکر وغیرہ۔

حضرت حوّا کو جنتی لباس پہنا کر اور خوب سجا کر حضرت آدم کے پاس تخت پر بٹھا دیا اور اُسی وقت حضرت آدم بھی جاگ گئے آپ حضرت حوّا کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور محبت کے جوش میں چاہا کہ اُن کو لپٹ جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم بلا نکاح کئے ان کو ہاتھ نہ لگانا پھر آپ نے نکاح کے لئے عرض کی، اللہ تعالیٰ نے خطبہ پڑھا اور فرشتے گواہ ہوئے اور نکاح ہو گیا۔ حضرت آدم نے اللہ تعالیٰ کا ان الفاظ میں شکر ادا کیا۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

پھر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا اے آدم تم اور تمہاری بیوی حوّا دونوں جنت میں آرام سے رہو اور جو چاہو کھاؤ پیو۔ مگر اس درخت کا پھل نہ کھانا اور سن لو شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے تم بھی اس کو دشمن سمجھو اس کے دھوکے میں نہ آنا آپ خوب آرام سے جنت میں رہنے لگے اور شیطان کی طرف سے بے فکر ہو گئے کہ وہ تو دنیا میں ہے ہم جنت میں ہیں یہاں نہیں آسکتا۔ اُدھر شیطان نے اس بات پر کمر باندھ رکھی تھی کہ آدمؑ سے نافرمانی کرا کے اُن کو بھی جنت سے نکلواؤں اور اس نے جنت میں جانے کی تدبیر کی، شیطان اللہ تعالیٰ کے تین نام جانتا تھا ان کو پڑھ کر آسمانوں کو طے کرتا ہوا جنت کے قریب بیٹھ گیا اور پھر وہ نام پڑھنے شروع کئے جنت کی دیوار پر مور بیٹھا تھا اُس نے پوچھا تو کون ہے شیطان نے کہا فرشتہ ہوں اور جنت میں جانا چاہتا ہوں اور جنت کے دروازے بند ہیں اگر تو مجھے کسی طرح جنت میں لے جائے تو میں تجھے ایسا وظیفہ بتا دوں گا جس کے پڑھنے سے یہ تین باتیں تجھے حاصل ہوں گی ۱. تو کبھی بڈھا نہ ہو گا ۲. ہمیشہ زندہ رہے گا ۳. ہمیشہ جنت ہی میں رہے گا۔

مور نے کہا کہ آدمؑ کی وجہ سے کوئی جنت میں نہیں جاسکتا اور مور نے یہ سب باتیں سانپ کو سنائیں سانپ نے لالچ میں آکر جنت کی موری سے اپنا سر نکالا اور شیطان سے کہا کہ وہ وظیفہ مجھے بتا دے میں تجھے جنت میں لے جاؤں گا شیطان نے کہا پہلے مجھے جنت میں پہنچا دے پھر بتلاؤں گا سانپ نے اپنا منہ کھولا، شیطان جھٹ سے اس کے منہ میں گھس گیا اور جنت میں پہنچ گیا مور سے اور سانپ سے پھر بات بھی نہ کی اور جنت میں ایک طرف بیٹھ کر

رونے پیٹنے لگا۔ حضرت حوّا نے پوچھا تُو کون ہے اور کیوں روتا ہے کہا فرشتہ ہوں، تمہارے غم میں روتا ہوں کیونکہ خدا تم دونوں کو ضرور ایک دن جنت سے نکالے گا اور پھر تم مصیبت اور تکلیف میں پڑ جاؤ گے اسی لئے خدا نے تم کو اس درخت کا پھل کھانے سے منع کر دیا ہے اور خدا کی قسم میں تمہارا خیر خواہ ہوں ہمدردی سے کہتا ہوں کہ اگر تم نے یہ پھل کھا لیا تو ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہو گے کبھی نکالے نہ جاؤ گے حضرت حوّا کو اس کے رونے اور قسم کھانے سے یقین آ گیا کہ ایسا کون بے ایمان ہوگا جو خدا کی جھوٹی قسم کھائے۔ مکر کا رونا۔ جھوٹ بولنا۔ دھوکا دینا۔ جھوٹی قسم کھانا۔ وعدہ خلافی کرنا۔ کینہ کھپٹ رکھنا یعنی جب موقع ملے گا بدلا لوں گا اور دوسرے کو اُجاڑنا۔ اللہ تعالیٰ سے نڈر ہونا اور حکم نہ ماننا۔ ہٹ دھرمی اور ضد کرنا یہ سب گناہ سب سے پہلے شیطان ہی نے کئے۔ حضرت حوّا شیطان کے مکر و فریب میں آ گئیں اور درخت سے تین پھل توڑے، ایک آپ کھا لیا اور دو حضرت آدم کے پاس لائیں اور کہا کہ ایک پھل میں نے کھا لیا اور یہ دو آپ کھا لیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ کہا یہ فرشتہ خدا کی قسم کھاتا ہے اور ہمارے غم میں روتا ہے اس سے زیادہ غمخوار کون ہوگا اگر آپ نہ کھائیں گے تو اس فرشتے کے کہنے کے موافق آپ جنت میں نہیں رہیں گے اور میں جنت میں آپ کے بغیر کیسے رہوں گی ان ہی باتوں میں حضرت آدم بھی بھول گئے اور پھل کو منہ میں ڈالا ہی تھا، حلق سے نیچے بھی نہیں اُترا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا غضب آ گیا اور جنت کے کپڑے اتار کر دونوں کو ننگا کر دیا۔ بدن چھپانے کے لئے جس درخت کے پاس پتے لینے جاتے وہ درخت اونچا ہو جاتا اور جنت کی تمام چیزوں کی طرف سے کہا جاتا کہ ہم سے دُور ہو جاؤ تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے مجرم ہو گئے ہو آپ خوف اور شرم و حیا کی وجہ سے بے چین ہو گئے۔

جبرائیل علیہ السلام نے کہا اے آدم تم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو، آپ نے یہ دُعا مانگی "اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہم معافی چاہتے ہیں اگر آپ ہم کو معاف نہ کریں گے اور رحم نہ فرمائیں گے تو ٹوٹا پانے والوں میں ہو جائیں گے۔ حکم ہوا اے آدم، ہم نے تم کو منع کیا تھا کہ اس درخت کا پھل نہ کھانا اور یہ بھی بتلا دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے اس کے دھوکے میں نہ آنا۔ اب اس نافرمانی کی سزا یہ ہے کہ تم دونوں جنت سے نکلو اور دُنیا میں جاؤ اور حضرت جبرائیل کو حکم ہوا کہ آدم اور حوّا کو سانپ، مور اور شیطان نافرمان کو جنت سے نکال کر دنیا میں ڈال دو۔

حضرت جبرائیل نے اُسی وقت سب کو جنت سے نکالا۔ حضرت آدم کو سراندیپ جو ہندوستان میں ایک جزیرہ تھا ڈالا اور حضرت حوّا کو خراسان میں اور مور کو سیستان میں اور سانپ کو کوہ اصفہان میں اور شیطان کو ایک بڑے خوفناک پہاڑ میں ڈالا۔ سانپ بہت خوبصورت تھا، شیطان ظالم کی مدد کرنے اور لالچ کرنے سے بدصورت ہو گیا اور پیٹ کے بل چلنا اور خاک چھانتا پھرتا ہے۔ مور کی صورت ہی بدل گئی وہ اپنے پاؤں دیکھ کر روتا ہے شیطان دشمن انسان کو یہ سزا ملی کہ لعنت کا طوق گلے میں پڑا اور آخرت میں اُس کو اور جو لوگ اس کی تابعداری کریں گے، سب کو دوزخ کی آگ میں جھونک دیا جائے گا مسلمانو اس قصے سے سبق حاصل کرو، اللہ و رسول کی نافرمانیوں سے بچو اور

شیطان کے مکر و فریب میں مت آؤ۔ کسی اللہ والے کی صحبت اختیار کرو۔ دیکھو غور کرو کہ نافرمانی کتنی بری چیز ہے۔

حضرت آدمؑ کی توبہ کا قبول ہونا

حضرت آدمؑ کو جنت سے نکلنے کا اور دُنیا میں آنے کا اور اللہ تعالیٰ کے ناراض ہونے کا اس قدر صدمہ تھا کہ شرمندگی کی وجہ سے سرِ مبارک جھکائے رکھتے تھے اور بہت ہی بے قراری سے روتے رہتے اور ہر وقت یہ کوشش تھی کہ کس طرح میرا قصور معاف ہو جائے۔ لکھا ہے کہ حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا تین سو برس ایسا روئے کہ آنسوؤں سے نہریں بہہ گئیں تمام چرند، پرند وہ پانی پی کر کہتے تھے کہ سبحان اللہ کیا عمدہ اور میٹھا پانی ہے آپ اس وقت بہت شرمندہ ہوتے اور کہتے کہ ہائے افسوس میرے قصور پر جانور بھی ہنستے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ملتا اے آدم یہ جانور سچ کہتے ہیں جو بندہ ہماری نافرمانی کرکے ہمارے خوف سے ڈرتا ہے اور شرمندہ ہو کر روتا ہے تو ہمارے نزدیک اس کے آنسو شہد سے بھی زیادہ میٹھے ہوتے ہیں۔

محسنِ اعظم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تین قسم کی آنکھیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں نہیں ڈالے گا۔ ۱۔ وہ آنکھیں جو اللہ تعالیٰ کے خوف اور شرمندگی سے روئی ہوں گی ۲۔ وہ آنکھیں جو گناہوں کی چیزوں کو نہ دیکھیں ۳۔ وہ آنکھیں جو فرض نمازوں کے علاوہ نیند چھوڑ کر تہجد کی نماز میں جاگی ہوں گی۔

لکھا ہے کہ حضرت حوّا علیہ السلام بھی اتنا روئیں کہ اُن کے آنسوؤں سے مہندی اور سرمہ پیدا ہوا اور جو قطرے آنسوؤں کے سمندر میں گرے اُن سے موتی بنے۔

حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا کی جدائی کو تین سو برس گزر گئے اور ایک دوسرے کی جدائی میں تڑپتے تھے کہ اچانک حضرت جبرائیل آپ کے پاس آئے اور فرمایا کہ آپ حج ادا کریں آپ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم سنتے ہی حج کو چل دیئے جب عرفات کے میدان میں پہنچ گئے تو آرام لینے کو آپ ایک جگہ بیٹھ گئے کیا دیکھتے ہیں کہ جدے کی طرف سے حضرت حوّا آ رہی ہیں آپ محبت کے جوش میں کھڑے ہوگئے اور دوڑ کر اُن کو لپٹ گئے اور دونوں روتے روتے بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے یہ حال دیکھ کر فرشتے بھی رو پڑے اس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دریا جوش میں آیا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے حضرت آدمؑ کی نظر آسمان کی طرف گئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ عرشِ اعظم پر کلمہ طیبہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

لکھا ہوا ہے۔ پھر آپ نے یہ دُعا مانگی، اے میرے رب تیرے نام کے ساتھ جو یہ نام لکھا ہوا ہے اس کے طفیل سے ہمارا قصور معاف کر اور ہم کو بخش دے حضرت جبرائیل اسی وقت اللہ تعالیٰ کا سلام لائے اور کہا، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدمؑ اگر تم جنت میں ہی محمدؐ کے طفیل سے دعا مانگتے تو ہم تم کو دُنیا میں نہ بھیجتے اور

اور تمہارا قصور معاف کر دیتے اب ہم تم سے خوش ہیں اور تمہارا قصور معاف کیا اور تمہاری توبہ قبول کی اور تمہارا مرتبہ پہلے سے زیادہ کیا۔ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ؕ

یعنی، پھر جب انہوں نے معافی مانگی تو ان کے رب نے زیادہ مقبول بنا لیا اور ان کی توبہ قبول کی اور ان کو ہمیشہ اپنی تابعداری میں رکھا۔ اور فرشتوں کو حکم ہوا کہ آدم ہماری بارگاہ میں ایک عظیم الشان ذریعہ اور طفیل لائے ہیں سب اُن کی تعظیم کرو یہ حکم سنتے ہی ہزارہا فرشتوں نے آپ کی تعظیم کی اور آپ کے بدن مبارک سے گرد و غبار صاف کرنے لگے۔ (از قصص الانبیاء)

سبحان اللہ اپنے مالک و خالق اپنے خدا کے سامنے شرمندہ ہونا اپنے قصوروں کی معافی مانگنا ایک عجیب بوٹی ہے اور نہایت مبارک علاج اور عمل ہے اور کس قدر عظیم الشان وسیلہ اور نام مبارک ہے ہمارے آقائے نامدار محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

محبوب ہے کیا صلی علیٰ نام محمدؐ | آنکھوں کی ضیا دل کی جلا نام محمدؐ
قرآن میں جنت میں اور عرشِ اعظم پہ | کس شان سے اللہ نے لکھا نام محمدؐ
اس نام کی لذت دلِ عشاق سے پوچھو | جان آ گئی تن میں جو لیا نام محمدؐ

حضرت آدمؑ کی وفات شریف

لکھا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے درخت کا پھل کھا یا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تمہارے قصور کی یہ سزا ہے کہ دُنیا میں جاؤ اور محنت کر کے رزق حاصل کرو۔ وہاں تم کو تمہاری اولاد کو بلا محنت اور تکلیف اٹھائے رزق نہیں ملے گا۔ آخر آپ دنیا میں پہنچ گئے آپ نے اور حضرت حوا علیہا السلام نے اس دنیا کے جیل خانہ میں ہر قسم کی تکلیفیں اٹھائیں اور اپنی زندگی کے دن گزارے دنیا کے کام کاج کے طریقے حضرت جبرائیل نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے سب سکھائے کھیتی کرنا۔ اناج بونا اور نکالنا آٹا بنانا پھر گوندھنا۔ آگ جلانا روٹی پکانا اور کھانا پھر پیشاب پاخانہ کی حاجت ہونا اور اس کے قاعدے بتلانا اس کی بدبو سے آپ کو تکلیف ہونا۔ کپڑا تیار کرنا پھر اس کو سی کر بدن ڈھانکنا بھوک اور پیاس کی تکلیف اٹھانا وغیرہ آخر اس عمر بھرے اور جھوٹے گھر کے چھوٹنے کا وقت آگیا۔

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر آخر ہوئی تو اس وقت اُن کی اولاد در اولاد سب ملا کر چالیس ہزار آدمی ہو گئے تھے پھر آپ نے بولنا کم کر دیا آپ کی اولاد نے دریافت کیا کہ آپ نے بات چیت کرنی بالکل چھوڑ دی کیا وجہ ہے۔ فرمایا بیٹو! میں ایک قصور کی وجہ سے جنت سے نکالا گیا کہ جہاں ہر طرح کا آرام تھا اور اس دُنیا میں ڈالا گیا کہ اس میں راحت و آرام نہیں ملا اور میری ساری عمر اسی کوشش میں گزری کہ کس طرح پھر جنت میں چلا جاؤں اب میرے رب نے میری مُراد کو پُورا کر دیا اور حکم فرمایا ہے کہ بولنا کم

کرو اور ہماری یاد میں لگے رہو اور اپنے گھر جنت میں آجاؤ۔ لکھا ہے کہ جمعہ کے روز حضرت جبرائیل علیہ السلام کچھ فرشتوں کو لے کر آپ کے پاس آئے اور اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا کہ اتنے میں حضرت عزرائیل علیہ السلام ملک الموت بھی آگئے اور آواز دی حضرت حوّا ان کی آواز سے ڈر گئیں اور آپ سے لپٹنے لگیں آپ نے فرمایا اے حوا جتنی تکلیفیں مجھ پر آئیں تمہاری وجہ سے آئیں اب میرا آخری دم ہے اس وقت تو ذرا الگ ہو جاؤ۔ میرے رب کے درمیان رکاوٹ نہ ڈالو، اور یہ آواز ملک الموت کی ہے اندر آنے دو ڈرو مت۔ پھر ملک الموت آگئے اور آپ کی روح مبارک قبض کی۔ حضرت جبرائیل نے آپ کے بیٹوں کو غسل کرنے کا طریقہ بتلایا اور آپ کو غسل دیا۔ بیری کے پتے پانی میں پکوا کر پھر فرشتے جنتی کپڑوں کا کفن اور خوشبو لائے اور نماز کے اعضاء پر خوشبو لگائی گئی پھر آپ کے جنازے کو اُٹھا کر کعبہ شریف میں لایا گیا فرشتے مقتدی ہوئے حضرت جبرائیل امام بنے اور بلند آواز سے چار تکبیریں کہہ کر نماز سے فارغ ہوئے اور قبر میں بغلی بنوا کر اس میں آپ کو دفن کر دیا مسجد خیف اور منا کے درمیان آپ کی قبر شریف ہے رنگ آپ کا گندمی اور قد ساٹھ ہاتھ لمبا اور سات ہاتھ چوڑا تھا۔ آپ کی وفات کے بعد ایک سال زندہ رہ کر حضرت حوا علیہا السلام نے بھی اس دنیائے فانی کو چھوڑا ان کی قبر شریف جدہ میں ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی عمر شریف ایک ہزار سال کی ہوئی۔ اللہ باقی مِن کُلِّ فانی۔ (از قصص الانبیاء)

جنت کس چیز کا نام ہے

جنت کو اللہ تعالیٰ نے ایمان دار اور تابعدار بندوں کی آرام گاہ بنایا ہے قرآن و حدیث میں اس کی نعمتوں حوریوں کا بہت کچھ بیان ہے کچھ بطور نمونہ لکھا جاتا ہے:۔

پہلے یہ سمجھو کہ جنت چیز کیا ہے لغت میں جنت باغ کو کہتے ہیں اور باغ میں پھل بھی ہوتے ہیں، سایہ بھی ہوتا ہے درخت اور پھول بھی ہوتے ہیں فرحت بخش ہوا بھی ہوتی ہے پانی کا انتظام بھی اچھا ہوتا ہے اب اس کے ساتھ یہ بات اور ملا لو کہ وہ باغ خدائی باغ ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ معمولی باغ نہیں ہے دنیا میں بھی بادشاہوں اور امیروں کے باغ ہوتے ہیں اور ان میں ہر طرح کا سامانِ راحت بھی بخوبی ہوتا ہے اور عجیب عجیب چیزیں بھی ہوتی ہیں کسی بادشاہ کے باغ میں محلات وغیرہ کے علاوہ عجائب خانہ بھی ہوتا ہے کسی کے باغ میں سیرگاہیں بھی ہوتی ہیں تو اب سمجھو کہ خدا کا باغ کیسا عالی شان ہوگا جس کے حاصل کرنے کی خدا نے تاکید بھی فرمائی ہے۔ جنت کوئی معمولی باغ نہیں ہے بلکہ اس میں عجیب و غریب سامان ہوں گے جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں سے بہت نفیس ہیں۔ جنت کی نعمتوں کو حدیث شریف سے معلوم کرو حدیث شریف میں آیا ہے کہ حوروں کے سر پر ایسے نفیس دوپٹے ہیں کہ اگر ان کا ایک پلّہ دنیا میں لٹک جائے تو چاند

اور سورج کی روشنی پھیکی پڑ جائے۔ جنت کی حوریں ایسی خوبصورت اور حسین ہیں کہ ستر جوڑوں کے نیچے سے بھی ان کا بدن جھلکتا ہے جنت کی مٹی جواہرات اور مشک کی ہے حوضِ کوثر کے پانی کی یہ تعریف ہے کہ جس نے اُس میں سے ایک دفعہ پانی پی لیا اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی اور کمال یہ ہے کہ بغیر پیاس کے بھی اس کو پئیں گے تب بھی اُس میں مزہ آئے گا۔ دُنیا کے پانی میں پیاس کے وقت تو مزہ آتا ہے لیکن بغیر پیاس کے مزہ نہیں آتا جنت کے پانی کی یہ شان ہے کہ ایک دفعہ پی کر عمر بھر کے لئے پیاس کی تکلیف جاتی رہے گی مگر جنت کے پانی میں بغیر پیاس کے بھی مزہ آئے گا۔ بتاؤ دنیا میں ایسا پانی کہاں ہے جس سے پیاس نہ لگے اور بغیر پیاس کے بھی اُس میں مزہ آئے۔ اسی پر تمام نعمتوں کو سمجھ لو کہ جنت کی نعمتوں کے سامنے دنیا کی نعمتیں کیا چیز ہیں۔ صاحبو جنت کی نعمتوں سے تو دُنیا کی نعمتوں کو کچھ بھی لگاؤ نہیں۔ دیکھو اس قدر فرق ہے کہ یہاں کی تمام غذائیں تھوڑی سی دیر میں بدبو، پاخانہ بن جاتی ہیں جس کی بدبو سے دماغ پریشان ہو جاتا ہے۔ جنت میں جتنا چاہو کھالو ایک ڈکار خوشبودار آجائے گی اور سارا کھانا ہضم ہو جائے گا یا خوشبودار پسینہ آجائے گا اور سارا پانی ہضم ہو جائے گا وہاں نہ پیشاب کی تکلیف اور نہ پاخانہ کی اور نہ بیٹھنے کا اندیشہ نہ بدہضمی کا ڈر۔ وہاں کے آرام میں تکلیف کا نام بھی نہیں غرضیکہ جنت میں ہر وقت خوشی ہی رہے گی ایسی خوشی کہ دُنیا میں اُس کا خواب بھی نہ دیکھا ہوگا۔

بس اے مسلمان بھائیو! اگر مرنے کے بعد قبر میں اور آخرت میں جنت کے اندر عیش و آرام سے رہنا چاہتے ہو تو، اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرو ؎

محمدؐ سا مخلوق میں کون ہے	اسی کا طفیلی ہے یاں جون ہے	محمدؐ خلاصہ ہے کونین کا	محمدؐ وسیلہ ہے دارین کا
محمدؐ کی طاعت جہاں پر ہے فرض	محمدؐ کی طاعت سے جاتی ہے مرض	محمدؐ کی طاعت کر آٹھوں پہر	کہ تا جنت میں ہو جائے تیرا گزر
محبت محمدؐ کی رکھ جان میں	محمدؐ محمدؐ کہو ہر آن میں	محمدؐ کی الفت اور چاہ سے	ملے گا تو امداد اللہ سے

جنّت کہاں پر ہے

جنت آسمان پر ہے اور اُس کے اُوپر تلے آٹھ درجے ہیں اور آٹھ ہی دروازے ہیں یعنی آٹھ جنتیں ہیں اس کی خوبیاں عقل سے باہر ہیں جو اللہ کا پیارا اس میں داخل ہو گیا پھر کبھی نکالا نہیں جائے گا رحمت عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تابعدار بندوں کے لئے جنت میں ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سُنیں اور نہ کسی آدمی کے دِل میں اُن کا خیال گزرا۔ فرشتہ اعلان کرے گا کہ اے جنتیو تمہارے لئے یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ تم ہمیشہ تندرست اور جوان ہی رہو گے کبھی بوڑھے اور کمزور نہ ہوں گے اور نہ کبھی مرو گے ہمیشہ آرام سے رہو گے، کبھی کوئی تکلیف نہ دیکھو گے۔ (مسلم شریف)

جنّت میں نہریں

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ ہم نے جس جنت کا وعدہ تابعدار بندوں سے کیا ہے اس کی یہ حالت ہے کہ اس میں بہت سی نہریں تو ایسے پانی کی ہیں کہ جس میں ذرّہ بھر بھی فرق نہ ہوگا اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ ذرّہ بھر بھی بدلا ہوا نہ ہوگا اور بہت سی نہریں شراب پاک کی ہیں جو پینے والوں کو مزے دار معلوم ہوں گی اور بہت سی نہریں شہد کی ہیں جو بالکل صاف ستھرا ہوگا اور اُن کے لئے وہاں قسم قسم کے میوے ہوں گے اور اُن کے رب کی طرف سے اُن پر بڑی رحمت ہوگی

تسنے انسان! کیا ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کے تابعدار ہیں اُن جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور نافرمان بے ایمانوں کو پکتا ہوا پانی پینے کے لئے دیا جائے گا وہ پانی انتڑیوں کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ (سورۂ محمدؐ)

مسلمان بھائیو اور بہنو! غفلت چھوڑ دو جنت حاصل کرو اور دوزخ سے بچنے کا سامان تیار کرو ؎

بحرِ غفلت یہ تیری ہستی نہیں | دیکھ جنت اس قدر سستی نہیں
یہاں سے جانا ہوگا تجھکو ایکدن | قبر میں ہوگا ٹھکانا ایکدن
ایکدن مرنا ہے آخر موت ہے
رہگذر دُنیا ہے یہ بستی نہیں | جائے عیش و عشرت و مستی نہیں
مُنہ خدا کو ہے دکھانا ایک دن | اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

جنّت میں حوُریں اور خادم

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں سب سے کم درجے کے جنتی کو اسّی ہزار خادم اور بہتّر حوریں ملیں گی اور سو مردوں کے برابر طاقت دی جائے گی اور دُنیا کی بیویاں حسن و جمال میں نماز روزہ ادا کرنے کی وجہ سے حوروں سے افضل ہوں گی اور جنت میں اولاد پیدا نہ ہوگی اور نہ کوئی جنت میں اولاد پیدا ہونے کی خواہش کرے گا۔ اگر کوئی چاہے بھی تو اُسی وقت حمل رہ کر بچہ پیدا ہوگا اور گھڑی بھر میں جوان ہو جائے گا۔

جنّت میں اولاد سے ملنا

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جن جنتیوں کی اولاد دُنیا میں مرگئی ہوگی وہ اپنی اولاد کو یاد کریں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب، ہمارے جگر کے ٹکڑے کہاں ہیں ہم نے اُن کو گود میں پالا تھا اور وہ بچپن ہی میں مرگئے تھے آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے آپ کی رضامندی کے لئے صبر کیا تھا اب ہم کو اُن سے ملا دیجئے اُسی وقت بچے

جل جائیں گے بچے اپنے ماں باپ سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے مرنے پر صبر کیا تھا اس لئے ہم تم کو جل گئے ورنہ ہم تم کو نہ ملتے۔

ہے دلیل کُلُّ نفسٍ سب فنا ہو جائیں گے
ہم بھی ایک دن راہی مُلکِ بقا ہو جائیں گے
ہاتھ خالی جائیں گے دُنیا سے دولت چھوڑ کر
مال کے مالک عزیز و اقربا ہو جائیں گے
پہلواں کیا کرتے ہیں جسم کے اعضا پہ ناز
قبر میں کیڑے مکوڑوں کی غذا ہو جائیں گے
ہو گئی ماں باپ سے اولاد گر مر کر جدا
خلد میں اے دوستو سب یکجا ہو جائیں گے

جنت میں پھل اور گوشت

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جنت والوں کو اُن کی مرضی کے موافق میوے ملا کریں گے اور پرندوں کے گوشت اُن کی مرضی کے موافق ملا کرے گا اور اُن کے لئے گوری گوری بڑی آنکھوں والی عورتیں یعنی حوریں ہو گی جن کو موتی کی طرح بڑی حفاظت سے رکھا ہوا ہے یہ اُن کے اُن اچھے عملوں کا بدلہ ہو گا جو وہ دُنیا میں کرتے تھے (سورہ واقعہ)

جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار

محبوب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنتی لوگ جب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جنتی بندو تم کچھ اور زیادہ انعام چاہتے ہو۔ وہ کہیں گے اے پروردگار! آپ نے ہمارے چہروں کو روشن کر دیا اور ہر طرح کی نعمتیں بخشیں اور دوزخ سے نجات دی اب تو یہ خواہش ہے کہ ہم آپ کو دیکھیں بس اللہ تعالیٰ پردہ اُٹھا دے گا اور سب جنتی اللہ تعالیٰ کے دیدار پُر انوار سے مشرف ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے دیدار میں وہ لذت ہو گی کہ جنتی لوگ جنت کی تمام نعمتوں کو اس کے سامنے ہیچ سمجھیں گے اور جنت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار مبارک ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ شَوْقًا اِلٰی لِقَائِكَ "اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے تیرے دیدار کا شوق"

دُعا

اے خدا اے میرے ستار العیوب
میرے مولا مرے غفار الذنوب
غرقِ بحرِ معصیت ہوں سر بسر
رحم کر مجھ پر الٰہی رحم کر

سن میرے مولا میری فریاد کو
آ مرے مالک میری امداد کو
لاکھ ٹوٹی ناؤ ہے منجدھار ہے
ناخدا تو ہے تو بیڑا پار ہے
قلب سے دھو دے میرے ہر گندگی
ہو عطا پاکیزہ اب تو زندگی
دل میں تیری یاد لب پہ تیرا نام ہو
عمر بھر اب تو یہی میرا کام ہو
یاد میں رکھ اپنی مستغرق مجھے
ہو نہ ہوش ماسوا مطلق مجھے
مجھ پہ روشن ہیں میرے سارے عیوب
جانتا ہے تو مری حالت کو خوب
گو تیرے آگے ذلیل و خوار ہوں
حشر میں رسوا نہ اے ستار ہوں
دل میرا ہو جائے اک میدان ہو
تو ہی تو ہو تو ہی تو ہو تو ہی تو
تجھ سے دم بھر بھی مجھے غفلت نہ ہو
تیرے ذکر و فکر سے فرصت نہ ہو
بحرِ حق سید خیر البشر
خاتمہ کر دے میرا ایمان پر
جس گھڑی نکلے بدن سے میری جاں
کلمۂ توحید ہو وردِ زباں
سینکڑوں کو تو کرے گا جنتی
ایک یہ نا اہل بھی ان میں سہی

دوزخ کیا چیز ہے

دوزخ خدائی جیل خانہ ہے اس کو خدا نے بے ایمان اور نافرمان بندوں کی سزا کے واسطے بنایا ہے اس میں ہر قسم کے عذاب ہیں۔ قرآن و حدیث میں اس سے بہت ڈرایا گیا ہے اس میں سانپ اور بچھو اور ہتھکڑیاں، زنجیریں وغیرہ سب آگ کی ہیں اور اس کی آگ دنیا کی آگ سے ایسی تیز ہے کہ اگر وہ سوئی کے سوراخ کے برابر دنیا میں لائی جائے تو ساری دنیا جل کر خاک ہو جائے اگر اس کو پہاڑوں پر رکھا جائے، تو سارے پہاڑ جل کر کوئلہ ہو جائیں اور اس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس سے بچنے کی اللہ تعالیٰ نے بہت تاکید فرمائی ہے اس لئے ہر آدمی کو چاہئے کہ اس سے بچنے کی کوشش کرے اپنی اولاد اور بیوی عزیز و اقربا اور مسلمانوں کو بلکہ کافروں کو بھی اس سے بچانے کی کوشش کرے۔ دین کا علم سیکھے اور اپنی اولاد کو بھی سکھا دے عالموں سے دین کی باتیں پوچھ کر عمل کرے، ورنہ دوزخ کے عذاب سے بچنا مشکل ہے۔

دوزخ کہاں پہ ہے ؟

دوزخ زمین کے نیچے ہے اور اس کے اوپر تلے سات درجے ہیں اور سات ہی دروازے ہیں یہ سمجھو کہ سات دوزخ ہیں ہر قسم کے نافرمانوں کی سزا کے لئے درجہ الگ الگ ہے اُس کے دروازے اتنے بڑے ہیں کہ ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک ستر برس کی راہ ہے اور ایک دوزخ دوسری دوزخ سے تیزی میں ستر حصے زیادہ تیز ہے اور گہرائی اتنی ہے کہ اگر ایک بڑا بھاری پتھر اس کے اوپر سے چھوڑا جائے اور ستر برس تک چلتا رہے تب کہیں اُس کے نیچے پہنچے۔ بے ایمان اور نافرمان لوگوں کو فرشتے دوزخ میں اس طرح گھسیٹ کر لے جائیں گے کہ اُن کے منہ میں زنجیریں ڈال کر پاخانہ کی جگہ سے نکالیں گے اور ہر ایک نافرمان اور بے ایمان کو اُن کے پیر شیطان کے ساتھ دوزخ میں ڈال دیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دوزخ کو ہزار برس تک دھونکا گیا تو اس کا رنگ سرخ ہو گیا پھر ہزار برس دھونکایا گیا تو اُس کا رنگ سفید ہو گیا۔ پھر ہزار برس دھونکایا گیا تو اُس کا رنگ کالا سیاہ ہو گیا۔ اب وہ بالکل کالی سیاہ ہے اور یہ دنیا کی آگ جس کو تم جلاتے ہو دوزخ کی آگ سے تیزی میں ستر حصے کم ہے۔

اتنی غفلت تو نہ کر شرمِ خدا کے واسطے
نفس کے تابع ہوئے ایسے بھولے کہ آہ آہ
کام کر ایسے تو پیارے جن کے بدلے گور میں
حیف تو سوتا رہے ہر صبح اور وقتِ اذاں
پنجگانہ پڑھ شریعت میں بہت تاکید ہے
پڑھ کے تو قرآن کو کچھ جمع کر لے اب ثواب
کام دوزخ کے کرے وہ جنت کا ہو اُمیدوار
حق کی نافرمانیوں سے باز آ تو باز آ

فکر کر کچھ تو بھلا روزِ جزا کے واسطے
مر مٹے دنیا پہ ہم عرص وہوا کے واسطے
باغِ جنت سے کھلے کھڑکی ہوا کے واسطے
مرغ ماہی سب اٹھیں یادِ خدا کے واسطے
فجر و ظہر عصر و مغرب اور عشاء کے واسطے
قبر پہ کون آئے گا پھر فاتحہ کے واسطے
قصرِ جنت تو بنا ہے پارسا کے واسطے
آگ دوزخ کی بھڑکتی ہے سزا کے واسطے

اے خدا ہو عاقبت ہر اک مومن کی بخیر
سرورِ عالم محمد مصطفےٰ کے واسطے

دوزخ میں آگ کے جوتے

رسول پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دوزخ کے عذابوں میں سے سب سے ہلکا عذاب یہ ہو گا کہ دوزخی کے پاؤں میں صرف آگ کے جوتے ہوں گے اُن کی آنچ کی تیزی سے اس کا بھیجہ ہنڈیا کی طرح پکتا ہو گا اور وہ یہ سمجھے گا کہ مجھ سے بڑھ کر کسی کو اتنا عذاب نہیں۔ سانپ دوزخ میں اونٹ جیسے ہیں اگر ایک سانپ ایک دفعہ کاٹ لے تو چالیس برس تک اس کی جلن رہے گی اور بچھو خچر جیسے ہیں اگر وہ بچھو ایک دفعہ ڈنک مارے تو دوزخی چالیس برس تک تڑپتا رہے گا۔ یا اللہ جی تیری پناہ۔

دوزخ کا ایک بڑا بھاری سانپ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز ایک سانپ دوزخ سے نکلے گا اُس کا نام حریس ہے اس کا سَر ساتویں آسمان پر ہو گا اور اُس کی دُم ساتویں زمین کے نیچے ہو گی۔ جبرائیل اُس سے پوچھیں گے کہ تو دوزخ سے باہر کیوں آیا ہے وہ کہے گا کہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے پانچ قسم کے آدمی لینے ہیں اوّل، نماز نہ پڑھنے والا۔ دوسرے زکوٰۃ نہ دینے والا۔ تیسرے، سود لینے والا۔ چوتھے، شراب پینے والا۔ پانچویں، مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے والا۔ بس وہ سانپ ان پانچ قسم کے لوگوں کو اپنے منہ میں لے کر دوزخ میں جا گھسے گا اور دوزخ سال بھر میں دو سانس لیتی ہے۔ ایک گرم۔ ایک سرد۔ جب دُنیا میں گرمی اور سردی ہوتی ہے تو اُس کی یہی وجہ ہے۔

دوزخ کی چیخ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :۔

جب دوزخ کو قیامت کے میدان میں لایا جائے گا تو اس کے ستر بازو ہوں گے اور ہر ایک بازو کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوئے ہوں گے اور اُس کی چنگاریاں محل جیسی ہوں گی وہ ایک ایسی چیخ مارے گی کہ تمام فرشتے اور جن و انسان بلکہ نبی اور رسول بھی سب ڈر جائیں گے اور سب نفسی نفسی پکار اٹھیں گے یعنی اے اللہ میری جان کو دوزخ سے بچا۔ اُس وقت کوئی ایسا نہ ہو گا جو کسی کی کچھ مدد کر سکے ؛ لیکن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فرمائیں گے۔ یعنی اے اللہ ! میری امت کو دوزخ سے بچا۔ سبحان اللہ کیا شان ہے رحمت کی اور کیا چاہت ہے اُمت کی۔

شفیعِ عاصیاں تم ہو وسیلہ بیکساں تم ہو
تمہیں چھوڑ کر اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ

خدا عاشق تمہارا اور ہو تم محبوب اس کے
ہے ایسا مرتبہ کس کا سناؤ یا رسول اللہ

یقیں ہو جائے گا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
جو میدان میں شفاعت کے تم آؤ یا رسول اللہ

مجھے بھی یاد رکھیو ہوں تمہارا امتی عاصی
گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ

جہازِ امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہے ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

پھنسا کر اپنے دامِ عشق میں امدادِ عاجز کو
بس اب قیدِ دو عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

حضرت جبرائیل کا آنا اور دوزخ کی خبر لانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جبرائیل امین آئے مگر ان کا چہرہ اداس تھا۔ آپ نے فرمایا اے جبرائیل آج یہ اداسی کیسی ہے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ، اس وقت اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے تیز کرنے کا حکم دیا ہے بس جو مرد یا عورت دوزخ کا ہونا سچ جانتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کو سچا مانتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ دوزخ کے عذابوں سے ڈرے اور اللہ و رسول کی تابعداری کرے۔ یا رسول اللہ اس خدا کی قسم جس نے آپ کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے اگر دوزخ کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا زمین و آسمان کے درمیان لٹکایا جائے تو دنیا کے سب لوگ اس کی بدبو سے مر جائیں۔

یا رسول اللہ! اس خدا کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے اگر دوزخ کی زنجیر سے ایک کڑی پہاڑوں پر رکھی جاوے تو پہاڑ دب کر زمین کے ساتوں طبق کے نیچے پہنچ جائیں۔

یا رسول اللہ! اس خدا کی قسم جس نے آپ کو تمام مخلوق کے واسطے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اگر دوزخ سوئی کے سوراخ کے برابر بھی کھول دی جائے تو اس کی گرمی سے دنیا کے سب لوگ جل کر راکھ ہو جائیں۔

یا رسول اللہ! دوزخ کی لپٹ اور آنچ بہت تیز ہے اور اس کی گہرائی بہت بڑی ہے اور اس کا زیور لوہا ہے اور اس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ پانی اس کا کھولتا ہوا خون اور پیپ جیسا ہے جس کو ہزاروں برس سے پکایا جاتا ہے پھر رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، اے جبرائیل امین، کون کون لوگ، کون کونسی دوزخ میں جائیں گے۔

عرض کی یا رسول اللہ! پہلی دوزخ میں منافق جائیں گے جو ظاہر میں مسلمان بنتے ہیں اور دل میں کافر اور بے ایمان ہیں اور یہ دوزخ سب دوزخوں کے نیچے ہے اور اسی میں دوسرے کافر لوگ جیسے فرعون، ہامان،

نمرود، قارون، شداد وغیرہ جائیں گے اور اس کا نام ہاویہ ہے۔ دوسری دوزخ میں مشرک لوگ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی مخلوق کو شریک کرتے ہیں اُس کا نام جحیم ہے۔ تیسری دوزخ میں صابئین تاروں اور آگ وغیرہ کے پوجنے والے جائیں گے۔ اُس کا نام سقر ہے۔ چوتھی دوزخ میں شیطان اور اُس کے ساتھی اور اُس کے تابعدار جائیں گے۔ اس کا نام لظیٰ ہے۔ پانچویں دوزخ میں یہودی جائیں گے۔ اُس کا نام حطمہ ہے۔ چھٹی دوزخ میں عیسائی لوگ جائیں گے اُس کا نام سعیر ہے۔ اس کے بعد جبرائیل چپ ہوگئے آپ نے فرمایا۔ اے جبرائیل امین، ساتویں دوزخ کا بھی حال بیان کرو اس میں کون لوگ جائیں گے۔

عرض کی یارسول اللہ! اُس کا حال کچھ نہ پوچھئے۔ آپ نے فرمایا کچھ تو بیان کرو۔ عرض کی کہ اُس میں آپ کی اُمت کے وہ مسلمان لوگ جائیں گے، مرد ہوں یا عورتیں جو بڑے بڑے گناہ کرکے بلاتوبہ کئے مرگئے ہوں گے اُس کا نام جہنم ہے۔ یہ کہہ کر حضرت جبرائیل علیہ السلام چلے گئے اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر وحشت اثر سُن کر گھبرا گئے روتے ہوئے ؎

لے گھر میں اپنے شاہؐ جہاں
دونوں آنکھوں سے بہتے آنسو رواں

ترک کرکے خلق سے یکسر کلام
گھر میں اپنے رہتے غم سے صبح و شام

گریہ وزاری میں رہتے بیشتر
درد و قلبی سے بہت خستہ جگر

در پہ پیغمبر کے آخر بار ہا
کی بہت صدیق اکبرؓ نے ندا

آئے پھر دروازے پہ حضرت عمرؓ
درد و قلبی سے نہایت چشم تر

پھر جواب انکو نہ اندر سے ملا
رہ گئے لاچار وہ بھی باصفا

تینوں پھر روتے گئے با چشم تر
گئے بی بی فاطمہؓ زہرا کے گھر

تین دن سے وہ نبی مجتبیٰ
ہیں عجب کچھ صدمۂ غم میں مبتلا

کرکے اپنے گھر کے دروازے کو بند
بیٹھتے ہیں اندر با آوازِ بلند

فاطمہؓ نے جاکے در پہ کہا
کھول دیجئے گھر کا در یا مصطفےٰ!

بیٹھے تھے اس وقت شہنشاہ رسل
سن اسی حالت میں آوازِ بتول

بھاگ کر خلق سے وہ گھر میں جا
ایک گوشے میں لگے کرنے بکا

ہاں گزرتے تھے وہ بہرِ نماز
سوئے مسجد با خوشی و با نیاز

ہوگئے صدیق اکبر بے قرار
بے نبی کے دل ہوا اُن کا فگار

کچھ نہ آیا ہے کے اندر سے جواب
اور ہوا گھر کا نہ وہ مفتوح باب

جستجو کی بہت کچھ اس بات کی
تا کہ ہو معلوم کچھ حالِ نبیؐ

پھر ہوا عثمانؓ کا اس جا گذر
وہ بھی اس غم سے ہوئے خستہ جگر

مضطرب ہو کر پکارا یا بتول
ہے مدد کا وقت اے بنتِ رسولؐ

کچھ کسی سے وہ نہیں کرتے کلام
گریہ وزاری میں رہتے ہیں مدام

فاطمہؓ سنتے ہی اوڑھا اپنی ردا
آئیں جلدی سے بسوئے مصطفےٰ!

فاطمہؓ بیٹی تمہاری یا نبی!
ہے زیارت کیلئے در پہ کھڑی

اٹھ کے دروازہ کیا حضرت نے وا
فاطمہؓ بی بی کو لیا گھر میں بلا

یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آواز سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حجرے شریف کا دروازہ کھول دیا اور ان کو اپنے پاس بٹھا کر فرمایا، اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک مجھ سے کیا چاہتی ہو۔ انہوں نے فرمایا ابا جان! مجھے آج تین روز کے بعد معلوم ہوا ہے کہ آپ کو کوئی صدمہ پہنچا ہے۔ ابا جان! یہ بیٹی آپ پر قربان، فرمایئے وہ کیا صدمہ ہے کہ جس کی وجہ سے آپ کا رنگ بھی زرد پڑ گیا۔ ارشاد فرمایا، اے میرے جگر کے ٹکڑے اُمت

ے بڑے بڑے گناہوں نے یہ صدمہ پہنچایا ہے کہ وہ بڑے بڑے گناہ کرکے دوزخ میں جائیں گے یہ فرما کر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چہرہ دھوتے ہوئے سجدے میں گر گئے اور حضرت فاطمہؓ بھی ننگا سر کرکے سجدے میں گر گئیں اور دُعا کرنے لگیں۔ ؎

اے میرے معبود برحق خُدا   ہے نہیں کوئی خُدا تیرے سوا
لُطف تیرا ایک سب پر عام ہے   قاضی الحاجات تیرا نام ہے
بخش دے امت کو میرے باپ کی   اور بچا دوزخ سے اے ربِ غنی
اُٹھاؤ سر سجدے سے اے مصطفےٰؐ   غم نہ کیجئے اے نبیؐ مجتبیٰ

اے خُدا اے مالکِ عرشِ بریں   ورکے تیرے گو کرم قابل نہیں
دستگیری کر میری تو اے کریم   تو ہے خود غفار و ستار و حلیم
پھر کہا حق نے کہ اے میرے رسولؐ   من دعاءِ فاطمہؓ کردم قبول
جسے چاہو گے تمہارے مصطفیٰؐ   بخش دوں گا اس کرم میں ذوجزا

یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خوشخبری سنائی تب آپ نے سجدے سے پیشانی اُٹھائی اور جان میں جان آئی حضورپُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گلے سے لگایا۔

مُسلمان بھائیو! اور دین کی بہنو! کچھ تو خیال کرو کہ ہم گنہگاروں کے ساتھ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر محبت ہے اور ہماری تکلیف سے آپ کو کس قدر صدمہ ہوتا ہے کوئی بھی ایسا غمخوار نظر نہیں آتا اور آپ کی صاحبزادی کو دیکھو، کہ ہم نالائقوں پر کس قدر مہربانی فرماتی ہیں۔ ڈوب مرنے اور شرم کرنے کی بات ہے کہ ہم اپنے رسولؐ کی نافرمانی پر تُلے بیٹھے ہیں اور کُود کُود کر دوزخ میں گرے جاتے ہیں۔ کتنا بدبخت ہے وہ مرد اور عورت کہ اپنے پیارے رسولؐ کی نافرمانی کرکے آپ کو تکلیف پہنچائے اور کتنا خوش قسمت ہے وہ مرد اور عورت جو آپ کی تابعداری کرکے آپ کو خوش کرے۔ ہر ہفتہ میں دو مرتبہ آپ کی خدمت میں ہمارے عمل پیش کئے جاتے ہیں جس کے عمل اچھے ہوتے ہیں آپ اس سے خوش ہوتے ہیں اور جس کے عمل بُرے ہوتے ہیں آپ کو اس کی طرف سے رنج ہوتا ہے تکلیف ہوتی ہے ؎

پیر و مُرشد یہ مری گفتار ہو   گر عمل کرلو تو بیڑا پار ہو

بڑے بڑے گناہوں کا بیان

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی مخلوق کو شریک کرنا یعنی جو باتیں اور قدرتیں اللہ تعالیٰ میں ہیں وہ کسی مخلوق میں سمجھنا۔ ناحق کسی کو مار ڈالنا۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم نہ ماننا مثلاً نماز نہ پڑھنا۔ ماہِ رمضان کے روزے نہ رکھنا۔ زکوٰۃ نہ دینا۔ قدرت ہوتے ہوئے حج ادا نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرنا۔ اُس کی رحمت سے بے اُمید ہو جانا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی قسم کھانا یا کسی کو سجدہ کرنا یا کسی سے مُرادیں مانگنا۔ یتیموں کا مال کھانا۔ زنا کرنا۔ شراب پینا۔ سود لینا یا دینا۔ رشوت لینا۔ ماں باپ کو تکلیف دینا۔ کسی کی بہو بیٹی وغیرہ پر بدنظر کرنا۔ لڑکیوں کو میراث کا حصہ

نہ دینا۔ بیوی کا حق ادا نہ کرنا، بیوی کو اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرنا۔ ہمسائے کو تکلیف دینا۔ بیوہ عورت نکاح کرلے تو پہلے شوہر کے مال میں سے اس کو حصّہ نہ دینا۔ تکبّر اور عجب کرنا یعنی اپنے آپ کو اوروں سے بڑا اور اچھا سمجھنا۔ حسد کرنا یعنی کسی کو کھاتے پیتے دیکھ کر جلنا۔ غیبت کرنا۔ لعنت کرنا۔ کسی کو ذرا سے شبہ میں زنا کی تہمت لگانا۔ ظلم کرنا یعنی کسی کو ناحق ستانا۔ چغلی کھانا۔ جھوٹ بولنا۔ جھوٹی قسم کھانا۔ بلا سخت ضرورت کے وعدہ خلافی کرنا۔ عالموں سے مسئلے نہ سیکھنا اور جاہل بے علم لوگوں کے کہنے پر چلنا۔ علم دین حاصل نہ کرنا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ قرآن مجید پڑھ کر بھلا دینا یا اس کے حکموں پر عمل نہ کرنا۔ دھوکہ دینا۔ جھوٹی گواہی دینا۔ سچی گواہی کو چھپانا۔ بلا سخت ضرورت کے نماز یا روزے کا قضا کر دینا۔ چوری کرنا یا کرانا۔ لوٹ مار کرنا۔ کم تولنا۔ کم ناپنا۔ جوا کھیلنا۔ جادو کرنا یا کرانا۔ کنجریوں کو نچانا یا نچوانا یا ناچ کا دیکھنا۔ خسرے یا ڈومنی وغیرہ کو نچانا۔ ڈھولک اور باجا بجانا یا بجوانا۔ غیر مرد یا عورت کا تنہا پاس بیٹھنا۔ کافروں کی رسمیں کرنا۔ اپنے ایمان پر پچھتانا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو دنیا کا یہ فائدہ ہوتا۔ قدرت ہوتے ہوئے نصیحت نہ کرنا۔ کسی سے ناحق بدگمانی کرنا۔ ظالموں کی مدد کرنا۔ مُردے پر بین کرکے رونا۔ کسی کے گھر میں بغیر اجازت چلے جانا یا تانک جھانک کر دیکھنا۔ کسی کا عیب تلاش کرنا۔ کسی کا کوئی حق تھوڑا یا بہت دبا لینا۔ بیوہ عورت کے نکاح کو عیب سمجھنا۔ خدا کے سوا کسی کو عالم الغیب سمجھنا۔ اناج کی تجارت اس لئے کرنا کہ جب مہنگا ہوگا تب بیچوں گا اس لئے اس کو روکے رکھنا۔

مسلمان بھائیو! اور دین کی بہنو! یہ بڑے بڑے گناہوں کا ایک نمونہ ہے ان کو بالکل چھوڑ دو۔ نہ چھوڑو گے تو پچھتاؤ گے۔ دوزخ کے عذابوں میں پھنسو گے۔ ؎

ہے جو تیرا کفر و عصیاں و نفاق — حشر میں دوزخ ہوں یہ بالاتفاق
ہوں گی یہ زنجیر و طوق و ہتھکڑی — فاسقوں کی ہوں گی گردن میں پڑی
لغو تو مت جان ان افعال کو — امتحان کراں کا تو غافل نہ ہو
رات دن رکھ اپنے کاموں پر نظر — نیک و بد کا کر حساب اے بے خبر
شر کو کم کر اور نیکی کو بڑھا — تا بلا پرسش کسی جنت میں جا
جس نے کی دنیا مقدم دین پر — وہ ہوا خوار و تباہ خستہ جگر
ہو گیا اس شخص پر قہر خدا — جو ہوا دنیائے دوں میں مبتلا
ہو نہ حاصل دین اور دنیا اسے — آخرش دوزخ میں وہ جا کر گرے
عمر یہ ایک دن گذرنی ہے ضرور — قبر میں میت اترنی ہے ضرور
آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور — جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے — کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے۔

اچھے کام کرنے سے اچھے نام مشہور ہو جاتے ہیں۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اچھے اور بُرے کاموں کا ثواب اور عذاب آخرت ہی میں ملے گا۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ دنیا میں اچھی گذرتی ہے آخرت کی خبر خدا جانے۔ یاد رکھو اچھے اور بُرے کاموں کا ثواب اور عذاب دنیا میں بھی ملتا ہے۔ دیکھو آدمی اچھے کام کرنے سے دنیا میں بھی راحت پاتا ہے اور عزت و شرافت کے ناموں سے مشہور ہو جاتا ہے جیسے ایماندار۔ متقی۔ پرہیزگار۔ ولی۔ جنتی۔ غازی۔ نمازی۔ حافظ۔ مولوی۔ حاجی۔ ملا۔ نیک بخت۔ عالم فاضل۔ خدا پرست۔ فرشتہ خصلت۔ عابد۔ زاہد۔ سخی۔ غوث۔ قطب۔ ابدال۔ صابر۔ شاکر۔ اللہ والا۔ بزرگ۔ پیر و مرشد۔ پارسا۔ رحم دل۔ منصف۔ شریف و عفیف وغیرہ اور بُرے کام کرنے سے مرد ہو یا عورت بُرے ناموں سے مشہور ہو جاتا ہے جیسے ذلیل۔ رذیل۔ کنجوس۔ مکھی چوس۔ فاجر و فاسق۔ بے رحم۔ فسادی۔ کُتا۔ خبیث۔ شریر۔ حقیر۔ شیطان۔ مردود۔ شرابی۔ زانی۔ لچا۔ بدمعاش۔ غنڈہ۔ چور۔ ڈاکو۔ ظالم۔ چغلخور۔ اللہ کا چور۔ جھوٹا۔ پاپی۔ دغاباز۔ بے نماز۔ غدار۔ دنیادار۔ دھوکہ باز۔ قاتل۔ بے ایمان۔ بے شرم۔ بے حیا۔ بے غیرت۔ بے عزت۔ ذلیل و خوار۔ دوزخی۔ بے دین۔ کافر۔ مشرک۔ خونی۔ لالچی۔ حرام خور۔ رشوت خور۔ حرام زادہ۔ دیوث وغیرہ

اب سمجھ لو کہ اچھے کام کرنے اچھے ہیں یا بُرے کام کرنے اچھے ہیں۔ یہ تو دنیا کا انجام ہوا اور مرنے کے بعد خدا ہی جانے کیا انجام ہوگا۔

دلا غافل نہ ہو اک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
یہ ہوگا ایک دن مُردار جو کیڑوں نے کھانا ہے
جہاں کے شغل میں شاغل خدا کی یاد سے غافل
نہ جاوے ساتھ تیرے کوئی اکیلا تو نے جانا ہے
فرشتہ روز کرتا ہے منادی چار کونوں پر
خدا کی یاد کر ہر دم جو آخر کام آنا ہے

پیچھے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
نہ ساتھی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ نہ مائی
یہ کیسی غفلت ہے تیری آہ کیا تیرا ٹھکانا ہے
نظر کر دیکھ عزیزوں میں ساتھی کون ہے تیرا
اونچے مکاناں والے تیرا گور ہی ٹھکانا ہے

تیرا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر
تو کیوں پھرتا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے
عزیزا یاد کر وہ دن جو ملک الموت آوے گا
انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اکیلے کر دبانا ہے
لے برادر ہوش کر یہ غفلت نہیں اچھی
محلاں اونچیاں والے تیرا گور ہی ٹھکانا ہے

بُرے کاموں کی سزا دُنیا میں بھی ملتی ہے

اللہ و رسول کی نافرمانیوں کی وجہ سے جو تکلیفیں اور مصیبتیں آتی ہیں بالکل ظاہر ہیں چاہے کوئی سمجھے یا نہ سمجھے، دیکھو! قرآن و حدیث میں جو نافرمانوں کے قصے آئے ہیں اور جو عذاب اُن لوگوں پر آئے ہیں وہ کون نہیں جانتا، کیوں صاحبو وہ کیا چیز تھی جس نے شیطان کو جنت سے نکلوایا، دوزخی بنایا اور لعنت کا طوق گلے میں ڈلوایا۔ اللہ تعالیٰ کی دوری حصے میں آئی۔ کفر و شرک، مکر و فریب حصے میں آیا۔ وہ کیا چیز تھی جس نے حضرت نوح علیہ السلام کی اُمت کو پانی کے طوفان میں غرق کروایا۔ وہ کیا چیز تھی جس کی وجہ سے ایک بڑی تیز ہوا کو بھیج کر قوم عاد کو پٹخا پٹخا کر مار گیا۔ وہ کیا چیز تھی جس کی وجہ سے حضرت شعیب علیہ السلام کی اُمت پر بادلوں کی صورت میں عذاب آیا اور اُن سے آگ برسی۔ اور اُن کو جلا کر راکھ بنا یا گیا۔ وہ کیا چیز تھی جس نے فرعون اور اُس کے ساتھیوں کو دریائے نیل میں ڈبویا۔ وہ کیا چیز تھی جس نے قارون کو اور اُس کی دولت، گھر بار سب سامان کو اس کے ساتھ زمین میں دھنسوایا۔ وہ کیا چیز تھی، جس کی وجہ سے نمرود پر ایک مچھر مقرر کیا گیا اور دماغ کی پٹائی ہوتے ہوتے دنیا سے ختم کر دیا گیا۔ بتلائیے ان سزاؤں اور عذابوں کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہے کہ نافرمانی تھی۔ بس نافرمانی کی وجہ سے اُن کو دنیا میں بھی سزا ملی اور عالم برزخ یعنی مرنے کے بعد اور عالم آخرت کی سزا سر پر رہی۔ صاحبو! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ قصے بیان فرما کر سزا کی وجہ بھی بیان فرمائی ہے کہ ۔۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

یعنی اللہ تعالیٰ ایسے نہیں ہیں کہ اُن پر ظلم کرتے لیکن وہ تو خود ہی اپنی جانوں پر نافرمانی کر کے ظلم کرتے تھے۔

فائدہ۔ مسلمان بھائیو اور دین کی بہنو! سبق حاصل کرو، اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اُس کی نافرمانیوں سے بچو اور سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کی غرض ان قصوں کے بیان کرنے سے سوائے ڈرانے کے اور کیا ہے بس اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈرو اور موت کو یاد رکھو ؎

غرق دریا میں گناہوں کے بھلا
حضرت آدم کہ دادا سب کے تھے
ایک گناہ کے کرتے ہی اُن کو کہا
جو کرے صدہا گناہ شام و سحر

تو رہے گا کب تلک مجھ کو بتا
اور خلیفہ تھے خدا کے جان لے
مجرم و مذنب نکل یہاں سے جا
کس طرح جنت میں پھر اس کا گذر
منہ خدا کو ہے دکھانا ایک دن
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

گر تجھے جاں سے ہے غفلت نکال
اور فرشتوں نے انہیں سجدہ کیا
اک گناہ کے ساتھ آدم کو نکال
یہاں سے ہے تجھ کو جانا ایک دن
اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

جدِ امجد کا تو سن پھر مجھ سے حال
دی خدا نے رہنے کو جنت میں جا
حق نے جنت سے دیا پھر تو ڈال
قبر میں ہوگا ٹھکانا ایک دن

زلزلہ کیوں آتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔
لوگو! گناہوں سے بچو کیونکہ گناہ کرنے سے یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے غضب نازل ہوتا ہے۔ طرح طرح کی بلائیں اور مصیبتیں آتی ہیں۔ رزق کم ہو جاتا ہے۔ خیر و برکت اُڑ جاتی ہے کال پڑ جاتا ہے۔ چیزیں مہنگی ہو جاتی ہیں بیماری ایسی پھیل جاتی ہے کہ اُن کے بڑوں کے زمانہ میں نہ آئی ہوں اور جب لوگ کھلم کھلا بُرے کام کرنے لگیں گے۔ تولنے اور ناپنے میں کمی کرنے لگیں گے تو قحط کی تنگی اور حاکموں کے ظلم میں پھنسیں گے اور جب زکوٰۃ دینا بند کر لیں گے تو ان پر رحمت کی بارش بند ہو جائے گی۔ اگر جانور نہ ہوتے تو بارش بالکل بند ہی ہو جاتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زلزلہ آنے کی وجہ پوچھی گئی، تو آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ جب لوگ اعلانیہ زنا کرنے لگیں گے اور شراب پینے لگیں گے اور باجے بجانے لگیں گے اور بُرے کاموں کو اچھے کاموں کی طرح کھلم کھلا کریں گے، اللہ تعالیٰ سے نہ ڈریں گے تو اُس وقت اللہ تعالیٰ کو آسمان پر غیرت آتی ہے اور زمین کو حکم دیتا ہے کہ ان ظالم نافرمانوں کو ہلا ڈال تاکہ یہ نافرمانیوں سے باز آجائیں۔

ظالم کو ظلم کرنے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔ فائدہ۔
ظالم کو یہ سزا ہی کافی ہے کہ ظالم پر خدا کی لعنت برستی ہے۔ ظالم وہ آدمی ہے کہ جو کسی کو ناحق ستائے مال و جان عزت و آبرو کا نقصان پہنچائے، زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف دے، کسی کا کوئی حق دبائے اس قسم کا ظلم اور حق جب تک معاف نہیں ہوتا کہ یا اُس کو ادا کرے یا حقدار سے معاف کروائے۔

دیکھو! شہید کا رتبہ کتنا بڑا ہے کہ شہادت کی برکت سے اُس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر لوگوں کے حقوق جو اس کے ذمہ ہیں وہ معاف نہیں ہوتے۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری اُمت میں قیامت کے روز سب سے بڑا محتاج وہ ہوگا کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ سب اچھے عمل لے کر آوے مگر لوگوں کے حقوق بھی اُس کے ذمہ ہوں تو اُس کی نیکیاں کچھ ایک حقدار کو مل گئیں اور کچھ دوسرے کو مل گئیں اور سب کے حقوق ادا ہونے سے پہلے اُس کی وہ سب نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان حقداروں کے گناہ لے کر اس ظالم پر ڈال دیئے جائیں گے اور اُس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا اور مظلوم یعنی ستایا ہوا قیامت کے روز حساب کے وقت ظالم کا ہاتھ

پکڑ کر کہے گا کہ آج خدا کے سامنے میرا اور تیرا انصاف ہے۔ بس خدا کے حکم سے مظلوم کو ظالم کی کل نیکیاں دے دی جائیں گی اور ظالم ایسے مشکل وقت میں ہاتھ خالی رہ جائے گا اور اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کے ذمہ کسی کے تین پیسہ ہوں گے قیامت کے روز اس کو تین پیسوں کے بدلے سات سو قبول نمازیں دینی پڑیں گی اس لئے ہر مرد اور عورت کو چاہیئے کہ کسی کا حق اپنے ذمہ نہ رکھے نہ کسی پر کوئی ظلم کرے۔

کیوں ظلم پر باندھی کمر لے سوچ کیا کچھ تو خوف کر
دنیا سے کرنا ہے سفر پھر گور ہی گھر بار ہے
اب زندگی کا راج ہے کرلے جو کرنا آج ہے

جب مرگیا محتاج ہے پھر تو نہیں مختار ہے
مت اور کا تو حق جھپٹ بچیں کرنا حق مت ڈپٹ
باجے سے مت سن راگ تو شیطان کا یہ کار ہے
مت کر امانت میں خلل یہ راہ ہرگز تو نہ چل
تولے تو پورا تولیو، فرمودۂ غفار ہے
ہر ایک سے کر نرم و حیا یہ ہے طریق مصطفیٰ
عادت نہ کیجیو جھڑکی یہ تو بُرا اطوار ہے
جو چاہے تو حق کی رضا مت کر نماز اپنی قضا
فرما چکے خیر البشر اللہ کا یہ اقرار ہے

حق کی عبادت کچھ نہ کی گزرانی آتش سے بھری
دل میں نہ رکھ کینہ کپٹ اس سے خدا بیزار ہے
لوگوں پہ مت بہتان کر غیروں کا مت نقصان کر
اور نیک کر سارے عمل گر تجھ کو عقل اے یار ہے
گر چاہے تو اپنا بھلا مت کر کسی کا تو بُرا
بے شرم کا مرنا ہے بھلا گور اُس کی پردہ دار ہے
مت جان اچھا آپ کو کر دور دل سے پاپ کو
بے نمازوں کی یہ ہے سزا لعنت گلے کا ہار ہے
اتنی نصیحت میں نے کی کچھ تو نے بھی دل سے سنی

دوزخ کی یہی لو لال دہکا جہاں انگار ہے
صحبت بُری سے بھاگ تو غصے میں مت ہو آگ تو
کچھ دے کے مت احسان کر ایسا دیا بے کار ہے
ہر ایک سے میٹھا بولیو بیہودہ لب مت کھولیو
تیرا بُرا ہو ہر ملا یہ فعل بدکردار ہے
پوچھا نہ کیجیو گور کی غیبت نہ کیجیو اور کی
آداب کر ماں باپ کو پھر تو تو برخوردار ہے
اے بے نمازی بے خبر تیری گور دوزخ ہے مقر
آمیں لگا کچھ بھی جی یعنی یہ کیا گفتار ہے

دنیا کو ہے آخر فنا ہے دین کی یاد و بقا
اس جا نہیں رہنا سدا، وہ سمجھے جو ہوشیار ہے

مظلوم کی مدد کرنے کی بزرگی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

جو شخص مظلوم کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پلصراط پر ثابت قدم رکھے گا ایسے حال میں کہ لوگوں کے قدم اس پر پھسلیں گے۔ مظلوم کی مدد کرنے والا پلصراط سے آسانی کے ساتھ پار ہو کر جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اور جس نے قدرت ہوتے ہوئے بھی مظلوم کی مدد نہ کی تو قبر میں اس کے آگ کے سو کوڑے مارے جائیں گے۔ ظالم کی مدد کرنے والا بھی ظالم ہے لیکن ظالم کی مدد کرنا اس طرح درست ہے کہ ظالم کو ظلم نہ کرنے دے۔ اس میں ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد ہو گی۔

مُسلمان بھائیوں کے حقوق ادا کرنے کی بُزرگی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔

۱۔ ایک مسلمان دوسرے مُسلمان کا بھائی ہے نہ اُس بھائی پر ظلم کرے اور نہ کسی مصیبت میں اُس کا ساتھ چھوڑے۔ ۲۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت پوری کرتا ہے۔

۳۔ اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت دُور کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کی مصیبتوں سے بچائے گا۔

۴۔ اور جو مسلمان اپنے بھائی مسلمان کا عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُس کا عیب چھپائے گا (بخاری شریف)

۵۔ اور تم میں پورا مُسلمان وُہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔ فائدہ۔

قرآن وحدیث سے مسلمان بھائی کے یہ حقوق ثابت ہوتے ہیں :۔

۱۔ جو بات اپنے لئے پسند نہ ہو وہ کسی مسلمان کے لئے پسند نہ کرے ۲۔ کسی مسلمان کو حقیر نہ جانے ۳۔ اُس کی چغلی نہ کھاوے ۴۔ اُس کی غیبت نہ کرے ۵۔ اُس پر بہتان نہ لگائے ۶۔ اُس کا عیب تلاش نہ کرے، حاکم کو تلاش کرنا جائز ہے ۷۔ اُس کے عیب کو چھپائے ۸۔ تین روز سے زیادہ اُس سے بولنا نہ چھوڑے، اگر کسی شرع کی بات پر ناراضگی ہو تو جب وہ توبہ کرلے پھر بولنے لگے ۹۔ اُس کو نفع پہنچائے نقصان نہ پہنچائے ۱۰۔ بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرے اور چھوٹے کے ساتھ پیار سے پیش آئے ۱۱۔ مُسلمان سے خوش ہو کر ملے ۱۲۔ بلا سخت عذر کے اُس سے وعدہ خلافی نہ کرے ۱۳۔ اُس کے رُتبہ کے مطابق اُس سے برتاؤ کرے ۱۴۔ اگر دو مسلمان بھائیوں میں رنجش ہو جائے تو اُن میں صُلح کرا دے۔ صُلح کرا دینے والے کو دس ہزار نفل نمازوں کا ثواب ملتا ہے ۱۵۔ اگر خُدا نے دنیا کی کوئی عزت دی ہو تو اپنے بھائی مسلمان مظلوم غریب کی حاکموں سے سفارش کر دے اور اس کو ناحق کی تکلیف سے بچا دے تو ستر حج نفل کا ثواب پائے گا ۱۶۔ اگر کسی مسلمان کو کوئی اُس کے آگے یا پیچھے تکلیف پہنچانا چاہے تو اُس تکلیف سے اُس کو بچائے اور تکلیف دینے والے کو روک دے ۱۷۔ اگر کوئی مسلمان بُری صحبت میں پھنس جائے تو پیار اور محبت سے یا جس طرح کی قدرت ہو اُس کو بُری صحبت سے بچا دے ۱۸۔ غریب مسلمان سے ملنے جلنے میں ذلت نہ سمجھے۔ ۱۹۔ مسلمان بھائی جب ملے تو اُس کو اس طرح سلام کرے السلام علیکم، وہ جواب دے وعلیکم السلام، جب مسلمان آپس میں سلام کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سو رحمتیں نازل کرتا ہے سلام کرنے والے پر نوّے اور جواب دینے والے پر دس اور مصافحہ کرنے پر ستر رحمتیں زیادہ نازل ہوتی ہیں اور دونوں کے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں ۲۰۔ جب مسلمان چھینک کر الحمدُ للہ کہے تو سننے والا جواب میں یرحمک اللہ کہے۔ ۲۱۔ جب مسلمان بیمار ہو یا کسی اور بلا میں مبتلا ہو، اُس کی مدد کرے ۲۱۔ اگر وُہ

تنگدست ہو یا قرض دار ہو اور اپنے اندر قدرت ہو تو مال سے اُس کی مدد کرے ، رحمتِ عالم حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ جب مسلمان بیمار ہوتا ہے تو اُس کے گناہ درختوں کے پتوں کی طرح جھڑ کر اُس سے دُور ہو جاتے ہیں اور جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی بیماری یا کسی اور تکلیف میں اُس کی خبر لینے جاتا ہے تو وہ جنت خرید لیتا ہے اور جب خبر لے کر لوٹتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دُعا کرتے ہیں ۲۲. جب مسلمان مر جائے تو اُس کے جنازے پر نماز پڑھے اور اُس کو قبرستان میں پہنچائے اور دفن کر کے اُس کی مغفرت کی دُعا کر کے واپس ہو تو گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے ۲۳. مسلمان بھائیوں کی قبروں پر جایا کرے اور اُن کی مغفرت کی دُعا کیا کرے . خیرات یا فاتحہ کا ثواب پہنچایا کرے اور سوچا کرے کہ جس طرح یہ خاک میں مل کر خاک ہو گئے اسی طرح ایک دن میں بھی خاک میں مل جاؤں گا .

الحاصل ، مسلمان بھائیوں کے نفع پہنچانے میں کوئی کمی نہ کرے اِس کارِ خیر میں بڑے بڑے ثواب ملتے ہیں اور مسلمان بھائیوں کو نقصان پہنچانے میں بڑے بڑے عذاب ہوتے ہیں .

شرک کرنے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :-

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

یعنی اے لوگو ! اس میں شک نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت اُس پر حرام ہو چکی ہے اور اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں ،

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :-

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ؕ

یعنی بہت سے لوگوں کا یہ حال ہے کہ اللہ کو مانتے ہیں اور اُس کی صفتوں اور قدرتوں کو جانتے ہیں کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے مالک ہے ، رازق ہے مگر پھر شرک کئے جاتے ہیں اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ،

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ؕ . یعنی ، بیشک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے . فائدہ .

اس لئے ہر مسلمان مرد اور عورت کو چاہیئے کہ شرک کی باتوں سے بچے ، بعض مسلمان بھائی خیال کر لیتے ہیں کہ فلاں چیز میں یا فلاں آدمی میں یہ قدرت ہے جیسا کہ کونین بخار کے دُور کرنے کے لئے کھائی جاتی ہے اب اگر کوئی یہ سمجھے کہ کونین میں خود یہ قدرت ہے کہ بخار کو دُور کر دے تو شرک ہے بلکہ یہ سمجھے کہ اللہ نے اس میں بخار کے دُور کرنے کا اثر رکھا ہے . اگر خدا نہ چاہے تو اثر نہیں ہو سکتا مگر اس فرق کو عقلمند ہی آدمی سمجھ

سکتا ہے اس لئے ہر مسلمان کو چاہیئے کہ ہر کام میں اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھے. کسی بھی مخلوق کو اس کا ہم صفت اور شریک نہ بنائے. عالموں کی صحبت اختیار کرے اُن سے مسئلے دریافت کرتا رہے[ـہ]. جاہل اور بے علم اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو اللہ و رسولؐ کی باتوں کا علم نہیں رکھتے.

واسطے دُنیا کے کیوں ہے بے خبر — فکر کر کیا کھاتا پھرتا ہے دربدر
آخرت کے کار سے غافل نہ ہو — دولتِ دُنیا پہ تو مائل نہ ہو
جہل تن میں اک بلائے جان ہے — کیا ہے بے علم بھی آدمی انسان ہے
زندگی میں بے علم بس خوار ہے — حشر میں اس کا ٹھکانا نار ہے

کیا ہے جاہل نے جانا تجھے — آخر ایک دن یار ہے مرنا تجھے
جہل سے بدتر نہیں ہے کوئی شے — جہل کفر و شرک کی بنیاد ہے
رہے کے جتنا تو رہ جاہل سے دُور — جاہلوں پر ہو غضب حق کا ضرور
اے برادر تو بھی گر ہے ہوشیار — صحبتِ جاہل نہ کرنا اختیار

ناحق خون کرنے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :۔

اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے تو اُس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب ہوگا اور اُس پر اللہ کی لعنت پڑے گی اور اللہ نے اُس کے لئے بڑا سخت عذاب تیار کر رکھا ہے (سورۃ النساء)

ف . قاتل کی دُنیا میں بھی سخت سزا ہے کہ اُس کو پھانسی دی جاتی ہے یا زندگی بھر جیل خانہ میں رکھا جاتا ہے.

شراب پینے کی سزا

شراب ناپاک ہے اس کا برتنا حرام ہے. دوا کے طور پر بھی اُس کا پینا اور لگانا درست نہیں بلکہ جس دوا میں شراب پڑی ہو اُس کا پینا اور لگانا بھی درست نہیں اور جو شخص شراب کو حرام نہ سمجھے وہ کافر ہے اور حرام نہ ماننے والا فاسق ہے اور سخت سزا کا مستحق ہے.

مسئلہ، شراب کی خرید و فروخت کرنے والے پر، اور بنانے والے پر کہ وہاں بکتی ہے اور اُٹھا کر لانے والے پر اور پینے والے پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اور شراب کی خرید و فروخت سب حرام ہے.

اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شراب پینے والا فرعون کے ساتھ دوزخ میں جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی عزت کی قسم کے ساتھ فرماتا ہے کہ دنیا میں جو شخص شراب پئے گا، میں قیامت کے روز اُس کو ایسا پیاسا رکھوں گا کہ اُس کا دِل پیاس کی تیزی سے آگ کی طرح جلے گا اور اُس کی زبان اُس کی چھاتی پر آ پڑے گی اور جو آدمی دُنیا میں میرے ڈر سے شراب چھوڑے گا تو میں اُس کو جنت کی نہر سے شراب پاک پلاؤں گا اور جو آدمی دنیا میں شراب پئے گا اُس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز سانپ اور بچھو کے زہر پلائے گا جب وہ برتن

[ـہ] جاہلوں اور بے علموں کی رائے پر نہ چلے

کو منہ لگائے گا تو اُس کے منہ کا چمڑا اُسی برتن میں آپڑے گا۔ اللہ کی پناہ۔ دُنیا میں بھی شراب کا ایک قطرہ پینے والے کو شریعت کے حکم سے سو دُرّے مارنے کی سزا ہے۔

شرابی سے میل جول رکھنے کی سزا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شرابی کو سلام کرے اور اُس سے مصافحہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے چالیس برس کے نیک عمل برباد کر دیتا ہے اور جس نے شرابی کو ایک لقمہ کھلایا یا ایک گھونٹ پانی پلایا، یا اس کو کپڑا پہنایا تو اللہ تعالیٰ اُس کی قبر میں اُس کے بدن پر سانپ اور بچھو کاٹنے کے لئے مقرر کرے گا (نعوذ باللہ)

سُود لینے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :۔ وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۔

یعنی، اور حلال کر دیا اللہ نے تجارت کو، اور حرام کر دیا سود کو۔

محبوبِ خدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔

کم سے کم گناہ سود لینے کا یہ ہے کہ سود لینے والا گویا زنا کرتا ہے اپنی ماں سے، اور سود لینے والے کا مال قیامت کے روز گنجا سانپ بن کر جو بڑا زہریلا ہوتا ہے دوزخ سے نکلے گا اور اُس کی گردن میں آکر لپٹ جائے گا اور اُس کو پکڑ کر دوزخ میں لے جائے گا جتنی دفعہ وہ اُوپر کو آئے گا اتنی ہی دفعہ وہ سانپ اُس کو دوزخ میں نیچے لے جائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔

چار قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ جنت کی نعمتوں سے محروم رکھے گا۔ ایک پینے والا شراب کا، دوسرے لینے والا سود کا، تیسرے مال کھانے والا یتیم کا، چوتھے تکلیف دینے والا ماں باپ کا۔

ماں باپ کو تکلیف دینے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ :۔

تم اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا کرو۔ اگر تمہارے سامنے ان میں ایک یا دونوں کے دونوں بوڑھے ہو جائیں تو ان کے سامنے ہوں سے ہوں بھی نہ کرنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے اُدب کے ساتھ بات کرنا اور ان کے سامنے عاجزی سے جھکے رہنا اور ان کے لئے یوں دُعا کرتے رہنا :۔

کہ اے میرے رب اُن دونوں پر رحمت فرمائیے جیسا کہ انہوں نے مجھ کو بچپن میں پالا ہے"۔

اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے ماں باپ کو تکلیف دے گا جنت اُس پر حرام ہے۔ ماں باپ کو خوش رکھنا۔ اللہ تعالیٰ کو خوش رکھنا ہے اور اُن کو ناراض کرنا اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنا ہے

ایک دن نبیؐ نے حلقۂ اصحاب میں یہ لفظ — دہرائے تین بار کہ ناک اُس کی کٹ گئی
اصحاب نے عرض کی کہ وہ کم بخت کون ہے — توقیر جس کی حضرتِ باری میں گھٹ گئی
ارشاد یوں ہوا کہ وہ فرزندِ ناخلف — گھر جس کے جنت آئی، آ کر پلٹ گئی
ماں باپ کے بڑھاپے کا نہ ہو جسے خیال — اُس نا سعید بیٹے کی قسمت اُلٹ گئی

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی نصیحت کیجئے جو دُنیا و آخرت میں کام آئے۔ آپؐ نے فرمایا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں۔ کہا ہاں۔ حضورؐ نے فرمایا تم اُن کی خدمت کیا کرو۔ اُن کو ایک لقمہ کھلانے کے بدلے تم کو جنت میں ایک محل ملے گا۔ ایک اور شخص نے عرض کی۔

یا رسول اللہ، میں اپنی ماں کی خدمت بھی کرتا ہوں۔ روٹی کپڑا بھی دیتا ہوں مگر وہ مجھ سے لڑتی رہتی ہے اب جو آپ کا حکم ہو وہ کروں۔ حضورؐ نے فرمایا تم اپنی ماں کی خدمت کرو۔ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر تم اپنے بدن کا گوشت کا ٹکڑا بھی اپنی ماں کو کھلا دو گے تو چوتھائی حق بھی اُس کا ادا نہ ہو گا کیا تم کو معلوم نہیں کہ جنت ماں اور باپ کے قدموں کے نیچے ہے ماں باپ کا یہ مرتبہ سُن کر اس شخص نے رو کر کہا: یا رسول اللہ آپ سچ فرماتے ہیں قسم ہے مجھ کو اُس خدا کی جس نے آپ کو سچا رسول بنایا ہے اب میں اپنی ماں کی خوب تابعداری کروں گا بس وہ اپنی ماں کے پاس آیا اور اُس کے پاؤں چوم کر کہا۔ اماں جان مجھ کو اللہ کے رسول نے یہی حکم دیا ہے کہ اپنی ماں کی خدمت کرو اور اُس کو راضی رکھو۔ ماں نے خوش ہو کر بیٹے کو گلے سے لگایا اور اللہ و رسولؐ کی تعریف کی۔ ؎

پسر ماں باپ کا لختِ جگر ہے — سُرورِ سینہ و جاں نورِ نظر ہے
جُدا اگر اُن سے بیٹا ایک دم ہو — جُدائی میں بہت سا اُن کو غم ہو
پلایا دودھ اپنا تم کو ماں نے — کھلائے باپ نے معقول کھانے
تم اُن کے واسطے نورِ بصر ہو — سراپا رحمتِ جان و جگر ہو
وہ خدمت تمہاری کرتے رہے ہیں — تمہارے واسطے مرتے رہے ہیں

اگر دم بھر نہ وہ اُن کو نظر آئے — جہاں اُن کے لئے تاریک ہو جائے
اگر بیٹے پہ کوئی صدمہ آ جائے — پدر مادر کے تن سے جان نکل جائے
لڑکپن سے بڑا تم کو کیا ہے — جوانِ خوش ادا تم کو کیا ہے
تمہیں علم و ہنر سکھلا دیا ہے — پہنچانا تھا جہاں پہنچا دیا ہے
جب ایسا حق ہے ماں اور باپ کا — کرو تم اے پسر حق اُن کا ادا

زباں پر لاؤ مت ایسی حکایت — کریں مادر پدر جس سے شکایت
کرو گے جو خدمت ماں باپ کی — دونوں جہاں میں تم کو عزت ملے گی

اِن باتوں میں والدین کی تابعداری نہیں

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :۔

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ

یعنی اے لوگو! اور تمہارے رب نے تم کو قطعی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور اس کے حکم پر چلو/ فائیدہ۔

اس فرمانِ الٰہی سے معلوم ہوا کہ سب حقوق سے پہلے اللہ کا اور اس کے رسول کا حق ہے اس لئے جو حکم اللہ و رسولؐ کے فرض اور ضروری ہیں اور ماں باپ اُن سے روکتے ہوں تو اُن میں اُن کی تابعداری درست نہیں جیسے کسی کی آمدنی کم ہے اگر ماں باپ کی خدمت کرے تو بیوی بچوں کو تکلیف ہونے لگے تو اس شخص کو درست نہیں کہ بیوی بچوں کو تکلیف دے اور ماں باپ پر خرچ کرے اور جیسا کہ بیوی کا حق ہے کہ شوہر سے کہے کہ مجھ کو اپنے ماں باپ سے جُدا رکھو اور شوہر جُدا رکھنا چاہے اور ماں باپ جُدا نہ ہونے دیں تو اس شخص کو درست نہیں کہ اس حالت میں بیوی کو اُن کے ساتھ رکھے بلکہ جُدا رکھنا واجب ہے، یا مثلاً حج کو یا دین کا علم جتنا کہ فرض ہے حاصل کرنے کو نہ جانے دیں تو اُن کی تابعداری درست نہیں اور جو کام اللہ و رسولؐ کے نزدیک درست نہ ہوں اور ماں باپ اُن کے کرنے کو کہیں تو اس میں بھی اُن کا کہا نہ ماننے۔ مثلاً وہ کسی ناجائز نوکری کرنے کو کہیں یا بُری رسمیں کروائیں یا بلاسخت ضرورت اُس کی بیوی کو طلاق دلوائیں اس میں بھی اُن کا کہا نہ مانے۔ یا وہ کہیں کہ اپنی تمام آمدنی ہم کو دیا کرو، اس میں بھی اُن کی تابعداری نہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ اگر ماں یا باپ اُس پر زور ڈالیں گے تو خود گنہگار ہوں گے (از بہشتی گوہر) فائیدہ

ماں باپ کو بھی چاہیئے کہ جب بہو اور بیٹا الگ رہنا چاہیں تو بلا رنج کے خوشی سے اُن کو الگ کر دیں کہ سب جھگڑا فساد ہی ختم ہو جائے ورنہ بہت سی حق تلفیاں ہونے کا ڈر ہے جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکڑ ہوگی

اولاد کو زیادہ مارنا پیٹنا ظُلم ہے

بچوں پر جو ظلم ماں باپ سے یا اُستادوں سے ہوتا ہے بڑی بے رحمی ہے بعض ماں باپ ایسے قصائی ہوتے ہیں کہ بچوں کو اس طرح مارتے ہیں جیسے کوئی جانوروں کو مارتا ہے بلکہ جیسے کوئی چھت کوٹتا ہو اور جو کوئی منع کرے تو کہتے ہیں کہ ہمیں اختیار ہے ہم اس کے باپ ہیں، یاد رکھو باپ ہونے سے تم اس کے مالک نہیں ہوتے، باپ کا رتبہ اللہ تعالیٰ نے بڑھایا ہے نہ اس واسطے کہ بچے اُس کی ملکیت ہوں اور اس

سے بچوں کو تکلیف پہنچے بلکہ اس واسطے کہ بچوں کی پرورش کرے اور اُن کو آرام دے، ہاں کبھی اسی آرام دینے ہی کی ضرورت سے سزا دینا اور اُدب سکھانا اس کی اجازت ہے مگر ضرورت کے قاعدے سے ادب سکھانے کے لئے سزا دینے کی اتنی ہی اجازت ہے جو پرورش میں مددگار ہو نہ اتنی کہ حد سے باہر تکلیف پہنچائے۔ ماں باپ سے ایسی زیادتی علاوہ گناہ ہونے کے انسانیت اور فطرت کے بھی خلاف ہے۔ ماں باپ کو تو اللہ تعالیٰ نے محض رحمت بنایا ہے اُن سے ایسی زیادتی ہونا اس بات کی نشانی ہے کہ یہ شخص انسانیت سے خارج ہے اور اُستادوں کی تو ایسی بُری حالت ہے کہ انہوں نے یہ مثال یاد کرلی ہے کہ ہڈی ماں باپ کی اور چمڑی اُستاد کی نہ معلوم یہ کوئی قرآن کی آیت ہے یا حدیث ہے یا فقہ میں کہیں لکھا ہے اُستادوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ قیامت کے دن اس کا بدلہ دینا پڑے گا یہاں بچوں کی چمڑی آپ کی ہے، وہاں آپ کی چمڑی بچوں کی ہوگی، کیا تماشہ ہوگا کہ وہ بچے جو آن کے بس میں تھے خلقت کے سامنے اُن کو پیٹ رہے ہوں گے، علاوہ اس کے یہ بھی تجربہ کی بات ہے کہ زیادہ مارنا تعلیم کے لئے بھی مفید نہیں ہوتا بلکہ نقصان پہنچاتا ہے، ایک یہ کہ بچے کی قوت کمزور ہو جاتی ہے، دوسرے یہ کہ ڈر کے مارے سارا پڑھا لکھا بھی بھول جاتا ہے، تیسرے جب بچے کو پیٹتے پیٹتے اُس کی عادت ہو جاتی ہے تو بے حیا بن جاتا ہے پھر پیٹنے سے اُس پر کچھ اثر نہیں ہوتا اُس وقت یہ مرض لاعلاج ہو جاتا ہے اور ساری عمر کے لئے بے حیائی اُس کے مزاج میں داخل ہو جاتی ہے اس لئے ضروری بات یہ ہے کہ تعلیم اور ادب سکھانے کے لئے بچوں پر مار پیٹ زیادہ نہ کی جاوے کہ ظلم ہے (از حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی)

یتیموں کا مال کھانے کی سزا

رحمتِ عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

قیامت میں بعض لوگ قبروں سے اس حال میں اُٹھیں گے کہ اُن کے مُنہ سے آگ کے شُعلے نکلتے ہوں گے صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے، فرمایا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں انگارے بھر رہے ہیں اور وہ بہت جلدی دوزخ کی آگ میں داخل ہوں گے۔ فائدہ:

ناحق کا مطلب یہ ہے کہ بعض مرد اور عورتیں ایسا کرتے ہیں کہ جب کوئی مرجاتا ہے اور اولاد چھوڑتا ہے تو اُس کی چھوڑی ہوئی چیزوں پر قبضہ کرلیتے ہیں اُسی میں مہمانوں کا خرچ اور مسجدوں کا تیل اور مسکینوں کا کھانا، وغیرہ سب کچھ کرتے ہیں اور اُس مال اور چیزوں میں اُن یتیموں کا حق ہوتا ہے، اللہ و رسول کا حکم یہ ہے کہ یتیموں کا حصّہ الگ کردو اور اُن کے حصّے کی چیزوں کو اُنہی کے خرچ میں لاؤ اور مہمان داری اور خیر

خیرات وغیرہ کرنا ہو تو اپنے حصے میں سے کرے۔ اسی طرح مہمانوں اور مسکینوں اور برادری کے لوگوں کو چاہیئے کہ اس قسم کے کھانوں سے بچیں اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈریں

یتیموں پر رحم کرنے کی بزرگی

رحمت عالم محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ :-
جو مرد یا عورت کسی یتیم بچے کے ساتھ جو اس کے پاس رہتا ہو، سلوک و احسان کرے تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے جیسے شہادت کی اور درمیان کی انگلی پاس پاس ملی ہوئی ہوتی ہیں اور جو مرد یا عورت محبت اور پیار سے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ پھرے گا اتنی ہی نیکیاں اس کو ثواب میں ملیں گی۔ ؎

ایک لڑکا جس کی ماں کا ہو گیا تھا انتقال — میرے پاس آیا کہیں سے روتا روتا ایکدن
اور کہا رو کر کہ ماں کو ڈھونڈتا پھرتا ہوں میں — کھانا تک کھایا نہیں ہے صاف گزرا ایکدن
چھوڑ کر بیکس خدا جانے کہاں رخصت ہوئی — ہے بہت مشکل مجھے بے ماں کے جینا ایکدن
پیار کرتی منہ دھلاتی کپڑے پہناتی تھی وہ — یوں پھٹے کرتے سے میں رہتا نہیں تھا ایکدن
کون چپکائے مجھے اور کون لے آغوش میں — خواب میں بھی تو نے حال آکر نہ پوچھا ایکدن
اب نہیں کرنے کا ضد اور اب نہ کچھ مانگوں گا میں — خستہ حالی پر مری آ رحم فرما ایکدن
کیسی بستی ہے وہ کیسے گھر ہیں کیسے لوگ ہیں — تو نے جا کر یہاں خط بھی نہ بھیجا ایکدن
اب نہیں ستنے کا رونے سے خفا ہے تو اگر — اچھی اماں گود میں لے لے مجھے آ ایکدن
تم کو مل جائے تو کہنا مجھکو بھی لے جائے اپنے ساتھ — یا چلی آئے وہاں سے رہ کے دو یا ایکدن

یا الٰہی اس یتیم بے نوا پر فضل کر
یہ دعا کی اور اکبرؔ خوب رویا ایکدن

S

غیبت کرنے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ :۔

اے مسلمانوں تم لوگوں کی طرف سے بہت شک نہ کیا کرو کیونکہ بعض شک گناہ ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کا عیب تلاش نہ کیا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کے پیچھے کسی کی غیبت کیا کرے بھلا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے ۔ ہرگز پسند نہ کرے گا تو پھر غیبت کیوں کرتے ہو کہ یہ بھی ایک قسم کا مُردار کھانا ہے (سورۃ الحجرات)

اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔

تم جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے ۔ آپ کے صحابیوں نے عرض کی کہ اللہ اور اُس کا رسولؐ خوب جانتے ہیں ۔ آپؐ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کی کوئی بات اس طرح بیان کرے کہ اگر اس کو خبر ہو جائے تو اس کو بُرا لگے ، اصحابوں نے عرض کی یا رسول اللہ اگر ہمارے اُس مسلمان بھائی میں وہ بات ہو جو ہم کہتے ہیں ۔ آپؐ نے فرمایا ، اگر اُس میں وہ بات ہے جو تم کہتے ہو تو تم نے اُس کی غیبت کی اور اگر اُس میں وہ بات نہ ہو جو تم کہتے ہو تو تم نے اُس پر بہتان لگایا ۔ خوب سمجھ لو ، جو شخص مرد ہو یا عورت غیبت کرے گا تو وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا ۔ یا اللہ تیری پناہ ۔

غیبت ایسی بُری چیز ہے کہ اللہ و رسولؐ کی ناراضگی کس قدر ظاہر ہوتی ہے یہ تو آخرت کا نقصان ہوا اور دُنیا کا نقصان سب جانتے ہیں کہ غیبت لڑائی فساد کی جڑ ہے ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے معراج نصیب فرمائی تو میرا گذر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اُن سے اپنا مُنہ کھُرچتے تھے ، میں نے پُوچھا اے جبرائیلؑ یہ کون لوگ ہیں ، کہا یہ وہ لوگ ہیں جو غیبتیں کرکے لوگوں کے گوشت کھاتے تھے اور اُن کی عزت برباد کرنے کے پیچھے پڑے رہتے تھے ۔ فائدہ ۔

ایسا کون آدمی ہے جو ظاہری اور باطنی عیبوں سے خالی ہو یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ ایک کے دل میں دوسرے کی عزت ڈال دی اور عزت کو عیبوں کا پردہ پوش بنا دیا کہ آپس میں نفرت نہ ہو ، جیسے ہر پیٹ میں پاخانہ پیشاب کی اُلا بلا بھری پڑی ہے مگر گوشت نے پردہ بن کر اُن کو چھپایا ہے ۔ ورنہ ہر شخص دوسرے کے پاس نہ بیٹھ سکتا ، بس جو شخص پیٹھ پیچھے کسی کی غیبت کرتا ہے اور اپنی عزت بڑھانے کے لئے اُس کے عیب کھولتا ہے وہ گویا مُردے کا گوشت کھاتا ہے اور اُس بھائی مسلمان کو خبر بھی نہیں

کہ اس کا بھائی اس کے ساتھ کیا سلوک کر رہا ہے، دیکھو! شیر ایک حیوان اور پھاڑ کھانے والا جانور ہے مگر مُردار گوشت کے کھانے سے نفرت کرتا ہے پھر مسلمان جو کہ انسان ہے، اللہ و رسولؐ کے حکموں کو مانتا ہے تو وہ بہت زیادہ اُس کا حقدار ہے کہ نفرت کرے کیونکہ غیبت کرنا. زنا وغیرہ سے بھی زیادہ سخت اور گندا گناہ ہے۔

تکبّر کرنے کی سزا

علمی لیاقت یا عبادت یا دیانتداری میں یا دولت و عزّت میں یا قوت و قومیت یا حکومت وغیرہ میں اکڑنا اور اُترانا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنا یہ تکبّر ہے اسی تکبّر کی وجہ سے بہت سے لوگ گمراہ ہوگئے ہیں سب سے بڑا گمراہ شیطان بھی اسی وجہ سے کافر اور دوزخی ہوا. سلطانِ دوجہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبّر ہوگا وہ جنّت میں نہیں جائے گا اور جو شخص تکبّر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی گردن توڑ دیتا ہے یعنی اُس کو ذلیل اور بے عزّت کر دیتا ہے ایسے لوگوں کو یہ سوچنا چاہیئے کہ یہ جتنی خوبیاں ہمارے اندر ہیں. اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں اگر وہ چاہے تو ذرا سی دیر میں سب چھین لے پھر اپنے آپ کو اوروں سے بڑا سمجھنا فضول اور فرعونیت اور شیطانی کام ہے جس کا نتیجہ ذلّت اور بے عزّت ہونا ہے اور دوزخ میں جانا ہے۔

زنا کرنے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :-

وَلَاتَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا ؕ

یعنی، اے لوگو! اور تم زنا کے پاس بھی نہ پھٹکنا بے شک وہ بڑی بےحیائی کی بات ہے . فائدہ پاس بھی نہ پھٹکنا ، اس کا مطلب یہ ہے کہ جن باتوں سے زنا کا تقاضا پیدا ہوتا ہے اُن سے بھی بچو، جیسا کہ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :-

غیر عورت کو بدنظر سے دیکھنا یا عورت کا غیر مرد کو دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے. باتیں کرنا اور سُننا زبان اور کانوں کا زنا ہے ہاتھ لگانا یا اُس کی طرف چلنا ، یہ ہاتھ اور پاؤں کا زنا ہے دل میں اس کا خیال کرنا یہ دل کا زنا ہے تو ان باتوں سے بچنا بھی ضروری ہے اور جو شخص مرد ہو یا عورت غیر محرم کو بدنظری سے دیکھے گا تو قیامت کے دن اُس کی آنکھوں میں سکّہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔

مسئلہ، اگر اچانک غیر عورت پر نظر پڑ جاوے یا عورت کی غیر مرد پر نظر پڑ جاوے تو پھر دوسری نظر ڈالنا گناہ ہے اور جو پہلی نظر کے بعد پھر نہ دیکھے اُس کو شہید کے برابر ثواب ملے گا۔ زنا کرنے والے مرد اور عورت پر اللہ ورسول نے لعنت فرمائی ہے۔ دُنیا میں بھی شریعت کی طرف سے زنا کرنے کی سزا یہ ہے کہ جس کا نکاح نہ ہوا ہو مرد ہو یا عورت اگر وہ اس بدکام کو کریں تو اُن دونوں کے سَو، سَو، دُرّے مارے جائیں گے اور نکاح کیا ہوا جو مرد یا عورت زنا کریں تو اُن کو سنگسار کیا جائے گا یعنی پتھروں سے مار دیئے جاویں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔

زمین دو جگہ روتی ہے، ایک ناحق خون ہونے پر، جب خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتا ہے تو رو کر کہتی ہے اے رَب مجھے اجازت دے کہ میں اس قاتل کو نگل جاؤں، حکم ہوتا ہے کہ ذرا صبر کر یہ تیرے ہی اندر آنے والا ہے پھر سمجھ لینا۔ اور جب کوئی زنا کرتا ہے تو زمین رو کر کہتی ہے۔ اے رَب مجھے اختیار دے کہ میں اس زانی اور زانیہ کو نگل جاؤں۔ حکم ہوتا ہے کہ ذرا صبر کر یہ دونوں تیرے ہی اندر آنے والے ہیں اور اُس وقت سمجھ لینا۔

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے:۔

کہ زنا کرنے والوں کے لئے مرنے کے بعد اُن کی قبروں میں دوزخ کے ساتوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اِن دروازوں سے اِن کو سانپ اور بچھو آکر ڈستے رہیں گے۔ ف۔

یا اللہ تیری پناہ اس بے حیائی کے کام سے کہ دُنیا میں بھی ایسے آدمی بے عزت اور ذلیل ہوجاتے ہیں اور بڑی بڑی تکلیفوں میں پھنس جاتے ہیں جیسے کسی دشمن کا ستانا۔ رزق کی تنگی۔ جان و مال کی بربادی صحت کی کمی، بیماریوں کی زیادتی۔ جلدی بوڑھا ہونا۔ منہ پر پھٹکار کا برسنا۔ چہرے کا بے نُور اور بے رونق ہونا۔ بدصورتی پیدا ہونا۔ اللہ ورسولؐ کی لعنت میں داخل ہونا۔ نماز، روزہ اور سب اچھے کاموں سے نفرت ہو جانا اور مرنے کے بعد عذاب قبر میں پھنسنا اور آخرت میں دوزخ کے اندر جلنا۔

زنا کرنیوالوں کیلئے دوزخ کا تنور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

جب مجھ کو معراج ہوئی تو میں نے دوزخ میں ایک تنور دیکھا، منہ اُس کا تنگ اور پیٹ اس کا بہت چوڑا اس میں بہت سے ننگے مرد اور عورتیں قید تھے اور اُن کو سانپ اور بچھو لپٹ رہے تھے اور اُن کی پیشاب گاہوں سے خون اور پیپ بہہ رہا تھا۔ سب دوزخی اُس خون اور پیپ کی بدبو سے روتے تھے، میں نے جبرائیل

سے پُوچھا، یہ کون لوگ ہیں، کہا یارسول اللہ یہ زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتیں ہیں (ضمان الفردوس)
ف. دُنیا میں دیکھا گیا ہے کہ بعض زانی اور زانیہ سوزاک، آتشک وغیرہ کی بیماری میں پھنس جاتے ہیں.
یا اللہ بچائیو ہم کو اس لعنتی کام سے.

دیوّث کس کو کہتے ہیں

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ:
دیوّث جنت میں نہیں جائے گا. فائدہ. دیوّث بھڑوے اور بے غیرت آدمی کو کہتے ہیں کہ اپنی بہو، بیٹی، بیوی کی بدکاری جان کر اُن سے خوش رہے. زانی اور زانیہ پر چودہ طبق لعنت کرتے ہیں، اور جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے کہ "میں جنت ہوں اور دیوّث پر حرام ہوں" اور جو لوگ اپنی بہو، بیٹی، بیوی وغیرہ سے بدکاری کرواتے ہیں اور زیب اور زینت کے ساتھ گھر سے اس لئے نکالتے ہیں کہ لوگ اِن کو دیکھیں یہ سب دیوّث ہیں.

پردے کا بیان

آجکل بعض مُسلمان مرد اور عورتیں انگریزوں کی تقلید میں پردے کو اُڑا رہے ہیں اور قرآن وحدیث کے حکم کو مٹانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں ایسے لوگوں کو کیا کہا جاوے، وہ جانیں اُن کا کام جانے. یہاں اُن غیرت مند اور شریف مردوں اور عورتوں کے لئے پردے کی بابت بطور نمونہ کچھ لکھا جاتا ہے کہ جو پردے کے حامی ہیں اور اللہ ورسولؐ کا حکم بے چون وچرا مان لیتے ہیں. دیکھو سیّدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے رحمتِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دریافت فرمایا کہ بیٹی عورت کے لئے سب سے اچھی بات کیا ہے.
انہوں نے فرمایا کہ ابا جی! عورت کے لئے سب سے اچھی بات یہ ہے کہ وہ کسی غیر مرد کو نہ دیکھے اور نہ اُس کو کوئی غیر مرد دیکھے، یہ جواب سُن کر حضور بہت خوش ہوئے اور حضرت فاطمہؓ کو گلے سے لگایا.
صاحبو! حضورؐ کا خوش ہونا دونوں جہاں کی نعمتوں سے بڑھ کر ہے. اگر کوئی عقلمند ہو تو سمجھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی وفات سے پہلے بڑا فکر یہ تھا کہ لوگ میرے جنازے کو نہ دیکھیں. پھر اُن کو ایک گہوارے کی شکل کا پردہ بنا کر دکھایا گیا اُس کو دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئیں اور وصیّت فرمائی کہ میرے جنازے پر ایسا ہی گہوارہ بنا کر پردہ کیا جائے کہ لوگ میرے جنازے کو نہ دیکھیں، سُبحان اللہ حضرت فاطمہؓ کو کیسی شرم وحیا تھی. ہے کوئی عقلمند بی بی جو آپ کے طریقے پر عمل کرے.

ایک نابینا صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے کی اجازت چاہی حضورؐ نے اپنی بیویوں سے فرمایا کہ پردے میں ہو جاؤ۔ انہوں نے عرض کی کہ وہ تو نابینا ہیں ہم کو کیسے دیکھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم تو نابینا نہیں ہو اور پردہ کروا کر پھر ان صحابی کو گھر میں بلا یا گیا۔

مسئلہ:۔ عورتوں کو تمام بدن سر سے پاؤں تک چھپانے کا حکم ہے۔ غیر مردوں کے سامنے کھولنا درست نہیں۔

مسئلہ:۔ اپنے مردوں کے سامنے منہ اور سینہ اور بازو اور پنڈلی کھل جاویں تو کچھ حرج نہیں۔ ران اور پیٹ اور پیٹھ ان کے سامنے بھی نہ کھلنا چاہئے۔ اپنے مرد وہ لوگ ہیں جن سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہے جیسے باپ، دادا، نانا، ماموں، تایا، چچا، بھائی، بھتیجا، بھانجہ، خسر ان مردوں کے علاوہ اپنے رشتہ دار جن سے نکاح ہو سکتا ہو غیر مرد ہیں جیسے دیور جیٹھ بہنوئی چچا زاد، تایا زاد بھائی، پھوپھی زادہ، ماموں زاد، خالہ زاد بھائی وغیرہ ان سب سے اچھی طرح پردہ کرنا چاہئے۔ بعض اس قسم کے رشتہ دار بے علم کہا کرتے ہیں کہ فلانی ہم سے پردہ کراتی، کیا ہم غیر تھے، یہ ان کی سخت غلطی ہے۔ جو ایسا کہتے ہیں یاد رکھو ایسے رشتہ داروں سے پردہ نہ کرانے میں بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہے۔ بدنام ہو جاتے ہیں۔ جب ان رشتہ داروں سے پردہ کرنے کا حکم ہے تو دوسرے لوگوں سے کسطرح پردہ نہ ہوگا۔

مسئلہ:۔ جیسا پردہ عورتوں کو مردوں سے ہے ویسا ہی پردہ مردوں کو عورتوں سے ہے، جیسا عورتوں کو جھانک تانک کر مردوں کو دیکھنا درست نہیں۔ ویسا ہی مردوں کو جھانک تانک کر عورتوں کو دیکھنا درست نہیں۔

مسئلہ:۔ اپنے شوہر سے کسی جگہ کا پردہ نہیں، تمام بدن اس کے سامنے کھولنا درست ہے۔

پردہ

غیرت و شرم کا حامی و معین ہے پردہ
دین اسلام کی اک شان مبین ہے پردہ

لوگ نظاروں سے آنکھوں سے مزے لیتے ہیں
آج جن قوموں کی عورت میں نہیں ہے پردہ

پھر یہ کب ہے کہ کریں قدر مسلمان اس کی
اور وہ کیا سمجھیں کہ جن میں نہیں ہے پردہ

کہنا جائز نہیں ان عورتوں کو مستورات
یعنی جن میں کہ یہ رائج ہی نہیں ہے پردہ

حکم میں اس کے حدیثیں ہیں نبیؐ کی منقول
پردہ ہے عین بچا دینے کے قریں ہے پردہ

سر سے لے پا تک عورت کا بدن ہے کل ستر
بلکہ آواز کا بھی اس کے یقیں ہے پردہ

ہے یہ ظاہر و باطن کا حقیقی زیور
رونق چہرہ ہر پردہ نشیں ہے پردہ

یا خدا تجھ سے دعا ہے یہی اس عاجز کی
عورتیں پردہ کریں جن میں نہیں ہے پردہ

مسئلہ غلط تبلانے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :۔ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ط

اس آیت شریفہ میں حق تعالیٰ شانہٗ نے ایک ایسا قانون بیان فرمایا ہے کہ اس سے حق تعالیٰ کی نہائت ہی رحمت معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر تم کو کوئی بات دین کی معلوم نہ ہو تو اہلِ ذکر سے یعنی دین کا علم جاننے والوں سے پوچھ لیا کرو۔ کیونکہ اگر کسی کو کوئی بات دین کی معلوم نہ ہو اور وہ کسی سے پوچھے اور وہ تبلانے والا غلط مسئلہ تبلائے تو نہ جاننے والے کو کوئی پکڑ نہ ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے فتویٰ دیا، یعنی مسئلہ تبلایا بغیر علم کے تو تبلانے والا گنہگار ہوگا۔ اب غور کرو کہ دنیا میں کسی حکومت کا یہ قانون نہیں کہ اگر کسی کو قانون معلوم نہ ہو اور وہ کسی وکیل سے قانون دریافت کرے اور وکیل غلط تبلائے تو اُس جاہل کو معذور سمجھا جاوے اور وکیل سے مواخذہ کیا جائے۔ بلکہ تمام بادشاہ رعایا کو اُس کا مکلف کرتے ہیں کہ صحیح قانون دریافت کرکے اُس پر عمل کریں۔ اگر دریافت کیا اور اس کو غلط قانون تبلایا گیا۔ کوئی اُس کو معذور نہیں سمجھتا۔ مگر حق تعالیٰ کی یہ بڑی رحمت ہے کہ جاہلوں کو صحیح قانون معلوم کرنے کا مکلف نہیں بنایا گیا بلکہ اُن کے ذمہ صرف ایسے شخص سے دریافت کرنا ضروری ہے جس کو اُس کا اہل سمجھا یعنی جاننے والا سمجھا کہ یہ شخص دین کے مسئلے جانتا ہے پھر دریافت کرنے کے بعد اگر اس کو غلط مسئلہ تبلایا جاوے تو اس کا مواخذہ غلط تبلانے والے سے ہوگا یعنی غلط مسئلہ تبلانے والے کو اللہ تعالیٰ سزا دے گا۔ تبلایئے اگر قیامت میں یہ سوال کیا جاوے کہ تم نے فلاں کام خلافِ شرع کیوں کیا اور وہاں یہ جواب دیا جاوے کہ ہم نے فلاں عالم سے دریافت کیا تھا اُس نے یہ تبلایا تھا۔ اس پر کہا جائے کہ اُس نے غلط تبلایا تم کو پوری تحقیق کرنی ضروری تھی تو کیا حال ہوتا۔ دیکھو! کس قدر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ تحقیق کامل کا مکلف نہیں بنایا گیا بلکہ صرف دریافت کرنے کا مکلف بنایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ شریعت پر عمل کرنا نہائت آسان ہے۔ اگر کسی کو مسئلہ معلوم نہ ہو تو کسی عالم مولوی سے دریافت کرکے عمل کرے تو اللہ تعالیٰ کے یہاں یہ بَری ہو جائے گا۔ تبلایئے یہ کتنی بڑی رحمت ہے اور غلط مسئلہ تبلانے والا پکڑا جاوے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔

جس سے کوئی دین کی بات پوچھی جائے اور وہ اُس کو چھپالے یا غلط تبلائے تو قیامت کے دن اُس کو آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ فائدہ۔

مسلمان بھائیو! مسئلہ تبلانے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے کوئی کھیل تماشا نہیں، اللہ و رسولؐ کا

قانون ہے۔ اگر تم کو مسئلہ خوب یاد ہو تو بتلا دو۔ اور ویسے ہی اٹکل پچو اپنی رائے سے بتلاؤ گے تو سارا بوجھ تمہاری گردن پر رہے گا۔

دوسرے کے گھر میں جھانکنے کی سزا

ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانکنے لگا۔ آپ نے اُس کو فرمایا کہ اگر میں تجھ کو جھانکتے دیکھتا تو تیری آنکھیں پھوڑ ڈالتا جب تو نے جھانک کر دیکھا تو گھر میں آنے کی اجازت مانگنے سے کیا فائدہ ہوا۔

ف۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ دوسرے کے گھر میں جھانکنا تاکنا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول کی ناراضگی، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے اس لئے جھانکنے تاکنے سے بچنا چاہیئے۔ یہ مرض اکثر عورتوں میں زیادہ ہوتا ہے

بے عمل نصیحت کرنیوالوں کو سزا

بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت اُسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی قیامت کے دن لایا جاوے گا اور اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اُس کے پیٹ سے اُس کی انتڑیاں نکل پڑیں گی اور وہ ان کے حاصل کرنے کے لئے اس طرح گھومتا پھرے گا جیسے گدھا پَن چکی کے چاروں طرف گھومتا ہے۔ دوزخی لوگ اُس سے پوچھیں گے کہ اے شخص تجھ کو کیا ہو گیا حالانکہ تو دنیا میں لوگوں کو اچھی اچھی باتیں بتلاتا تھا اور بُرے کاموں سے روکتا تھا وہ کہے گا بیشک میں لوگوں کو نصیحت کرتا تھا مگر خود عمل نہیں کرتا تھا اور ان کو بُرے کاموں سے منع کرتا تھا مگر خود نہ رُکتا تھا۔ فائدہ۔

اس حدیث شریف سے اُن لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے جو دوسروں کو وعظ و نصیحت کرتے ہیں اور خود عمل نہیں کرتے۔

جھُوٹ بولنے کی سزا

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:۔

تم سچ بولنے کے پابند رہو۔ کیونکہ سچ بولنا اچھی راہ دکھاتا ہے تو سچ بولنا اور اچھی راہ پر چلنا دونوں جنت میں لے جاتے ہیں اور جھوٹ بولنے سے بچا کرو۔ کیونکہ جھُوٹ بولنا بُری راہ دکھاتا ہے جھوٹ بولنا اور بُری راہ چلنا دونوں دوزخ میں لے جاتے ہیں اور دوزخ میں جھُوٹ بولنے والے کے کلّے چیرے

جائیں گے۔ اللہ ورسول نے جھوٹ بولنے والے پر لعنت فرمائی ہے اور تجربہ کی بات ہے کہ جھوٹا آدمی دُنیا میں بھی بے اعتبار اور ذلیل وخوار ہوجاتا ہے، مگر تین جگہ جھوٹ بولنا درست ہے۔ ایک بیوی بچوں کے خوش کرنے کے لئے، دوسرے جنگ میں کافروں سے بچاؤ کرنے کے لئے تیسرے مسلمانوں میں صلح کرانے کیلئے۔

جھوٹی گواہی دینے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ:۔

جب کوئی جھوٹی گواہی دیتا ہے تو عرش کا نپتا ہے اور عرش کے اُٹھانے والے فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں اور وہ دوزخ میں جلدی جانا چاہتا ہے۔ دِل اُس کا سیاہ ہوجاتا ہے اور اُس کا چہرہ بے رونق ہوجاتا ہے اُس کی قبر اُس پر تنگ ہوجائے گی اور قبر میں اُس کی صورت خنزیر کی سی ہوجائے گی۔ یا اللہ تیری پناہ، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے جھوٹی گواہی دینے پر لعنت فرمائی ہے۔

کسی کی زمین دبالینے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ:۔

جو شخص ناحق اور زبردستی سے کسی کی ایک بالشت بھر زمین دبائے گا تو قیامت کے دن اُس کے گلے میں ساتوں زمینوں کے وزن کے برابر گلے میں طوق ڈالا جائے گا یا ساتوں زمینوں میں دھنسایا جائے گا۔

فائدہ۔ اس لئے ہر مسلمان کو چاہیئے کہ کسی کا حق تھوڑا ہو یا بہت ہرگز ہرگز اپنے ذمہ نہ لے، چاہے ایک پیسہ یا ایک سوئی ہو۔ حقوق العباد جہاں تک ہوسکے بہت بچے۔

چغلی کھانے کی سزا

ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے:۔

کہ چغلخور جنت میں نہیں جائے گا اور خُدا کے سب بندوں میں سب سے بُرے بندے وہ ہیں جو چغلیاں کرتے ہیں اور ایک دوسرے میں فساد کراتے ہیں۔

مسئلہ:۔ اگر کوئی شخص کسی کو ناحق تکلیف دینا چاہتا ہو تو اُس کا بتلادینا اچھا ہے، بلکہ ثواب ملتا ہے۔

وعدہ پورا نہ کرنے کی سزا

ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ :۔

جو شخص امانت میں خیانت کرے اُس میں ایمان نہیں اور جس کو وعدہ پورا کرنے کا فکر نہ ہو اُس میں دین نہیں۔

مسئلہ :۔ وعدہ کرنے کے بعد اگر کوئی دین یا دُنیا کا نقصان ہوتا ہو تو پھر معذوری ہے۔

مُسلمان کا عیب کھولنے کی سزا

ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ :۔

جو شخص اپنے بھائی مسلمان کا عیب چھپائے گا، اللہ تعالیٰ دُنیا میں اور آخرت میں اُس کا عیب چھپائے گا اور جو شخص اپنے مُسلمان بھائی کا عیب کھولے گا اور اُس کو رُسوا کرے گا اللہ تعالیٰ دُنیا اور آخرت میں اُس کا عیب کھولے گا اور اُس کو رُسوا کرے گا اور اپنے بھائی مسلمان کا عیب چھپانے والا جنت میں جائے گا اور عیب کھولنے والا دوزخ میں جائے گا۔ فائدہ :۔

اس لئے اچھی بات یہ ہے کہ کسی کا عیب تلاش ہی نہ کرے اگر معلوم ہو جاوے تو کسی پر ظاہر نہ کرے۔

ہمسائے کو تکلیف دینے کی سزا

ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ :۔

وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا ہمسایہ اُس کے ستانے سے بے فکر نہ رہتا ہو یعنی ہمسائے کو یہ فکر لگا رہتا ہو کہ یہ شخص موقع ملنے پر جان و مال اور عزت کو نقصان پہنچائے گا (بخاری شریف)

ایک بی بی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ، ایک عورت ہے کہ وہ نماز روزے کی پابند ہے اور بہت عبادت کرتی ہے مگر ہمسایوں سے لڑائی فساد کرتی رہتی ہے اور ہمسائے اس سے ناراض ہیں اُس کے بارے میں کیا حکم ہے، آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں جائے گی۔ پھر اس بی بی نے عرض کی، یا رسول اللہ، ایک ایسی عورت ہے کہ وہ پانچوں وقت کی نماز وقت پر پڑھتی ہے مگر زیادہ عبادت نہیں کرتی، مگر کسی ہمسائے سے لڑتی جھگڑتی نہیں ہمسائے اس سے خوش ہیں اُس کے بلتے

میں کیا حکم ہے، آپ نے فرمایا وہ جنت میں جائے گی، پھر آپ نے فرمایا کہ جو مرد یا عورت اللہ اور اس کے رسول کو سچا مانتا ہے اس کو چاہیئے کہ پڑوسی کا حق ادا کرے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ پڑوسی کا کیا حق ہے آپ نے فرمایا کہ ضرورت کے وقت اُس کو قرض دے دینا۔ اُس کے بلانے پر اُس کے گھر جانا۔ بیماری میں اُس کی خبر لینا۔ تکلیف میں اُس کی مدد کرنا۔ اُس کے آگے بھی اور پیچھے بھی اُس کے گھر کی اور بال بچوں کی حفاظت کرنا۔ اُس کو ظلم نہ کرنے دینا۔ اچھے کاموں کی اُس کو نصیحت کرنا۔ اُس کو ناحق کوئی تکلیف نہ دینا۔

افسوس یہی ہے کہ آجکل پڑوسیوں کو تکلیفیں دی جاتی ہیں۔ اللہ بچا دے۔ ؎

دُنیا عجب بازار ہے کچھ جنس یاں کی ساتھ لے
نیکی کا بدلہ نیک ہے بدی سے بدی کی بات لے

میوہ کھلا میوہ ملے پھل پھول دے پھل پات لے
آرام دے آرام لے، دُکھ درد دے آفات لے

کل جگ نہیں کرجگ ہے یہ یاں دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے

کانٹا کسی کے مت لگا گو مثل گل پھولا ہے تو
وہ تیرے حق میں تیر ہے کس بات پہ بھولا ہے تو

مت آگ میں ڈال اور کو پھر گھاس کا پولا ہے تو
سن رکھ یہ نکتہ بے خبر کس بات پر پھولا ہے تو

گیہوں سے گیہوں، جو سے جو، چاول سے چاول پاویگا
جو آج دیوے گا یہاں ویسا ہی وہ کل پاوے گا

کل پاوے گا، کل پاوے گا، کل پاویگا، کل پاویگا
جو چاہے لے چل اس گھڑی سب جنس یاں تیار ہے

آرام میں آرام ہے۔ آزار میں آزار ہے
دُنیا نہ جانو اسکو تم دریا کی یہ منجدھار ہے

اوروں کا بیڑا پار کر تیرا بھی بیڑا پار ہے
تو اور کی تعریف کر تجھ کو بھی ثنا خوانی ملے

کر مشکل آسان اور کی تجھ کو بھی آسانی ملے
تو اور کو مہمان کر تجھ کو بھی مہمانی ملے

روٹی کھلا روٹی ملے، پانی پلا، پانی ملے
نقصان میں نقصان ہے، احسان میں احسان ہے

تہمت میں یاں تہمت لگے طوفان میں طوفان ہے
رحمان کو رحمان ہے، شیطان کو شیطان ہے

یاں زہر دے تو زہر لے، شکر میں شکر دیکھ لے
نیکوں کو نیکی کا مزا موذی کو ٹکر دیکھ لے

موتی جو دے موتی ملے، پتھر میں پتھر دیکھ لے
گر تجھکو نہیں آتا یقیں تو تو بھی کر کر دیکھ لے

غفلت کی یہ جائے نہیں یاں صاحبِ ادراک رہ
دِل شاد رکھ دِل شاد رہ غمناک رکھ غمناک رہ

ہر حال میں تو بھی نظیر اب ہر قدم کی خاک رہ
یہ وہ مکاں ہے بھائیو یاں پاک رہ بیباک رہ

کل جگ نہیں کرجگ ہے یہ یاں دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے

غیر مسلم پڑوسی کے حقوق

جو پڑوسی غیر مسلم ہو، مسلمان کے ذمّہ اُس کے چار حق ہیں :۔

۱۔ اُس کے ساتھ بھلائی کرتا رہے۔ ۲۔ اُس کی جان و مال سے کوئی لالچ نہ رکھے ۳۔ اپنا کوئی کام اُس پر ایسا نہ ڈالے کہ اُس کو تکلیف ہو۔ ۴۔ ناحق اُس کو کوئی تکلیف نہ دے۔

کنجوس کی سزا

رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ :۔

بخیل یعنی کنجوس آدمی اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے چاہے وہ کتنا ہی عبادت کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ قسم کے ساتھ فرماتا ہے کہ میں بخیل کو جنت میں داخل نہیں کروں گا اور اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں کو دشمن سمجھتا ہے۔ ایک بخیل مال رکھنے والا۔ دوسرا بڑھا زنا کرنے والا۔ تیسرا احسان کرکے جتلانے والا۔ فائدہ

بخیل یعنی کنجوس آدمی دُنیا میں بھی لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہوتا ہے۔ ایسے آدمی کو چاہیئے کہ مال کی محبت دل سے نکالے اور ہمت کرکے اچھے کاموں میں اپنا مال خرچ کیا کرے۔ غریب رشتہ داروں کی اور دوسرے غریبوں اور محتاجوں کی عالموں اور طالب علموں کی خدمت کیا کرے کہ دُنیا اور آخرت میں عزت ملے اور جنت میں جاوے۔

دیکھو! حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ :۔

سخی یعنی اچھے کاموں میں مال خرچ کرنے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اور وہ دوزخ کی آگ سے دور ہے اور جنت کے قریب ہے اور جنت میں بڑی بڑی نعمتیں پائے گا۔

حرام مال کھانے کی سزا

محسن اعظم صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ :۔

جس آدمی کا گوشت اور خون حرام مال کے کھانے سے بڑھا ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا وہ دوزخ ہی کے قابل ہے۔ ؎

مال و ملک و دولت و باغ و بہار — مسند و تکیہ و خزانہ زر نگار
مال و ملک و دولت و باغ و چمن — سب یہ گردن میں پڑیں گے طوق بن
نہ ہوتا کپڑا تن ڈھکنے کو ہو — اس سے زیادہ کی تجھے خواہش نہ ہو

نان و حلوا و زردہ و شکر و قورما — ہو میسر بے شبہ کیونکر بھلا
کرکے محنت اور مشقت باکمال — جب کہ پیدا کر تو کچھ رزقِ حلال
ڈر خدا کا ہے تیرے دل میں اگر — جلد اس کا کر علاج اے بے خبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

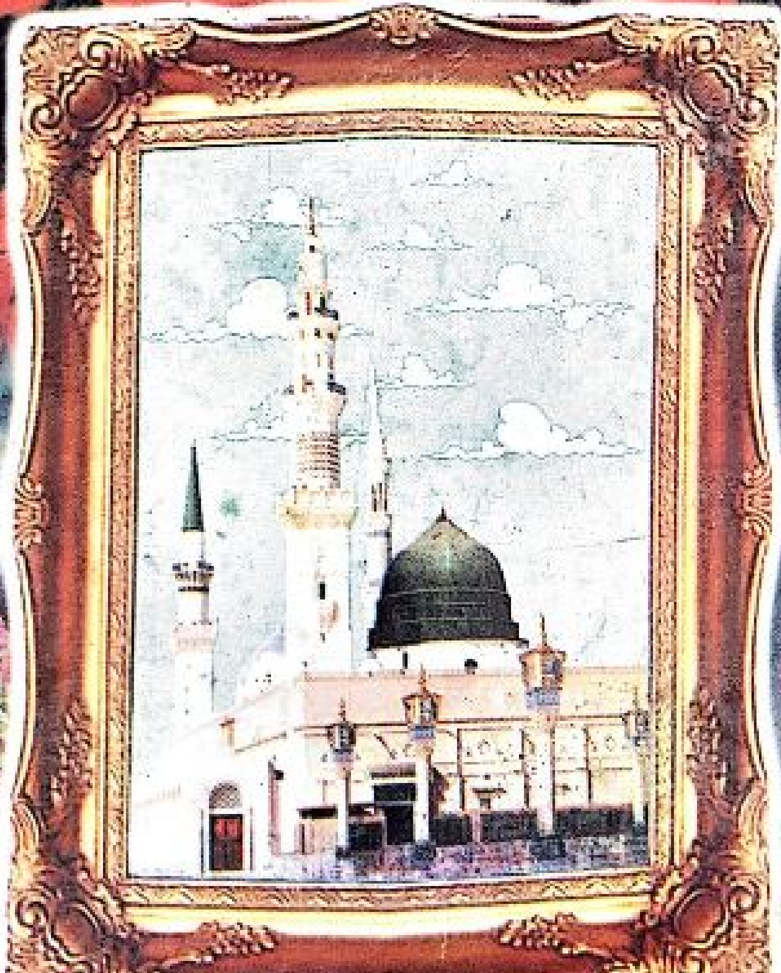
مکتبة الفريدية

مزید کتب حاصل کرنے کیلئے مکتبة الفریدیة چینل میں جوائن ہو کر صدقہ جاریہ کی نیت سے لنک کو شیئر کریں مکتبة الفریدیة چینل میں کل کتابیں ایک لاکھ پچاس ہزار سے زیادہ کتابیں ہر موضوع پر کتابیں دستیاب ہے اس لئے چینل میں شامل ہو کر اپنے دوست احباب کو شامل ہونے کی دعوت دیں شکریہ

فقط والسلام

منجانب مکتبة الفريدية

باغِ جنّت



ارشاد پبلیکیشنز
۲۱۹ - مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی

بہتان لگانے کی سزا

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان کو ایسی بات کی تہمت لگائے کہ وہ بات اس میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تہمت لگانے والے کو دوزخ میں ایسی جگہ ڈالے گا کہ جہاں دوزخی لوگوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا اور مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگانے والے کو دنیا میں بھی شرعی سزا یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے اس کے اسّی درّے مارے جائیں۔

ڈاکو اور چور کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ جو مرد چوری کرے اور جو عورت چوری کرے تو ان دونوں کے داہنے ہاتھ پہنچے پر سے کاٹ ڈالو۔ یہ ان کی کرتوت کے بدلے بطور سزا اللہ کی طرف سے ہے۔ ڈاکو اور لٹیرا جو راستوں میں یا آبادیوں میں لوٹ مار کرے اور کسی کا مال بھی لے جائے اور اس کو مار بھی جا دے تو اس کی دنیا میں یہ سزا ہے کہ حاکم وقت اسکے ہاتھ پاؤں کٹوا کر اس کو قتل کرا دے یا اگر چاہے تو اس کو پھانسی دلوائے اور نیزے سے اس کا پیٹ پھاڑ دیا جائے کہ تڑپ کر اس کی جان نکل جائے اور تین روز تک سب کے سامنے پھانسی پر لٹکائے رکھیں (کنز الدقائق) اللہ کی پناہ! چوری کرنا اور لوٹ مار کرنا کتنا سنگین جرم ہے، چور اور ڈاکو کی دنیا اور آخرت دونوں خراب ہیں۔

لڑکیوں کو میراث کا حصہ نہ دینے کی سزا

میراث اس مال اور اسباب کو کہتے ہیں جسکو کوئی مرنیوالا چھوڑ کر مرجائے، اس مال اور اسباب میں وارثوں کا حق ہوتا ہے بعض مسلمان اس میں سے لڑکیوں کا حق ادا نہیں کرتے اور ہندوؤں کی طرح بیاہ شادی وغیرہ کے موقع پر کچھ دے کر پیچھا چھڑاتے ہیں۔ یہ بڑی حق تلفی ہے۔ اللہ و رسول کی مخالفت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص اللہ کا اور اسکے رسول کا کہا نہ مانے گا اور اللہ کے قانون اور ضابطوں سے نکل جائیگا تو اللہ تعالیٰ اسکو دوزخ میں داخل کرے گا اور وہ اسمیں ہمیشہ ہمیشہ رہیگا اور اسکو ذلت کی مار دی جاوے گی (سورۃ النساء) اور ہادیٔ اعظم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض لوگ تمام عمر اللہ کی عبادت کرتے ہیں لیکن مرتے وقت میراث میں وارثوں کو نقصان پہنچاتے ہیں، ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سیدھا دوزخ میں پہنچا دیتا ہے، یاد رکھو جو شخص اپنے وارث

یعنی حقدار کو میراث کے مال سے محروم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کو جنت سے محروم کرے گا (ترمذی و مشکوٰۃ)

بس جو نیک بندے اللہ و رسول کا حکم سمجھ کر میراث کا مال تقسیم کرتے ہیں اور جتنے وارثوں کو پورا پورا حصہ دیتے ہیں اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول کے حکم پر چلیں گے تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اُن کو جنت کے ایسے باغوں میں لے جا داخل کرے گا جن کے مکانوں کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ النساء) فائدہ

اَب ہر مسلمان سمجھ لے کہ چاہے اللہ و رسولؐ کی نافرمانی کرکے دوزخ خریدلے اور چاہے تابعداری کرکے جنت خریدلے۔ مسلمان بھائیو! یہ دُنیا کی زندگی بہت تھوڑی سی ہے۔ اللہ و رسولؐ کو راضی کرو اور جب کوئی مَر جایا کرے تو اُس کا چھوڑا ہوا مال اور اسباب انصاف کے ساتھ عالموں سے دریافت کرکے حقداروں کو دے دیا کرو اور سب سے اچھا اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ اپنی زندگی میں ہی سب کے حصّے تقسیم کردیے جائیں اور حقداروں کو راضی کرلیا جائے

کافروں کے طریقے اختیار کرنے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ط

یعنی، اور جن لوگوں نے ہماری نافرمانی کی اُن کی طرف نہ جھکنا ورنہ اُن کی طرح تم کو بھی دوزخ کی آگ لگے گی (سورۃ ہود)

فائدہ، مطلب یہ ہے کہ اے مسلمانو! ہمارے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ چھوڑ کر تم کافروں اور فاسقوں کا طریقہ اختیار مت کرو ورنہ تم بھی ان کی طرح دوزخ کا مزا چکھو گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی قوم کا سا طریقہ اختیار کرے تو وہ اُسی قوم میں سے ہے (احمد ابو داؤد) فائدہ

قرآن و حدیث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جو شخص اللہ و رسول کے بتلائے ہوئے طریقے کو چھوڑ کر کافروں اور فاسقوں کا سا طریقہ اختیار کرے تو وہ گناہ کرنے میں اُنہی کے برابر ہے۔ اللہ کی پناہ، اس لئے ہر مسلمان مرد اور عورت کو چاہیئے کہ ہر بات میں چال چلن میں صورت و شکل میں جینے اور مرنے میں، بیاہ اور شادی میں، عبادت اور معاملات و عادات وغیرہ میں محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلاتے ہوئے طریقے پر عمل کرے اور سب طریقوں اور رسموں کو چھوڑ دے۔

رسم کفر و شرک تم سب چھوڑ دو — رشتۂ الفت کو اس کے توڑ دو
کفر کی جو رسم کو کرتے ہو تم — قبر اپنی آگ سے بھرتے ہو تم

رسم ہوئے خوب یا ہوئے بُری — مت کرو بہرِ خدا وہ رسم بد
پھیر دو سب کے گلے پر تم چھُری — جس کی تم پاؤ نہ حضرت سے سند

جان و دل سے راہِ سنت پر چلو
اور جو راہیں ہیں اُن پر مت چلو

مُسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔
قیامت میں ہر ایک آدمی اسی حالت میں اُٹھایا جائے گا کہ جس حال میں وہ مرا ہو گا۔ فائدہ :۔ اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایمان کے ساتھ مرا ہے تو ایماندار ہی اٹھایا جائے گا اور اگر بے ایمان مرا ہے تو بے ایمان ہی اُٹھایا جائے گا اور فاسق و فاجر یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے خلاف حالت میں مرا ہے تو اسی حالت میں اُٹھایا جائے گا۔ بس اسی میں خیر اور بھلائی اور نجات ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ پاک پر چلے اور مرے۔

بیوہ کے نکاح کو عیب سمجھنے کی سزا

ہندوؤں کی صحبت کی وجہ سے جہاں اور بہت سی رسمیں مسلمانوں کے گلے کا ہار بن گئی ہیں۔ اسی طرح ایک یہ رسم بھی ہندوستان کے بعض مسلمانوں میں آگئی کہ بیوہ عورت کے نکاح کو عیب سمجھتے ہیں ایمان اور عقل کی بات یہ ہے کہ جس طرح پہلے نکاح کو خوشی سے کرتے ہیں اُسی طرح بیوہ کا نکاح خوشی سے کر دیا کریں۔ اللہ و رسول کے حکم کو عیب سمجھنا بے ایمانی کی نشانی ہے جس کی سزا دوزخ ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی بیبیاں تھیں سوائے حضرت عائشہؓ کے وہ کنواری تھیں، باقی اور سب بیوہ تھیں، سب کے ایک ایک دُو دُو نکاح پہلے ہو چکے تھے' اللہ کی پناہ۔ کیا تمہاری عزت اُن سے بھی بڑھ گئی، سب جانتے ہیں کہ بیوہ کے بٹھانے میں بعض جگہ ایسی خرابی ہوتی ہے کہ ساری عزت خاک میں مل جاتی ہے۔ حکایت ہے کہ :۔

ایک بڑی نیک بخت بڑھیا نے اپنے مرنے کے وقت عورتوں کو جمع کیا اور نصیحت کی کہ بہنو بیٹیو خبردار ہو جاؤ کہ جب کوئی بی بی بیوہ ہو جاوے تو اس کا نکاح ضرور کر دیا کریں اور بیوہ کو بھی چاہیئے کہ وہ ظاہری شرما شرمی کو چھوڑ کر اللہ و رسول کا حکم سمجھ کر نکاح کر لیا کرے اسی میں بہتری ہے عزت ہے۔ میں نے اس دنیا کے سمندر میں بیوہ ہو کر اسّی برس ایسی مشکل حالت میں گزارے ہیں کہ میرا ہی دل جانتا ہے، اللہ ہی نے مجھے بچایا، ورنہ خبر نہیں کہ کہاں کہاں منہ کالا کرتی، میں امید کرتی ہوں کہ سعادت مند بیبیاں اور سعادت مند مرد میری اس سچی خیر خواہی کی نصیحت پر پورا پورا عمل کریں گے، تو اب میں دنیا سے رخصت ہوتی ہوں۔ اور کلمہ شریف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بلند آواز سے پڑھ کر رخصت ہو گئیں۔ مسلمان بھائیو اور بہنو! کافروں کی رسموں کو چھوڑ دو، دیکھو! ہمارے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری چھٹی ہوئی سنت کو جاری کرے گا اُس کو سو شہیدوں کے برابر ثواب ملے گا۔ اسی طرح جو بیوہ بی بی اللہ و رسول کا حکم سمجھ کر نکاح کرے گی۔ اُس کو بھی یہ ثواب ملے گا۔

البتہ اگر کسی ضروری وجہ سے نکاح کرنے کو دل نہ چاہے اور گناہ کرنے کا بھی ڈر نہ ہو یا بچوں کے پلنے میں خلل ہو ایسی حالت میں نکاح نہ کرے تو کچھ حرج نہیں بلکہ بے شمار ثواب ملتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ نصیحت فرمائی۔

تین چیزوں کو نہ کرنا تم دیر سے | جلد ہو ویں جس قدر بھی ہو سکے
جب جنازہ دیکھ لے اے دلنواز | اُس کی پڑھ جا کر کے تو فوراً نماز
جس گھڑی وقتِ نماز آئے تیرا | کر تو اوّل وقت اس کو ادا
جب کسی جا دیکھ لے بیوہ کو تو | کر نکاح جلدی سے اُس کا نیک خو

کتا اور تصویر رکھنے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اُس میں فرشتے نہیں جاتے (بخاری شریف) فائدہ

جس گھر میں کتا یا تصویر ہو یا غسل کی حاجت والا مرد یا عورت ہو جو سستی سے پڑا رہے اور نماز کا وقت ٹال دے تو اُس گھر میں وہ فرشتے نہیں جاتے جو رحمت اور برکت لے کر اترتے ہیں فرشتوں کو ایسی چیزوں سے بہت نفرت ہے لیکن جو فرشتے ہمارے عمل لکھتے ہیں یا جان نکالتے ہیں وہ خدا کے حکم کو پورا کرنے کے لئے ایسی جگہ بھی جاتے ہیں اگرچہ اُن کو تکلیف ہوتی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

تصویر بنانے والے کو قیامت میں بڑی سخت سزا ہوگی اور تصویر بنانے والوں کو حکم ہوگا کہ ان تصویروں میں جان بھی ڈالو اور وہ جان نہیں ڈال سکیں گے لیکن اللہ تعالیٰ اُن میں جان ڈال دے گا اور اُن بنانے والوں کا سر پیٹنے کے لئے اُن کو مقرر کر دے گا۔

مسئلہ:۔ کتے کو شکار کے لئے یا مکان اور باغ یا کھیتی کی حفاظت کے لئے رکھنا درست ہے مگر اُس کو کھلا نہ چھوڑے کہ لوگوں کو نہ ستائے۔ ایسی ضرورت میں کتے رکھنے کا گناہ نہ ہوگا مگر رحمت کے لانے والے فرشتے پھر بھی نہ آئیں گے

ٹخنوں سے نیچے تہبند یا پائجامہ رکھنے کی سزا

رحمتِ عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

ٹخنوں سے نیچا تہبند یا پاجامہ پہننے والا دوزخ میں جاوے گا۔ (بخاری شریف) فائدہ

تہبند یا پاجامہ ٹخنوں سے اونچا رکھنا چاہیئے، ورنہ اللہ کے رسول کا حکم نہ ماننے کی وجہ سے دوزخ میں جانا پڑے گا۔ یہ ایک ایسا ڈرانے والا حکم ہے کہ اس کو سن لینے کے بعد مسلمان کو چاہیئے کہ ٹخنوں سے نیچا تہبند اور پاجامہ

پہننا چھوڑ دے۔ البتہ عورتوں کو درست ہے کہ اتنا نیچا پہنیں کہ پاؤں بھی چاہے ڈھک جائیں۔

رشتہ داروں کو چھوڑ دینے کی سزا

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:۔
رشتے داروں سے قطع تعلق کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (بخاری شریف) فائدہ
ذرا ذرا سی بات میں جھگڑے فساد کھڑے کر لیتے ہیں، کہیں شادی کے معاملے میں روٹھ گئے کہ ہمارے کیوں نہیں کی، کہیں رسم ورواج کی باتوں پر بگڑ گئے، کہیں جائیداد وغیرہ کے مقدموں میں پھنس گئے، کہیں لین دین اور بات چیت اور کھانے پینے وغیرہ پر اکڑ گئے اور ملنا جلنا چھوڑ بیٹھے، ایسی باتوں کا بہت جلد شرع کے موافق فیصلہ کر کے اتفاق سے رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کی مدد کریں، مال سے جان سے۔
دیکھو ایک روٹی اللہ کے واسطے کسی فقیر کو دو گے تو دس روٹیوں کا ثواب ملے گا، اور اگر ایک روٹی اپنے کسی رشتہ دار غریب بھائی، بہن، پھوپھی، خالہ، چچا، تایا وغیرہ کو دو گے تو بیس روٹیوں کا ثواب ملے گا، اسی طرح روپے پیسے اور کپڑے وغیرہ کے دینے میں سمجھ لو، اب خود سمجھ سکتے ہو کہ نفع کس بات میں ہے۔
مسئلہ:۔ اگر کسی رشتہ دار سے خلافِ شرع کام کرنے پر ناراضگی ہو جیسے نماز نہ پڑھتا ہو، روزے نہ رکھتا ہو یا شراب پیتا ہو، جوا کھیلتا ہو، بدکاری وغیرہ برا کام کرتا ہو ایسی حالت میں اس سے ملنا جلنا چھوڑ دینا درست ہے مگر جب وہ توبہ کرے اور برے کام چھوڑ دے تو پھر میل جول کر لینا چاہئے۔
مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ، میرے رشتے دار ہیں، میں ان کے ساتھ سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے بدسلوکی کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ نیکی کرتا ہوں، وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں، میں ان سے نرمی کرتا ہوں، وہ مجھ پر سختی کرتے ہیں اور گالیاں تک دیتے ہیں، حضور نے فرمایا اگر یہ سچ ہے جو تم کہتے ہو تو رشتے دار تمہارے ساتھ بدسلوکی کرنے کی سزا پائیں گے اور دوزخ میں جائیں گے، تم تسلی رکھو اور تم ان کے ساتھ احسان کرنے سے انکے سامنے بے عزت اور ذلیل نہ ہو گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری مدد کیواسطے ایک فرشتہ مقرر رہے گا جبتک تم اپنے اس طریقے پر عمل کرتے رہو گے۔ فائدہ۔
اس حدیث شریف سے رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی اور سلوک کرنے کا اور ان کے ستانے کا اور اس پر صبر کرنے کا ثواب معلوم ہوا۔ اور بدسلوکی کرنے والوں کی سزا معلوم ہوئی جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔

اپنی جان کے حقوق

معلوم ہونا چاہیئے کہ ہماری جان کا مالک اللہ ہے اُس نے ہم کو امانت کے طور پر دے رکھی ہے اور اُس کی حفاظت کا ہم کو حکم دیا ہے اپنے اختیار سے اُس کی صحت اور قوت میں فرق نہ آنے دیں اور کوئی کام ایسا نہ کریں کہ جس سے جان پریشان ہو کیونکہ جب جان پریشان ہوگی تو اُس کی قوت وصحت میں فرق آئے گا پھر دین اور دنیا کے کاموں میں بھی فرق پڑ جائے گا اس لئے اپنے اختیار کی باتوں کے کرنے میں احتیاط رکھیں جیسے بہت کھا لینا یا نقصان دینے والی چیزوں کا برتنا۔ یا میاں بیوی کو صحبت میں زیادتی کرنا یا جن کاموں کی سہار نہ ہو اُن میں پڑنا یا آرام طلب بن جانا۔ کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرنا چھوڑ دینا یا نفل عبادت میں زیادتی کرنا یا مال کو فضول اڑانا۔

دیکھو! حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ :۔

تم نفل عبادت میں زیادتی نہ کرنا کیونکہ تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے۔ زیادہ جاگنے اور عبادت کرنے سے قوت وصحت میں فرق آئے گا۔ فائدہ۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ نفل عبادت نماز۔ روزہ یا کوئی اور وظیفہ ہو اُس کو اتنا نہ بڑھا لے کہ قوت و صحت میں فرق آئے۔ اور ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ :۔

مسلمان کو نہ چاہیئے کہ اپنی جان کو ذلیل اور پریشان کرے یعنی بُرا کام کرکے ذلیل ہونا یا جس کام کی سہار نہ ہو اُس میں پڑ کر پریشان ہونا۔ اگر کوئی تکلیف کی بات غیر اختیاری خدا کی طرف سے آپڑے جیسے کوئی بیماری یا تنگدستی یا بے روزگاری یا کسی عزیز کا مر جانا وغیرہ تو اُس پر صبر کرے، بے صبری سے جان پریشان ہوگی اور قوت و صحت میں فرق آئے گا پھر نہ دین کا کام ہوگا اور نہ دنیا کا۔ ؎

کام کرنے کا سلیقہ چاہیے | ادھے کاری سے بچنا چاہیے
دیکھتے کیا ہو بُرائی غیر کی | عیب اپنا بھی تو دیکھنا چاہیے
پہلے کوشش چاہیے ہر کام کی | پھر خدا پہ چھوڑ دینا چاہیے
دوسروں کو جس میں پہنچے فائدہ | کوئی تو ایسا کام کرنا چاہیے
ہو بُرے لوگوں کا جس جا پہ گذر | ایسی مجلس میں نہ جانا چاہیے

دی خدا نے عقل و جاں ہوش و حواس
صحیح راہ پر اُن کو لگانا چاہیے

رحمت عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ :۔
جو مسلمان حلال مال اس لئے کمائے کہ بھیک مانگنے سے بچا رہے اور اُس کمائی سے اپنے بال بچوں کے حق ادا کرے اور جو کے پڑوسی کا بھی خیال رکھے تو قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہو گا۔ فائیدہ ۔

اس حدیث شریف سے کاروبار، محنت مزدوری کرنے کی اور حلال مال کمانے کی اور بیوی بچوں کی خدمت اور پرورش کرنے کی بزرگی معلوم ہوئی اور بیکاری اور آرام طلبی کی جڑ ہی کٹ گئی ۔
مشہور ہے کہ :۔ کر مزدوری ، اور کھا چوُری ۔

مظلوم کو تکلیف دینے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :۔
مظلوم یعنی کمزور کی بد دعا سے بچو، اگرچہ مظلوم کافر ہی ہو (بخاری) فائیدہ
اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ کسی مسلمان کو بلکہ کافر کو بھی ناحق تکلیف دینا اور ستانا درست نہیں، کیونکہ مظلوم کمزور اور بیکس ہوتا ہے اس کی بد دعا تیر کی طرح لگتی ہے اس لئے ظلم و ستم سے بچنا ضروری ہے۔

غصّہ کرنے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے عرض کی :۔
یارسول اللہ ! مجھے کوئی ایسا عمل تبلا دیجئے کہ جو مجھے جنت میں لے جائے ۔ آپ نے فرمایا " غصّہ مت کرنا " بس تیرے لئے جنت ہے ، پھر حضورؐ نے اپنے دوستوں سے فرمایا کہ تم اپنے اندر پہلوان کس کو سمجھتے ہو ۔ عرض کیا گیا ، جس کو آدمی گرا نہ سکے ۔ حضورؐ نے فرمایا وہ پہلوان نہیں ، بلکہ پہلوان وہ ہے جس کو غصّے کے وقت اپنے اوپر قابو رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ میں ایک ایسا دروازہ ہے جس میں سے کوئی شخص داخل نہ ہوگا، مگر جو اللہ کو ناراض کرکے اپنا غصّہ پورا کرے ۔ فائیدہ ۔
اللہ و رسول کی نافرمانی دیکھ کر غصّہ کرنا تعریف کے قابل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے اور ایسا غصّہ کرنا درست ہے اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو دیر میں غصّہ آتا ہے اور جلدی اُتر جاتا ہے اور بعض لوگوں کو جلدی غصّہ آتا ہے اور جلدی اُتر جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ اُن کو غصّہ جلدی آنکے اور دیر میں اُترتا ہے ان میں اچھا وہ ہے جس کو غصّہ دیر میں آئے اور جلدی اُتر جائے ۔

خوب سمجھ لو، غصہ آدمی کے دل میں ایک آگ کی چنگاری ہے کہ تم نے اُس کی آنکھوں کا سُرخ ہونا اور گردن کی رگوں کا پھول جانا دیکھا ہو گا۔ یہ آگ کی گرمی کا اثر ہے۔ بس جب غصے کا اثر معلوم ہو تو عاجزی کے ساتھ زمین کو لپٹ جائے اور خیال کرے کہ مَر کر خاک میں ملجاؤں گا ؎

حرص و غصہ بُغض و کینہ غیبت و مکر و فریب
رات دن کرتا ہے عمرِ بے بہا کیواسطے
ہے تکبر زر پہ لا حاصل کہ بعد از مرگ بس
ایک ہی رستہ ہے سب شاہ و گدا کیواسطے
حق کی نافرمانیوں سے باز آ تو باز آ
آگ دوزخ کی بھڑکتی ہے سزا کیواسطے

کام دوزخ کے کرے اور جنت کا ہو اُمیدوار
قصرِ جنت تو بنا ہے پارسا کے واسطے

پُورا مسلمان کس کو کہتے ہیں؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص پورا مسلمان اور ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اُس کے نزدیک اُس کی جان اور اُس کے ماں باپ اور اولاد سب آدمیوں اور چیزوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں (بخاری و مسلم)

ف:۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جس آدمی نے اپنے دل کی خواہش کو مٹایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر چلا اور سب چیزوں سے زیادہ آپ کی محبت کو دل میں بسایا اور آپ ہی کی محبت میں مرگیا وہی پورا مسلمان اور پکا ایماندار ہے۔ ؎

یا الٰہی دے محبت نبی کی
ہے دل میں باقی نہ اُلفت کسی کی
روگ جتنے ہیں دل کے سب کھوئے
مجھے عشقِ محمدؐ میں ڈبوئے

نکاح کرنے کا بیان

جس مرد یا عورت کو کوئی مجبوری نکاح سے رکنے کی نہ ہو تو اُس کے لئے اصلی حکم یہی ہے کہ وہ نکاح کر لے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔
محتاج ہے محتاج ہے وہ مرد جس کے بیوی نہ ہو۔ آپ کے اصحابوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر وہ مالدار ہو تو کیا پھر بھی محتاج ہے، آپ نے فرمایا ہاں چاہے وہ کتنا ہی مالدار ہو۔

پھر حضورؐ نے فرمایا "محتاج ہے وہ عورت محتاج ہے وہ عورت کہ جس کا شوہر نہ ہو،
عرض کی گئی یا رسول اللہؐ اگر وہ عورت مالدار ہو تو کیا پھر بھی وہ محتاج ہے، فرمایا ہاں! چاہے وہ کتنی ہی مالدار ہو، ف

یہ بات دیکھنے میں بھی آتی ہے کہ آدمی کتنا ہی مالدار ہو مگر بغیر بیوی کے آرام نہیں ہوتا اور جس عورت کے شوہر نہ ہو اُسے بھی راحت نہیں ملتی۔

حضورؐ صلے اللہ علیہ سلم فرماتے ہیں کہ:۔
اے جوانوں کی جماعت جو شخص تم میں سے اپنے گھر کا خرچہ اٹھا سکتا ہے یعنی بیوی کے لئے مکان روٹی کپڑا ان سب چیزوں کا انتظام کر سکتا ہو تو اس کو نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ نکاح نظر کو نیچی رکھنے والا اور شرم گاہ کو برے کام سے بچانے والا ہے۔ ف

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جو آدمی بیوی کے حقوق ادا نہ کرسکے اس کو نکاح نہ کرنا چاہئے ورنہ دونوں کی زندگی خراب ہو جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ سر پر رہے گی۔

نکاح کرنے کی بزرگی،

رحمت عالم حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔
جب مرد اپنی بیوی کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور بیوی اپنے شوہر کو محبت کی نظر سے دیکھتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے اور بیوی بچے والے شخص کی دو رکعت نماز پڑھ کر ہے اس شخص کی بیاسی رکعتوں سے جو بیوی نہ رکھتا ہو اور اولاد جنت کے پھول ہیں، جیسے جنت کے پھولوں سے فرحت ہوگی ویسی ہی فرحت دنیا میں اولاد کو دیکھ کر ہوتی ہے اور اولاد بے نکاح کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ غرضیکہ نکاح کرنے میں بہت سے فائدے ہیں سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ آدمی بُرے کام سے بچ جاتا ہے۔ نیت خراب نہیں ہوتی اور میاں بیوی کا پاس بیٹھ کر باتیں کرنا، ہنسی دل لگی کرنا نفل نمازوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ بس جو مرد یا عورت خدا سے ڈر کر اس لئے نکاح کرے کہ میں بُرے کام سے بچوں گا تو وہ خدا کے پیاروں میں ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ آدمی بھی خدا کے پیاروں میں ہو جاتا ہے جو نکاح کرانے میں جانی یا مالی مدد کرتا ہے۔

حضرت فاطمہؓ کا ذکر شریف

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بیٹیوں سے چھوٹی بیٹی ہیں، اور مرتبہ میں سب سے بڑی اور بہت ہی پیاری بیٹی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بڑی مقبول ہیں، اور کربلا کے جانے والے مظلوم شہید اعظم کی والدہ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنی جان کا ٹکڑا فرمایا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ میری فاطمہ جنت میں سب عورتوں کی سردار ہیں اور جس بات سے میری فاطمہؓ کو تکلیف ہوتی ہے اس بات سے مجھ کو بھی تکلیف ہوتی ہے، اسکے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت فاطمہؓ کی زندگی میں دوسرا نکاح کرنا جائز نہیں تھا کہ اس سے آپ کو رنج ہوتا، اور آپکے رنج سے حضورؐ کو رنج ہوتا، حضورؐ کو اپنی تابعدار بیٹی سے ایسی محبت تھی کہ جب آپ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضورؐ آپ کو دیکھ کر محبت کے جوش میں کھڑے ہو جاتے اور آپ کی پیشانی پر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھا لیتے تھے۔ فائدہ

مسلمان بھائیو اور بہنو! دیکھو حضرت فاطمہؓ کا یہ عالیشان مرتبہ اور اللہ و رسول کی یہ محبت چاہت تابعداری کی وجہ سے تھی، اگر اللہ و رسول کا پیارا بننا چاہتے ہو تو دین کی باتوں پر مضبوطی سے چلو۔

حضرتؓ فاطمہؓ کے نکاح کا بیان

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی بابت یہ بیان اس لئے لکھا جاتا ہے کہ مسلمان بھائی اور بہنیں اس بیان سے سبق حاصل کریں کیونکہ آج کل لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریقے کو چھوڑ دیا ہے اور رسم و رواج میں ایسے ڈوب گئے ہیں کہ لڑکے اور لڑکی کا نکاح کرنا مشکل ہو گیا ہے، اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اپنے پاؤں میں آپ کلہاڑا مارنا اور مصیبت خریدنا ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی بابت سب سے پہلے اس عظیم الشان نعمت کی درخواست حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے کی۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے کم عمر ہونے کا عذر فرما دیا، پھر حضرت علیؓ نے شرماتے ہوئے عرض کی آپ بہت خوش ہوئے اُسی وقت آپ پر اللہ تعالیٰ کا حکم بھی آ گیا آپ نے ان کا پیغام منظور فرما لیا۔ سبق سیکھو۔ اس سے معلوم ہوا کہ رشتہ کرنے کے وقت جتنی رسمیں لوگوں نے نکال رکھی ہیں سنت کے خلاف ہیں۔ بس زبانی بات چیت کافی ہے۔ اس وقت حضرت فاطمہؓ کی عمر ساڑھے پندرہ برس کی اور حضرت علیؓ کی اکیس برس کی تھی۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس عمر کے بعد نکاح میں دیر کرنا اچھا نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دولہا عمر میں دولہن سے کسی قدر بڑا ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاص خادم حضرت انس سے فرمایا کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور کچھ انصاری لوگوں کو بلا لاؤ۔ ف: سبق سیکھو۔ اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کے وقت اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں کو بلا لینے میں کچھ حرج نہیں۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ نکاح کی شہرت ہو جائے گی، مگر لوگوں کے جمع کرنے میں بہت کوشش نہ کی جائے۔ وقت پر بلا تکلف دو چار آدمی بلا لئے جائیں۔ وہ سب حضرات حاضر ہو گئے اس وقت حضرت علیؓ موجود نہیں تھے، حضورؐ نے ایک خطبہ پڑھ کر عصر کے وقت نکاح کر دیا یعنی سب کے سامنے فرمایا کہ میں نے اپنی بیٹی فاطمہؓ کا نکاح علیؓ کے ساتھ کر دیا۔ پھر کسی وقت حضرت علیؓ ملے تو ان سے بھی فرما دیا کہ میں نے اپنی بیٹی فاطمہؓ کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا۔ انہوں نے منظور کر لیا۔ سبق سیکھو۔

اس سے معلوم ہوا کہ باپ کا چپکے چپکے پھرنا سنت کے خلاف ہے اور چار سو مثقال چاندی مہر مقرر ہوا جو ہمارے حساب سے قریب ڈیڑھ سو روپے کے ہوتا ہے۔ سبق سیکھو۔

اس سے معلوم ہوا کہ مہر طاقت سے زیادہ باندھنا بھی سنت کے خلاف ہے۔ پھر چھوارے تقسیم کئے گئے اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو اپنی خادمہ حضرت اُمِّ ایمنؓ کے ساتھ حضرت علیؓ کے گھر بھیج دیا۔

مسلمان بھائیو اور بہنو! دیکھو یہ دو جہان کی شاہزادی کی شادی اور رخصتی ہے۔ اگر شہنشاہِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو زمین و آسمان کے خزانے خرچ کرنے کے لئے دے دیتا، مگر آپ نے اس میں بھی آخرت کے نفع کو مقدم رکھا اور اُمت کی خیر خواہی مدِ نظر رکھی کہ اُمت خرچ وغیرہ بڑھا کر مصیبت میں نہ پڑے۔ قربان ہوں ہم اُس نبی کریم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ نکاح و شادی کرنے کا بھی ہم کو آسان راستہ بتلا گئے کہ اُس میں نہ بھات کی لات نہ بارات کا ساتھ۔ نہ گانا نہ بجانا۔ نہ رات ہی کو بارات کا آنا۔ نہ کوئی برادری کی دھوم نہ دھام۔ نہ باجہ نہ تماشا۔ نہ کوئی گولہ۔ نہ ڈوم نہ حجام۔ نہ ہیر نہ پھیر۔ نہ روپوں پیسوں کی بکھیر نہ دہیانیوں کا نیگ نہ برادری کی دیگ۔ نہ کوئی ریشمیں جوڑا نہ سہاگ پوڑا۔ نہ دولہا کے رشتہ داروں کے کپڑوں کا جوڑا۔ نہ کھلانا نہ پلانا اور نہ نائنوں کا گنوانا۔

پھر حضورؐ عشاء کی نماز پڑھ کر حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے اور اُن سے پانی منگوایا۔ وہ ایک لکڑی کے پیالے میں پانی لے آئیں۔ سبق سیکھو۔

اس سے معلوم ہوا کہ نئی دولہن کو ایسی شرم کرنا کہ جس میں چلنا پھرنا، کھانا پینا اور اپنے ہاتھ سے کام کاج کرنا سب چھوڑ دیا جاوے یہ بھی سنت کے خلاف ہے۔

ایک حکایت ہے کہ، ایک لڑکی کا نکاح ہوا اور وہ اپنے شوہر کے گھر آئی ۔ گھر برادری کی عورتوں سے بھرا ہوا تھا۔ ساری رات شرم کی وجہ سے لڑکی نے پیشاب روکنے کی تکلیف اٹھائی ، آخر مجبور ہو کر پیشاب کی ضرورت بتلائی لڑکی وزن میں بھاری تھی بہت تھکا ہوا تک ایک عورت اس کو اٹھا کر لے گئی جب قدمچے پر اتارنے لگی تو دونوں پاخانہ پر گر پڑیں اور پاخانہ میں دونوں کے کپڑے بھر گئے ، چوٹ الگ آئی ۔

بیبیو ! دیکھا تم نے سنت کے خلاف کام کرنے سے دنیا میں بھی تکلیف اور ذلت ہوئی کہ خوب ہنسی اُڑی ، اور آخرت کی تکلیف سر پر موجود رہی اور اس شرم میں نمازوں کا چھوڑ دینا تو بڑے غضب کی بات ہے ۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن اس پانی میں ڈالا اور اس پانی کو حضرت فاطمہؓ کے چہرے پر اور سینہ پر اور کندھوں کے درمیان کمر پر چھڑکا اور یہ دعا فرمائی ۔

"اے اللہ فاطمہؓ کو اور اس کی اولاد کو تیری حفاظت میں دیتا ہوں ان کو شیطان کے مکروفریب سے بچانا"۔ پھر اسی طرح پانی چھڑکنا اور دعا کرنا حضرت علیؓ کے ساتھ بھی کیا ۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جاؤ اللہ کے نام کی برکت کے ساتھ آرام کرو ۔ اور حضور تشریف لے آئے ۔

اگر لڑکی کا گھر نزدیک ہو تو یہ عمل کرنا باعث برکت ہے (از تواریخ حبیب الٰہ)

حضرت فاطمہؓ کا جہیز

سوت کی دو پرانی چادریں ، ایک لحاف ، ایک گدا السی کی چھال سے بھرا ہوا ، ایک تکیہ چمڑے کا کھجور کی شاخوں سے بھرا ہوا ، ایک لکڑی کا پیالہ ، ایک مٹی کا گھڑا ، مشک پانی کے لئے ایک چکی اور ایک چارپائی ۔ دو بازو بند چاندی کے ، ایک مسواک یہ چند چیزیں تھیں ۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر طاقت اور گنجائش ہو تو ضرورت کی ایسی چیزیں دینا جائز ہیں اور یہ بھی سمجھنے کی بات ہے کہ جو کچھ دینا دلانا ہوتا ہے اپنی اولاد کے ساتھ سلوک کرنا ہے پھر لوگوں کو دکھانے کی کیا ضرورت ہے مسلمانو ! اس دکھاوے سے اور برادری کے جمع کرنے سے باز آجاؤ ۔ اسی نے لڑکے لڑکی کی شادی مصیبت بنا دی ہے اس گھر پھونک تماشے سے بچو ۔

حضرت علیؓ کا ولیمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ولیمہ یہ تھا کہ قریب ساڑھے تین سیر جو کے آٹے کی روٹیوں کا کھجوروں سے میٹھا کیا ہوا مالیدہ ، بس وہی دوستوں کو ایک ایک لقمہ کھلا دیا گیا ۔ نہ آپ نے ولیمہ کرنے کے لئے قرض لیا ۔

اور نہ طاقت سے زیادہ خرچ کیا نہ نام کرنا چاہا نہ خرچ بڑھایا۔ بس سنت کے موافق ولیمہ یہ ہے کہ بغیر جتائے اور دکھلاوے کے اپنی طاقت اور گنجائش کے موافق کھانا دانا کرنا درست ہے اور باعث برکت ہے

مسواک کرنے کے فائدے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر مجھ کو امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو مسواک کا کرنا فرض کر دیتا۔ مسواک کرنے کے بہت سے فائدے ہیں۔ سب سے چھوٹا فائدہ یہ ہے کہ منہ صاف ہو جاتا ہے اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ مرنے کے وقت کلمہ شریف منہ سے نکلے گا جو مرنے والے کی بخشش کا ذریعہ ہے مسواک کرنے سے اللہ و رسول خوش ہوتے ہیں اور جس وضو میں مسواک نہ کی ہو اس سے ستر حصے زیادہ ثواب اس وضو میں ملتا ہے جس میں مسواک کی ہو۔

حضرت فاطمہؓ کے موٹے کپڑے

رحمتِ عالم حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے حضورؐ نے دیکھا کہ حضرت فاطمہؓ سوت کے موٹے موٹے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ حضورؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور فرمایا "پیاری بیٹی دنیا تکلیف کی جگہ ہے۔ صبر کا مقام ہے خوب مضبوطی سے رہو۔ اللہ کے بندے غریبی سے گھبرایا نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ تم کو اس دنیا کی تکلیفیں اٹھانے کے بدلے جنت میں بڑی بڑی نعمتیں بخشے گا۔

حضرت فاطمہؓ ایک دفعہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں۔ حضورؐ نے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ بھوک کی وجہ سے چہرہ اترا ہوا ہے۔ حضورؐ نے آپ کے پیٹ پر ہاتھ مبارک رکھ کر یوں دعا کی "اے اللہ پیٹ بھرنے والے بھوکوں کے اور اونچا کرنے والے نیچوں کے میری فاطمہ کا رتبہ بلند کر اور بھوک کی تکلیف سے اس کو بچا۔ اسی وقت آپ کا چہرہ خوشی سے سرخ ہو گیا۔ اور بھوک کی تکلیف سے جاتی رہی۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ اس مبارک دعا کے بعد پھر مجھ کو کبھی بھوک کی تکلیف نہیں ہوئی۔

ایک دفعہ آپ ایک روٹی کا ٹکڑا لے کر حضورؐ کی خدمت میں آئیں اور عرض کی ابا جان میں نے ایک روٹی پکائی تھی۔ اس میں سے یہ ٹکڑا آپ کے لیے لائی ہوں حضورؐ نے لے کر کھا لیا اور فرمایا۔ بیٹی آج تین روز کے بعد یہ روٹی کا لقمہ تیرے باپ کے پیٹ میں گیا ہے۔ اللہ اکبر کیا نرالی شان ہے باپ کی اور بیٹی کی

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ ۔۔۔ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ ۔۔۔ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت فاطمہ رضؓ کا چکی پیسنا

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھوں سے چکی پیستی تھیں آپ کے نازک ہاتھوں میں نشان پڑ گئے تھے اور چولہے کی آنچ سے بڑی تکلیف ہوتی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کا بہت فکر تھا۔ ایک دفعہ شہنشاہ دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لونڈی غلام غنیمت میں آئے۔ حضورؐ نے اپنے اصحابؓ کو تقسیم کر دیئے۔ حضرت علیؓ نے آپ سے فرمایا کہ فاطمہؓ تم بھی کوئی لونڈی غلام لے آؤ۔ کام کاج کی تکلیف سے بچ جاؤ۔ آپ حضورؐ کے ہاں تشریف لے گئیں۔ اس وقت حضورؐ گھر میں نہ ملے۔ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ کر چلی آئیں۔ جب حضورؐ تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ فاطمہؓ آئی تھیں۔ اُن کو ایک خادم کی ضرورت ہے۔ حضورؐ عشاء کی نماز پڑھ کر حضرت فاطمہؓ کے ہاں تشریف لے گئے اور بیٹھ کر فرمایا کہ بیٹی! تم میرے پاس خدمت گار لینے گئی تھیں۔ پیاری بیٹی خدمت گار تو دنیا میں آرام دیتا ہے۔ میں تم کو ایک ایسا وظیفہ بتلاتا ہوں جو آخرت میں آرام اور نفع پہنچائے جب سونے لگو۔ تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ۔ اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ۔ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ تابعدار بیٹی اور تابعدار داماد نے اپنے سچے غمخوار کا فرمان عالی شان دل و جان سے قبول کیا اور کبھی زندگی بھر اس وظیفے کو نہ چھوڑا اور خدمت گار نہ ملنے کا کبھی دل میں خیال بھی نہ لائے۔ سبحان اللہ، کیا خوب تعلیم ہے شہنشاہ دو عالم کی۔ کہ ہر جگہ آخرت کو دنیا پہ مقدم رکھنا سکھلاتے تھے۔ حالانکہ خدمت گار دے کر اُن کو تکلیف سے بچانے کی قدرت بھی تھی، مگر اس دنیا کے دکھ درد کو سہار کرنا ہی اُن کے لئے آخرت کی عیش اور بھلائی کا عمل اختیار فرمایا ؎

میرا دل اور میری جان مدینے والے
تیرے اُوپر ہوں قربان مدینے والے

کل کے مطلوب کا محبوب ہے مقبول ہے تو
اللہ اللہ تیری شان مدینے والے

کام آتی ہے تیری ذات ہر اک دکھیا کے
میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے

تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو کہاں جاؤں
میرے آقا میرے سلطان مدینے والے

کیا خبر میرے گناہوں کا کیا ہو انجام
اُڑ رہے ہیں میرے اوسان مدینے والے

تیری ہی محبت میں دنیا سے اُٹھ جاؤں
یہی عاشق کی ہے پہچان مدینے والے

مسلمان بھائیو! اور بہنوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرو غربت اور کلفت میں صبر کرو حضرت فاطمہؓ کے حالات شریفہ سے سبق سیکھو، خدا کو راضی کرو اور جنت حاصل کرو۔ جو وظیفہ بیان ہوا ہے تسبیح فاطمہؓ کے نام سے مشہور ہے بہت ہی عالیشان وظیفہ ہے پانچوں نمازوں کے بعد بھی خوش قسمت بندے پڑھتے ہیں اور سوتے وقت بھی پڑھا جاتا ہے دن بھر

کی شکن بھی اُتر جاتی ہے اور ثواب بھی بے شمار مِل جاتا ہے۔

بیوی کے حقوق جو مرد کے ذمہ ہیں

جاننا چاہیئے کہ نکاح کی وجہ سے جو دنیا اور آخرت کے فائدے حاصل ہوتے ہیں وہ میاں بیوی میں محبت اور اتفاق ہو تب حاصل ہوتے ہیں۔ محبت اور اتفاق کا ذریعہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کے حقوق معلوم ہوں اور ان کو ادا بھی کرتے ہوں۔ اس لئے لبطور نمونہ کچھ حقوق لکھے جاتے ہیں تاکہ معلوم کرکے عمل کیا جائے۔

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو! تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

ہر ایک تم میں اپنے ماتحت پر اختیار رکھتا ہے اس لئے ہر ایک سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے سپرد جو چیزیں تھیں اُن میں تم نے کیا کیا۔ جیسا کہ عورت کے ذمہ مرد کا گھر ہوتا ہے اور اس کے بچوں پر بھی اختیار ہوتا ہے[1] اور اس سے بھی گھر والوں کے بارے میں پوچھ ہوگی کہ تم نے اپنے گھر والوں کے حق ادا کئے ہیں یا نہیں!

قرآن و حدیث بتلا رہے ہیں کہ مردوں اور عورتوں کے ذمہ کچھ حقوق ہیں جن کے بارے میں اُن سے پُوچھ ہوگی۔ تو ہر مرد اور عورت کے لئے یہ بات ضروری ہوئی کہ اپنے کو اور اپنی اولاد کو دوزخ کی آگ سے بچا دے اور اُن کو شرع کے خلاف کاموں سے روکنے کی کوشش کرے۔ اب ہم اپنی حالت میں غور کریں کہ ان حکموں کے ساتھ کیا برتاؤ کر رہے ہیں اور اُن کو اللہ و رسول ؐ کے حکموں کے موافق ادا کرتے ہیں یا نہیں؟۔ تو غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ تو مرد ہی اُن حقوق کو ادا کرتے ہیں جو اُن کے ذمہ ہیں اور نہ عورتیں ادا کرتی ہیں۔ عورتیں بس اتنا سمجھتی ہیں کہ مردوں کو کھلا دیا۔ پلا دیا۔ اور اگر کوئی کچھ ہوا تو اس کو بُھگتا دیا۔ نمٹا دیا اور اُن کو یہ خبر نہیں ہوتی کہ ہماری آمدنی کتنی ہے اور کہاں خرچ کرنے کی ضرورت ہے اور کتنا خرچ کرنا چاہیئے۔ نہ خرچ کرنے کا خیال نہ اولاد کو دین سکھانے کا خیال۔ اسی طرح مردوں کو اس کا خیال نہیں ہوتا کہ دنیا کے حقوق کے ساتھ عورتوں کے دینی حقوق بھی ہمارے ذمہ ہیں۔ گھر میں آکر یہ تو پوچھتے ہیں کہ کھانا تیار ہوا ہے یا نہیں۔ مگر یہ کبھی نہیں پوچھتے کہ تم نے نماز بھی پڑھی ہے یا نہیں۔ مگر جب مرد ہی بے نماز ہیں تو عورتوں کو نمازی کیسے بنائیں اور بعض مرد ایسے ہیں کہ عورتوں کے دنیاوی حقوق بھی ادا نہیں کرتے۔ بیوی سے بالکل بے فکر رہتے ہیں یہاں تک کہ گھر میں بھی نہیں سوتے اور بیوی کے اس حق سے غافل ہیں حالانکہ رات کو اُس کے پاس گھر میں سونا بھی اس کا شرعی حق ہے۔ بعض مرد عورتوں سے بولتے بھی نہیں۔ بعض اُن میں سے ایسے بھی ہیں کہ جو بزرگ اور دیندار بھی کہلاتے ہیں اور کسی بزرگ سے مرید بھی ہیں نماز روزے کے اور ذکر کے پابند ہیں۔

[1] تو اس سے پوچھا جائے گا کہ تم نے اپنے مرد کے گھر اور بچوں کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ اسی طرح ہر مرد اپنے گھر میں اختیار رکھتا ہے۔

اپنے نزدیک جنت خرید رہے ہیں، مگر بیوی کے حقوق سے غافل ہیں، یاد رکھو! بیوی کا یہ بھی حق ہے کہ ایک وقت میں اس سے بات چیت بھی کی جائے اور اس کی تکلیف کی اور آرام کی باتیں سنی جاویں اور دل لگی کی باتوں سے اس کو خوش کیا جاوے، مگر اس حق سے دُنیا دار اور دیندار سب ہی غافل ہیں۔ بعض مرد بات بات میں عورتوں کی خطائیں نکالتے ہیں اور اسی وجہ سے بولنا چھوڑ دیتے ہیں بلکہ گھر میں سونا بھی چھوڑ دیا جاتا ہے۔ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ بیوی پر بھی ایسا رُعب جمائیں جیسا کہ نوکروں پر جمایا کرتے ہیں یہ نہایت سنگدلی ہے۔

بھلا غور تو کیجئے! کیا آپ اپنے دوستوں پر ایسا رعب جما سکتے ہیں جیسا کہ نوکروں پر جمایا جاتا ہے۔ ہرگز نہیں اور اگر آپ ایسا کریں گے تو سارے دوست آپ کو چھوڑ کر الگ ہو جائیں گے۔ دوستوں کے ساتھ نوکروں کا سا برتاؤ کوئی عقلمند آدمی نہیں کر سکتا۔

دیکھو! تجربہ کی بات ہے کہ جس وقت آدمی پر کوئی مصیبت آتی ہے تو سب یار دوست الگ ہو جاتے ہیں اور ماں باپ تک بھی آدمی کو چھوڑ دیتے ہیں مگر بیوی ہر حالت میں مرد کا ساتھ دیتی ہے اور بیماری میں جیسی راحت بیوی سے پہنچتی ہے کسی بھائی بند سے بھی نہیں پہنچتی اس سے صاف ظاہر ہے کہ بیوی کے برابر دنیا میں مرد کا کوئی دوست نہیں، پھر کیا یہ ستم ہی نہیں ہے کہ مرد اُن کو نوکروں کے برابر کرنا چاہتے ہیں اور کیا یہ ظلم نہیں ہے کہ ان کو پاؤں کا جوتا سمجھا جائے؟

صاحبو! اُن کو تو اپنے گھر کا چراغ اور آبادی کا ذریعہ سمجھنا چاہیئے۔ کیا یہ غضب ہی نہیں ہے کہ اگر بیوی کسی وقت بات چیت میں بطور ناز کوئی بات کہہ دے تو اس کو یہ سزا دی جاتی ہے کہ بات چیت اور ملنا جلنا سب چھوڑ دیا جاتا ہے اور گالی گلوچ سے پیش آتے ہیں اور اس کو گھر سے دھکے دیئے جاتے ہیں اور بےکس مظلوم کو گھر سے نکال کر کہہ دیتے ہیں کہ چلی جا جہاں تیرا دل چاہے اور وہ بیکس سوائے رونے کے کچھ نہیں کر سکتی۔ حالانکہ اس کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ ہنسی اور دل لگی اور اُس کے ناز نخرے کو گوارا کیا جائے، اور اس کی بے تمیزی کو برداشت کیا جائے۔ ان حقوق کو مردوں نے بالکل ہی چھوڑ دیا ہے یوں چاہتے ہیں کہ عورتیں باندیوں کی طرح تابعدار ہو کر رہیں اور ہماری کسی بات کا الٹ جواب نہ دیں۔ بعض مرد یہ چاہتے ہیں کہ عورتیں ہماری طرح تمیز دار اور سلیقہ مند ہو کر رہیں اور جب کسی عورت سے کوئی بات بے تمیزی کی ہو جاتی ہے تو اس پر سخت سزا دی جاتی ہے۔ یاد رکھو، ایک حق عورتوں کا یہ بھی ہے کہ اُن کی بے تمیزی کو برداشت کیا جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے اس لئے اس کی عادتوں میں ٹیڑھا پن لازمی ہے اگر اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو ٹوٹ جائے گی۔ بس اس سے نفع اٹھانا ہے تو ٹیڑھے پن ہی کے ساتھ نفع اُٹھاتے رہو اور مناسب بھی یہی ہے کہ عورتوں میں تھوڑی سی بے تمیزی بھی ہو۔ کیونکہ زیادہ

تو بہت تیز مزاج بھی ہوتی ہیں جو سیدھی سادھی ہوتی ہیں اور ایسی عورتیں پارسا ہوتی ہیں اور جو بڑی تیز دار اور سلیقہ مند ہوتی ہیں وہ بہت چالاک ہوتی ہیں۔ شرم و حیا بھی ان میں کم ہوتی ہے اور جو سیدھی سادی ہیں وہ اپنے مرد کی تابعدار اور جاں نثار ہوتی ہیں یہاں تک دیکھا گیا ہے کہ وہ خود بیمار ہیں اُٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہیں مگر اسی حالت میں اگر کہیں مرد بیمار ہوگیا تو اپنی بیماری کو بھول جاتی ہیں۔ اب ان کو کسی طرح چین نہیں پڑتی ہر وقت مرد کی خدمت میں لگی رہتی ہیں اور یہ تو روزمرہ کی بات ہے کہ عورتیں خود کھانا آخیر میں کھاتی ہیں اور سب سے پہلے مردوں کو کھلاتی ہیں اور بعض دفعہ آخیر میں کوئی مہمان آگیا تو خود بھوکی رہیں گی اور وہ کھانا مہمان کے واسطے بھیج دیں گی۔ اگر اس کے کھانے کے بعد کچھ بچ گیا تو کھا لیا ورنہ فاقہ کر لیا۔ اگر مرد کبھی آدھی رات کو سفر سے آگیا تو اسی وقت اپنا آرام چھوڑ کر اس کے لئے کھانا پکائیں گی اور اس کی خدمت میں لگ جائیں گی تو اس طرح کی عورتیں جا مرد پر مرمٹیں زیادہ تر وہی ہوتی ہیں جو تھوڑی سی بے تمیز بھی ہوں۔ تیز داروں میں یہ باتیں نہیں ہوتیں۔ اگر آپ یہ کہیں کہ عورتوں کی بے تمیزی سے دل تو دُکھتا ہے، تکلیف ہوتی ہے تو اس کا علاج یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اُن کو دین کی کتابیں پڑھاؤ یا سناؤ۔ علم دین سے اُن کی عادتیں درست ہو جائیں گی۔ خدا کا خوف دل میں پیدا ہوگا۔ مرد کے حقوق معلوم ہوں گے۔ باقی یہ اُمید مت رکھو کہ وہ بالکل تم جیسی ہو جائیں گی کیونکہ اُن میں جو پیدائشی کجی ہے وہ نہیں جا سکتی اس لئے مرد کو اتنا سخت مزاج نہ ہونا چاہیئے کہ بیوی کی ذرا ذرا سی بے تمیزی پر غصہ کیا کرے۔ بعض مرد ایسے ظالم ہوتے ہیں کہ آپ تو خوب بنے ٹھنے رہتے ہیں اور بیوی کو بھنگیوں کی طرح رکھتے ہیں نہ اس کے کپڑوں کا خیال اور نہ کھانے کے لئے روٹی اور دال بلکہ ایک ایک پیسے سے اُس کو تنگ رکھتے ہیں۔ یہ بڑی حق تلفی اور ظلم ہے۔ بعض مرد ایسی گندی طبیعت کے ہوتے ہیں کہ بدکار عورتوں میں اپنا مُنہ کالا کرتے ہیں اور اُن کے گھروں میں حوروں کی مثل بیویاں موجود ہوتی ہیں ان کی طرف رُخ بھی نہیں کرتے مگر ہندوستان کی عورتیں صابر و شاکر ہیں کہ وہ رونے دھونے کے سوا اور کچھ نہیں کرتیں۔ کسی کے سامنے اپنے مرد کا عیب نہیں کھولتیں۔ غرضیکہ ان خوبیوں کا بدلہ یہ ہے کہ بیویوں پر رحم کرو اور اُن کے حقوق ضائع کرکے دوزخ نہ خریدو۔ سبق سیکھنے کے لئے تین حکایتیں لکھی جاتی ہیں

حکایت ۱۔ ایک بزرگ تھے ان کی بیوی بہت بدمزاج تھی ایک روز انہوں نے بیوی سے کہا کہ تو بڑی بدقسمت ہے تجھ کو میرے پاس رہتے ہوئے اتنا زمانہ گزر گیا مگر تیری بدمزاجی نہ گئی۔ بیوی نے کہا۔ میں بدقسمت کیوں ہوئی مجھ سے زیادہ کون خوش قسمت ہوگی کہ مجھ کو تم جیسا مرد ملا۔ بدقسمت تو تم ہو کہ تم کو بدمزاج بیوی ملی۔ یہ جواب سُن کر اُن بزرگ نے فرمایا کہ تم جیتی اور میں ہارا۔ اللہ کے نیک بندوں نے عورتوں کے ستانے پر ہمیشہ صبر کیا ہے کیونکہ بیوی کی بے تمیزی کو برداشت کرنے سے بڑا ثواب ملتا ہے۔ درجے بلند ہوتے ہیں۔

اللہ و رسول کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

حکایت نمبر ۱۔ ایک تحصیلدار بڑے دیندار آدمی تھے اُن کی بیوی کم عقل اور بڑی غُرچیلی تھی۔ مگر تحصیلدار کی یہ حالت تھی کہ اکثر اُس کی باتیں کرتے ہوئے کہا کرتے کہ میری پاگل کی یہ بات ہے۔ آج میری پاگل نے یہ غلطی کی۔ آج میری پاگل نے یہ نقصان کیا۔ غرض میری پاگل کہہ کر نام لیتے تھے۔ کسی نے کہا کہ تحصیلدار صاحب پھر بھی آپ اُن کو چاہتے ہیں۔ کہنے لگے کہ بھائی وہ شریف بہت ہے اور شریف عورتوں میں جہاں بہت سی بے تمیزی اور تکلیف دینے کی باتیں ہوتی ہیں وہاں ایک کمال اُن میں ایسا ہے کہ ہزاروں تمیزداریاں اُن پر قربان ہیں۔ وہ ایسی شریف ہیں کہ اگر اُن کو ایک کونے میں بٹھلا کر کوئی سفر میں جاوے اور دس برس میں آوے تو اسی کونے میں عزت آبرو کے ساتھ اُن کو بیٹھا پاوے گا۔ بس اسی کمال کی وجہ سے میں اپنی پاگل کو چاہتا ہوں۔ واقعی شریف عورتوں کو اپنے گھر کے کونے کے سوا دُنیا کی کچھ خبر نہیں ہونی چاہیے اُن پر کچھ بھی گذر جائے مگر وہ اپنے کونے سے الگ نہیں ہوتیں۔ سبحان اللہ! کیسی شان کا کمال ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کمال کی تعریف یوں فرماتے ہیں۔

اَلْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ

یعنی پاکدامن ہیں اور بھولی بھالی سیدھی سادی ہیں ایمان والی ہیں۔ چالاک نہیں ہیں۔

واقعی نقشہ کھینچ دیا اور یہ خوبی عورتوں میں پردے کی وجہ سے ہوتی ہے کہ اُن کو اپنی چار دیواری کے سوا دُنیا کی کچھ خبر نہیں ہوتی۔ جب اللہ تعالیٰ عورتوں کے بھولے اور سیدھے پن کی اور بے خبری کی تعریف فرماتے ہیں تو سمجھ لو اسی میں خیر ہے اور ہزاروں خبرداریاں ایسی بے خبری پر قربان ہیں، کہ شوہر کے گھر سے الگ ہونا اُن کو گوارا نہیں ہوتا تو جہاں اُن میں بے تمیزی وغیرہ ہے وہاں یہ خوبیاں بھی تو ہیں کہ تمہاری خدمت کرتی ہیں جس نے سو دفعہ آرام پہنچایا ہو اُس سے اگر کبھی تکلیف بھی پہنچ جاوے تو اس کو زبان پر مت لانا چاہیے بلکہ اُن کی خدمت پر نظر کر کے اُن کی بے تمیزیوں کو برداشت کیا جائے۔

حکایت ۲۔ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکان پر اپنی بیوی کی شکایت لے کر آئے اس وقت آپ کی بیوی صاحبہ آپ کو بُرا بھلا کہہ رہی تھی وہ شخص لڑنے کی آواز سُن کر لوٹنے لگے کہ حضرت عمر باہر تشریف لے آئے آپ نے اُن سے دریافت کیا تم کیوں آئے تھے! انہوں نے اپنی بیوی کی بدزبانی ظاہر کی اور کہا حضرت آپ کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے مگر آپ نے اُلٹ کر کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا کہ میری بیوی کے مجھ پر بہت سے حق ہیں اس لئے مجھے اُن کی سب باتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں ایک حق یہ ہے کہ مجھ کو دوزخ سے بچاتی ہے اور بُرے کام سے بچاتا ہوں۔ دوسرا حق یہ ہے کہ وہ میرے

گھر کی چوکیدار ہیں۔ اس گھر کی حفاظت کرتی ہیں۔ تیسرا حق یہ ہے کہ میرے بچوں کو پالتی ہیں اور پیشاب پاخانہ صاف کرتی ہیں۔ چوتھا حق یہ ہے کہ مجھ کو کھانا پکا کر کھلاتی ہیں۔ پانچواں حق یہ ہے کہ میرے کپڑے دھو دیتی ہیں اور بھی بہت سی خدمتیں کرتی رہتی ہیں۔ پھر اگر وہ کبھی مجھ پر خفا بھی ہو جائیں تو انصاف کی بات یہی ہے کہ میں ان کی خفگی کو برداشت کروں اور اُلٹ کر جواب نہ دوں۔

آپ کی یہ نصیحت بھری باتیں سن کر وہ شخص کہنے لگے کہ حضرت میں اب سمجھا ہوں۔ واقعی بیوی کے بہت سے حق ہیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی طرح عمل کروں گا اور وہ اپنے گھر آئے اور بیوی کے ساتھ بڑی نرمی اور خندہ پیشانی سے برتاؤ کرنے لگے اور بیوی نے لڑنا جھگڑنا سب چھوڑ دیا۔ دونوں محبت اور پیار سے رہنے لگے۔

بعض لوگ دوسرا نکاح کر لیتے ہیں حالانکہ دوسرا نکاح اس زمانے میں اچھا نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تم کئی بیویوں میں انصاف نہ کر سکو تو ایک ہی بیوی کافی ہے اور آجکل یہ بات ظاہر ہے کہ انصاف ہو نہیں سکتا اور جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق انصاف نہ کیا تو دنیا اور آخرت کی تباہی لازمی ہے۔

رحمتِ عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس مرد کے دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے لینے دینے میں اور کھانے پینے میں اور سونے وغیرہ میں برابری نہ کرے گا تو وہ مجھ سے گیا اور میں اس سے گیا اور وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا۔

یا اللہ تیری پناہ! جس کام سے تیرا رسول ناراض ہو سوائے دوزخ کے اس کا ٹھکانا کہاں ہے اور فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم سب میں وہ آدمی اچھا ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔

اے لوگو دیکھو! میں اپنی بیویوں کے ساتھ تم سب سے زیادہ اچھا برتاؤ کرتا ہوں۔

بعض مرد بیوی کا مہر جس کا ادا کرنا فرض ہے ادا نہیں کرتے بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ کس طریقے سے دینا نہ پڑے اور بیوی چھوڑ دے یہ بھی حق تلفی ہے۔ البتہ اگر بیوی اپنی خوشی سے معاف کر دے تو اس کا احسان ہے۔ بعض مرد خدا سے نہ ڈرنے والے یہ ظلم کرتے ہیں کہ بیوی کو دین کی باتوں پہ بُرا بھلا کہتے ہیں کہ تو بڑی پردے والی ملانی اور نمازن ہو گئی ہے ایسے الفاظ زبان سے نکلنے سخت گناہ ہیں۔ توبہ کرنا چاہیئے۔ بعض مرد ایسے ظالم ہوتے ہیں کہ خدا نے سب کچھ دے رکھا ہے مگر بیوی کو خرچ سے تنگ رکھتے ہیں۔ ایک ایک پیسے سے ترساتے ہیں۔ بیچاری ایسی حالت میں

بہت پریشان ہوتی ہے یہ بھی ظلم ہے بعض مرد شریعت کے حکم کے موافق بیوی کو رہنے کا مکان نہیں دیتے یہ بھی ظلم ہے۔ یاد رکھو! روٹی۔ کپڑا۔ رہنے کا مکان بیوی کو دینا واجب ہے۔ بعض مرد ماں باپ وغیرہ کے کہنے سے اپنی مرضی کے خلاف شادی کر لیتے ہیں پھر بیوی کو تکلیف دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو پسند نہیں۔ یہ بھی بڑا ظلم ہے اچھی بات یہ ہے کہ جہاں اپنی مرضی نہ ہو وہاں ہرگز شادی نہ کریں ورنہ دونوں کے لئے مصیبت ہی مصیبت ہے ایسے ہی ماں باپ وغیرہ کو چاہیئے کہ جہاں لڑکے یا لڑکی کی مرضی نہ ہو وہاں نکاح نہ کریں جبکہ یہ معلوم ہو جائے کہ لڑکے کی مرضی نہیں ہے بعض مرد بیوی کو دین کی باتیں نہیں بتلاتے حالانکہ یہ اس کا دینی حق ہے۔

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ :۔

جو شخص اپنی بیوی کو ایک مسئلہ بھی بتلاتا ہے تو اس کو اسّی برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اس لئے ہر مرد کو ضروری ہے کہ اپنی بیوی کو پاکی ناپاکی وضو اور غسل کے اور نماز روزے وغیرہ کے سب مسئلے بتلا کے اور ثواب حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچے۔ اسی طرح جو بیوی دین کی باتیں اور مسئلے سیکھے گی اس کو بھی ایسا ہی ثواب ملے گا اور جو نہ سیکھے گی دوزخ میں جلے گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ :۔

سب سے بڑی سخاوت اور خیرات یہ ہے کہ مسلمان دین کے مسئلے سیکھے اور پھر اپنے بھائی مسلمان کو سکھا دے بس ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے کہ دین کے مسئلے جو بہت ضروری ہیں۔ جن کی ہر وقت ضرورت پڑتی ہے خود بھی سیکھیں اور اپنی بیوی اور بچوں وغیرہ کو بھی سکھلا دیں۔ ؎

علم دین سکھلائے زن کو بالضرور / شرک اور بدعت سے رکھے اس کو دور

مہر و الفت میں رکھو تم اعتدال / روٹی، کپڑا اس کو دو تم حال حال

ایک تھے صاحب ولی اور پارسا / اُن سے ایک دن ایک نے جا کر کہا

مرد و زن میں قاعدہ کیا چاہیئے / کس طرح سے مل کے رہنا چاہیئے

تب کہا اُس نیک نے اے خوش خصال / مرد و زن میں چاہیئے الفت کمال

زن سے کھیلے اور ہنسے یوں بادشا / کھیلتے ہنستے تھے جیسے مصطفٰے

اس طرح سے مل کے رہ تو زن کے ساتھ
جس طرح سے رہتی ہے جاں تن کے ساتھ

بیوی کو خوش کرنا اور تکلیف نہ دینا

رحمت عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔

جب کوئی مرد اپنی بیوی کا بوسہ لیتا ہے تو اس کو ہر بوسہ کے بدلے ہزار برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور جب گلے لگاتا ہے تو دو ہزار برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور جب صحبت کرتا ہے تو تین ہزار برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور جب غسل کرتا ہے تو چار ہزار برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے غرضیکہ دونوں آدمیوں کو اتنا بڑا ثواب ملتا ہے۔ (انیس الواعظین)

ارشاد فرمایا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ :۔

لے لوگو! تم عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور اُن کو ناحق مت ستاؤ اور اُن کے ساتھ اچھی عادتوں سے زندگی بسر کرو۔ اگر تم نے ان کو ناحق تکلیف دی اور اُن پر ظلم کیا تو اللہ تعالیٰ تم سے بدلے گا۔ اس لئے مرد کو چاہیئے کہ اپنی بیوی کو ناحق تکلیف نہ دے۔ اس پر رحم کرے اُس کے ساتھ ہنسی مذاق اور دل لگی کرنے میں نفل نمازوں کے پڑھنے کا ثواب ملتا ہے مگر ہنسی مذاق ایسا کرے کہ اس کا دماغ خراب نہ ہو اور عادتیں نہ بگڑیں اور قدرت ہوتے ہوئے اُس کو خرچ سے تنگ نہ کرے۔ ؎

یہ لکھا قرآن میں ہے سر بسر | بے سبب عورت کو آزردہ نہ کر
جو کرے ناحق کسی زن پر ستم | اس کو حاصل حشر میں ہو رنج وغم
مصطفےٰ نے اس طرح سے ہے کہا | بے خطا ہرگز نہ ہو زن پر خفا

گر خطا اُس کی نہ ہو تو مت ستا
جان کر دوزخ میں تو ہرگز نہ جا

شریر عورتوں کو سزا دینے کا حکم

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ، اور جو عورتیں ایسی ہوں کہ تم کو اُن کی بدماغی کا اندیشہ ہو یعنی بدکاری کا ، تو اُن کو پہلے زبانی سمجھا دو ۔ اگر اس پر بھی نہ مانیں تو اُن کو لیٹنے کی جگہوں میں اکیلا چھوڑ دو ۔ اگر پھر بھی نہ مانیں تو اُن کو مارو ۔ اگر وہ تابعداری کرنے لگیں تو اُن پر بہانہ مت ڈھونڈو (پانچواں پارہ ، سورۃ النساء) فائدہ

حدیث شریف میں مارنے کی یہ حد ہے کہ ہڈی نہ ٹوٹے ۔ اگر پھر بھی درست نہ ہو اور جب نباہ ہونے کی کوئی صورت نہ ہو تو طلاق دے دینا چاہئے ۔ یہ نہ کریں کہ نہ طلاق دیں اور نہ رکھیں ، کہ یہ بھی ظلم ہے ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ، ایسے فتنے کے وقت جبکہ ہر طرف بے دینی ہو ۔
میں اپنی اُمت کے لئے مجرد اکیلا رہنا یعنی بے بیوی کے رہنے کو اور تعلقات چھوڑ کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر رہنے کو پسند کرتا ہوں ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ،
لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کی ہلاکت اُس کی بیوی اور ماں باپ اور اولاد کے ہاتھوں ہوگی ، کہ یہ لوگ اس شخص کو غریبی اور تنگدستی کی وجہ سے تنگ اور شرمندہ کریں گے اور ایسی باتوں کو پسند کریں گے اور کہیں گے جن کو یہ نہ کر سکے گا اور اگر ان کے کہنے میں آکر ان بُرے کاموں میں پڑ گیا تو اس کا دین برباد ہو جائے گا ۔ جب دین گیا تو ہلاکت یعنی خدا کی پکڑ موجود ہے ۔ فائدہ

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جو شخص بیوی بچوں کے حقوق حلال آمدنی سے پورے ادا نہ کر سکے اس کے لئے بہتر اور اچھائی اسی میں ہے کہ نکاح ہرگز نہ کرے ۔ ایک طرف ہو کر اللہ کی یاد کرے ۔ ؎

ایک نے پوچھا کہ ، یا حضرت نبی ۔۔۔ مرد و عورت میں کس طرح ہو دشمنی
دیجئے بتلا مجھے یہ صاف صاف ۔۔۔ کس لئے ہو مرد سے زن برخلاف
سُن کے بولے یہ نبی لے ذی شعور ۔۔۔ اس طرح سے یہ امر پایا ہے ظہور
بد تشکل ہو بے وفا ہو بد خلق ۔۔۔ خود پسند اور خود بیں ہو جو بشر
پانچ باتوں سے ہو جس میں کوئی بات ۔۔۔ زن رہے اس مرد سے بے التفات
اور جس عورت میں ہوں یہ فعل چار ۔۔۔ مرد راضی ہو نہ اُس سے زینہار
دیدہ بازی کی جو رکھے دل میں چاہ ۔۔۔ خرچ بیہودہ کرے جو خوا مخواہ

عذر بے موقع کرے جو ماہرو ! | حجت و تکرار کی ہو جس میں خُو
بس انہی باتوں سے پڑتا ہے فتور | رنجش و تکرار پاتا ہے ظہور
مرد و زن میں مہر و الفت ہو اگر | بعدِ مُردن پائیں وہ جنت میں گھر
زن سے دیکھے مرد جو رنج و عذاب | ہے نبی ایوب کا اُس کو ثواب

اور جس زن کو نہ ہو دے رنج و غم
اُس پہ ہے اللہ اکبر کا کرم

شوہر کے حقوق جو بیوی کے ذُمّہ ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مرد دو وجہوں سے عورتوں پر حاکم ہیں۔
ایک اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو یعنی مردوں کو دوسرے پر یعنی عورتوں پر بڑائی بخشی ہے اور دوسرے اس وجہ سے کہ مردوں نے اُن پر مال خرچ کیا ہے یعنی مہر اور نان و نفقہ کا ذمّہ لیا ہے بس جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کی اس بڑائی کا لحاظ کر کے اُن کے سامنے ان کی تابعداری کرتی ہیں اور اُن کے پیچھے بھی اپنی آبرو کی حفاظت کرتی ہیں۔ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو حفاظت کا حکم دیا ہے۔ (سورۃ النساء پانچواں پارہ)

فائدہ

دیکھو بیبیو ! اللہ تعالیٰ نے مردوں کو بڑی بڑائی دی ہے۔ اپنے مرد کا خوش رکھنا بڑی عبادت ہے اور اس کو ناراض کرنا بڑا گناہ ہے۔ ہمارے آقا محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے اچھا خزانہ دنیا میں نیک عورت ہے کہ اس کا شوہر اُس کے دیکھنے سے خوش ہو جائے اور جب اس کا شوہر اس کو کوئی کام بتلائے تو اس کا کہنا مانے اور اس کے پیچھے بھی اپنی عزت آبرو کو بچائے۔

اے بہن یہ یاد رکھ ہر آن میں | حق تعالیٰ نے کہا قرآن میں
عورتوں پہ مرد کو حاکم کیا | مرد کا عورت کو ہے خادم کیا
جو عورت اطاعت میں شوہر کی ہو | سُرخرو جنت میں ہو وہ نیک خُو
کہہ گئے ہیں اس طرح سے مصطفےٰ | زن کے اوپر مرد ہے فرماں رواں

جو رکھے فرمان پہ شوہر کے سر
ایسی عورت کو ملے جنت میں گھر

عورتوں کو جنّت کی خوشخبری

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ :-
جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھتی رہے اور رمضان شریف کے روزے رکھتی رہے اور اپنے بدن کو غیر مردوں سے چھپاتی رہی اور اپنے شوہر کی تابعداری کرتی رہے اور اُس کو خوش کرکے مرے تو وہ جنت میں جائے گی ۔ بس جو بیوی دنیا میں یہ چار کام کرکے مرے گی اُس کے لئے آخرت میں جنت کے آٹھوں دروازے کھولدیئے جائیں گے اور فرشتے اُس سے کہیں گے اے خوش نصیب بی بی جس دروازے سے تیرا دل چاہے جنّت میں چلی جا ۔

ے

مصطفےٰ ایک دن کہیں کو تھے گئے
بکریوں نے اُن کو واں سجدے کئے
وہ صحابی جو کہ حاضر تھے وہاں
عرض کی اے بادشاہِ انس جاں
جبکہ حیواں آپ کو سجدہ کریں
کس طرح خاموش ہم بیٹھے رہیں
دیجئے ہم کو اجازت اے رسول
تا کریں اس فیض کو ہم بھی حصول
مصطفےٰ نے سُن کر فرمایا یہ تب
کس کو سجدہ ہے مناسب غیرِ رب
گر خدا یہ حکم دے دیتا مجھے
ہے روا ہر کس تجھے سجدہ کرے
میں یہ دنیا عورتوں کو حکم عام
شوہروں کو تم کرو سجدہ تمام
بی بیو ! دیکھو تم ہی انصاف کر
ہے بزرگی شوہروں کی کس قدر

جو کرے شوہر کی خدمت اے حبیبؔ
بعدِ مُردن اس کو ہو جنت نصیب

حضرت فاطمہؓ کا ایک قصّہ

ایک دفعہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گھبرائی ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں آئیں حضورؐ نے فرمایا بیٹی کیوں گھبرائی ہو ۔ عرض کی آبا جی بات باتوں ہی باتوں میں میری زبان سے کچھ ایسی باتیں نکل گئیں کہ میرے شوہر علیؓ ناراض ہوگئے اُن کی ناراضگی سے مجھے اللہ کا خوف معلوم ہوا کہ شوہر کی ناراضگی ، اللہ کی ناراضگی ہے ۔ پھر میں نے اُن سے معافی مانگی ۔ وہ میری خوشامد دیکھ کر ہنس پڑے اور مجھ سے راضی ہوگئے ۔ حضورؐ نے فرمایا اے بیٹی اس خدا کی قسم جس نے مجھ کو سچّا رسولؐ بنا کر

بھیجا ہے، اگر تمہاری موت اس حال میں آتی کہ تمہارے شوہر علیؓ تم سے ناراض ہوتے تو میں تمہارے جنازے پر نماز نہ پڑھتا۔

اے میری نورِ چشم! اگر کوئی عورت مریم علیہا السلام کی سی عبادت کرے اور اس کا شوہر اس سے ناراض ہو تو اللہ تعالیٰ ایسی عورت کی عبادت قبول نہیں کرتا۔ اور اللہ تعالیٰ اس عورت سے خوش ہوتا ہے جو اپنے مرد کو خوش رکھے، اور غیر مردوں سے اپنے کو چھپائے۔ فائدہ

سبحان اللہ رحمتِ عالمؐ کی شانِ عظیم کہ ہم غلاموں کو رہنے سہنے اور برتاؤ کرنے کے بھی طریقے بتلا گئے، میاں بیوی کے اختلاف اور جھگڑے مٹانے کے قاعدے بھی سکھا گئے، اجڑے ہوئے گھر بسا گئے۔

بی بیو! حضرت فاطمہؓ کے حال سے سبق حاصل کرو۔ ؎

بی بی فاطمہؓ کی جب شادی ہوئی
تب نبی نے یوں نصیحت ان کو کی
مت علیؓ کا دِل دُکھانا فاطمہ
رب کرے گا نیک تیرا خاتمہ
کام وہ کرنا جو ہو ان کی رضا
اور دلاسا دلبری کرنا سدا
گر کروگی ان کی تم فرماں بری
آخرت میں تم کو ہوگی بہتری

بیبیو! تم کو بھی لازم ہے یہی
حکم شوہر سے نہ ہونا باہر کبھی

دیندار عورت اپنے مرد کو بادشاہ بنا دیتی ہے

محسن اعظم حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

جو عورت سات روز تک اپنے مرد کی دی ہوئی تکلیف برداشت کرے گی تو اس کو سات سو برس کی عبادت کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور دیندار عورت اپنے مرد کو بادشاہ بنا دیتی ہے کہ بے جا خرچ نہیں کرتی، ہر حالت میں صابر و شاکر رہتی ہے جس کی وجہ سے مرد پریشان نہیں ہوتا۔ دیندار بیوی کا مل جانا اللہ تعالیٰ کا ایک تحفہ ہے اور دنیا کی چیزوں میں سے اچھی چیز دیندار اور فرمانبردار بیوی کا ملنا ہے

جب علیؓ نے شادی کی کلثوم کی
وقتِ رخصت بات یہ اس سے کہی
جاکے شوہر کے یہاں کرنا وہ کام
جس سے ہو دنیا میں تیرا نیک نام
وہ کہے جس راہ تو اسی راہ چل
اس کے فرماں میں نہ لانا کچھ خلل
حکم شوہر جو بجا لائے گی تو
مستحق فردوس کی ہووے گی تو

میاں بیوی کی لڑائی سے شیطان خوش ہوتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ سب سے اچھی عورت دنیا میں کون ہے؟ ارشاد فرمایا :۔ وہ عورت ہے کہ جب اس کا شوہر اُس کی طرف دیکھے تو اس کو خوش کر دے اور اس کا کہا مانے اور جان و مال میں کوئی بات اُس کی مرضی کے خلاف نہ کرے اور بغیر اُس کی اجازت کے گھر سے باہر نہ جاوے۔

اور ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ :۔

شیطان ہمیشہ رات کو سمندر کے اوپر اپنا تخت بچھا کر اس پر بیٹھتا ہے اور اپنے سپاہیوں سے پوچھتا ہے کہ آج تم نے آدمیوں سے خدا کی کون کون سی نافرمانی کروائی۔ جواب میں کوئی کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کی نمازیں قضا کروا دیں۔ کوئی کہتا ہے میں نے خون کروا دیا۔ کوئی کہتا ہے میں نے شراب پلوائی۔ غرض اپنی اپنی کارروائی اور شرارتیں بیان کرتے ہیں تو شیطان خفا ہو کر کہتا ہے کہ دور ہو جاؤ تم نے آدمیوں کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچایا پھر ایک اور شیطان کہتا ہے کہ میں نے مرد اور بیوی میں لڑائی کرا دی، یہ بات سن کر شیطان بہت خوش ہوتا ہے اور خوشی میں خوب ناچتا کودتا ہے اور اس شیطان کو گلے لگا کر کہتا ہے کہ شاباش جیتے رہو، تم نے خوب کام کیا اور یہ کام سب برے کاموں سے بہترین کام ہے ۔ فائدہ

مسلمان بھائیو اور بہنو! اس قصے سے سبق سیکھو اور آپس میں لڑائی جھگڑا کرکے شیطان کو خوش نہ کرو۔

ایک دن دختر کے گھر حضرت عمرؓ
گھر میں تھا دختر کے فاقے کا ظہور
جوشِ الفت سے اپنے باپ پاس
ناگہاں شوہر بھی آیا اس کا گھر
اپنے شوہر سے کی نہ جب اُس نے بات
اپنی دختر کے طمانچہ مار کر
جب تلک شوہر نہ بخشے گا تجھے
شوہر اگر ہو اپنا محتاج و فقیر
کہہ کے یہ گھر آئے وہ عالی صفات
لی بیو! شوہر کا رتبہ دیکھیو

اتفاقاً ہو گئے وہ خوش سیر
اور تھی دو دن کے فاقے سے وہ چور
جا کے بیٹھی دخترِ خستہ حواس
وہ رہی بیٹھی اسی جا خوش سیر
دیکھ کر ناخوش ہوئے وہ باصفات
اُس سے یوں کہنے لگے حضرت عمرؓ
خلد میں مشکل ہے ملنی جا تجھے
تاجِ سر کا اُس کو جانو اور امیر
پھر کئی دن یک نہ کی دختر سے بات
جان و دل سے اُس کا کہنا مانیو

عورتوں کی ناشکری

بعض عورتیں مردوں سے خرچ بہت مانگتی ہیں نہ حلال کا خیال نہ حرام کی پرواہ اور یہی کہتی ہیں کہ ہماری حالت تو دوزخ کی سی ہے۔ جیسے اُس کا پیٹ نہیں بھرتا اور یہی کہتی رہتی ہے کہ مجھے اور زیادہ دو۔ اسی طرح روپے، کپڑے، زیور وغیرہ سے ہمارا پیٹ ہی نہیں بھرتا۔ کتنا بھی دو سب خرچ ہو جاتا ہے۔ ایک لطیفہ ہے کہ :-

عورتوں کے پاس چاہے کتنے ہی کپڑے ہوں مگر یہی کہتی ہیں، کیا ہیں دو چیتھڑے اور جوتوں کے دو تین جوڑے ہوں گے تو کہیں گی کیا ہیں دو لیترے اور برتن کتنے ہی ہوں۔ کہتی ہیں کیا ہیں دو ٹھیکرے۔ غرضیکہ ہمیشہ اپنی چیز کو کم ہی بتلائیں گی کہ میرے پاس کیا ہے، کچھ بھی نہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ تم عورتوں کے ساتھ عمر بھر سلوک اور بھلائی کرتے رہو پھر کوئی بات ان کی مرضی کے خلاف ہو جاوے تو صاف یہ کہیں گی۔ میں نے تم سے بھلائی نہیں دیکھی۔ روتے ہی آئی روتے ہی رہی اور روتے ہی روتے مر جاؤں گی۔ ماں باپ نے میری قسمت پھوڑ دی۔ مجھے ایسی آگ میں جھونک دیا۔ ہائے افسوس میری شادی ایسے گھر میں کی۔ غرضیکہ ساری عمر کے سلوک اور احسان کو ایک منٹ میں ختم کر دیتی ہیں اور اپنے شوہر کی شکایت اور اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتے ہیں۔ ؎

کرتی تھی عثمانؓ کی دختر بہار
اپنے شوہر کی شکایت خود بیاں

اُڑتے اُڑتے یہ خبر پہنچی وہاں
سُن کے عثمان آئے دختر کے یہاں

ہو خفا اس کے طمانچہ مار کر
یہ کہا فرماتے ہیں خیر البشرؐ

اپنے شوہر کا گلا جو زن کرے
حق تعالیٰ اُس کو جا دوزخ میں دے

جب باپ سے اپنے دختر نے خبر
یہ سُنی توبہ کی اس سے سربسر

بی بیو اُن کو ملے جنت میں گھر
گر چلو اُن بی بیوں کی چال پر

صبر سے اور شکر سے بنتا ہے کام
شوہروں کی تم کرو طاعت مدام

اپنی آبرو بچانیوالی عورت پر دوزخ حرام ہے

ہادیٔ برحق محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔

جو عورت اپنے مرد کے لئے بناؤ سنگار کرے اس کو دو برس کی عبادت کرنے کا ثواب ملے گا اور جو عورت بے اجازت اپنے شوہر کے گھر سے باہر جائے تو زمین و آسمان اور فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں جب تک وہ واپس نہ آئے، اور جو عورت غیر مرد کو اپنا بدن دکھاتی ہے تو اس کی ہر بد نظر کے بدلے اُس عورت پر تین سو ساٹھ لعنتیں برستی ہیں اور جو عورت غیر مرد سے پردہ کرے گی اور اپنے بدن کو چھپائے گی اُس کو دوزخ نہ جلائے گی اور جو عورت اپنے مرد کے پیچھے بھی اپنی آبرو بچائے گی اس پر دوزخ حرام ہے اور جب کوئی عورت اپنے مرد کو دنیا میں تکلیف دیتی ہے تو جنت میں جو حوریں مرد کو ملیں گی وہ کہتی ہیں کہ خدا تجھے غارت کرے یہ تو تیرے پاس کچھ دنوں کا مہمان ہے بہت جلدی ہمارے پاس آجائے گا۔

جب عمرؓ نے بیاہ دختر کا کیا
وقت رخصت کے اُس سے یہ کہا

دل دُکھانا اپنے شوہر کا نہ تُو
یاد رکھنا اس کو دل سے ماہرو

حجت و تکرار کی کرنا نہ خُو
رُو برو آنکھیں کبھی کرنا نہ تُو

حکم شوہر کا بدل کرنا قبول
اور کبھی ہونا نہ تو اُس سے ملول

صبر کرنا رنج و محنت ہو اگر
تاکہ بدلے میں ملے جنت میں گھر

گر خطا کی اس میں تونے مہ جبیں
عمر بھر میں تجھ کو دیکھوں گا نہیں

طلاق مانگنے کا عذاب مہر معاف کرنے کا ثواب

رحمتِ عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔

جو عورت اپنی خوشی سے اپنا مہر معاف کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاتا ہے اور میں اس کی شفاعت کروں گا اور وہ جنت میں جاوے گی اور جس عورت کا مرد غریب ہو اور وہ عورت اپنے مال سے ایک درہم بھی اُس پر خرچ کرے گی تو اس کو سات ہزار درہم اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ثواب ملے گا۔ اس طرح سمجھو، کہ اگر کوئی عورت اپنے غریب شوہر پر اپنے مال سے ایک روپیہ خرچ کرے تو اُس کو سات ہزار روپے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور جب کوئی بیوی اپنے گھر میں

جھاڑ و دیتی ہے تو اس کو کعبے شریف میں جھاڑو دینے کے برابر ثواب ملتا ہے اور ارشاد فرمایا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو عورت بلا سخت مجبوری کے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے اور مردوں کو بلا سخت مجبوری کے طلاق نہ دی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں کرتا جو بہت سے مزے چکھنے والے ہوں۔ فائدہ

سخت مجبوری یہ ہے کہ عورت بدکار ہو جاوے یا کوئی اور ایسی بات ہو جائے کہ جس کی وجہ سے اتفاق اور نباہ نہ ہو سکے تو طلاق دینا بہت اچھا ہے۔ بلا سخت مجبوری کے طلاق دینے سے عرش بھی کانپ جاتا ہے سہ

بی بیو اس حال کو سنو غور سے — خدمت شوہر کرو ہر طور سے
رنج و راحت ساتھ اس کے سب سہو — جو رضا شوہر کی ہو اس پر چلو
زن رہے دوزخ میں وہ جلتی سدا — جس سے شوہر کا نہ حق ہووے ادا
طاعتِ شوہر میں رہنا چاہیئے — دکھ بھی ہو حاصل تو سہنا چاہیئے
حق نے دی ہے مصطفیٰ کو یہ خبر — زن مرے شوہر کے جو فرمان پر
بعدِ مُردن کے میں جنت اُس کو دوں — ساتھ تیرے مغفرت اس کی کروں
شوہروں کو جان سے جانو عزیز — جان و دل قربان کرو لے باتمیز

نیک زن ہر شخص کو اللہ دے
دُور سب کو صحبتِ بد سے رکھے

عورتوں کی عزت اور شہادت

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ :-

اے عورتو! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ جب تم میں سے کوئی اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی ہے اور اس کا شوہر اُس سے راضی ہو تو اس کو ایسا ثواب ملتا ہے کہ جیسا اللہ کے واسطے روزہ رکھنے والے کو اور ساری رات عبادت کرنے والے کو ملتا ہے اور جب اس کو دردِ زہ شروع ہوتا ہے تو اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایسا سامان چھپا کر رکھا ہے کہ زمین و آسمان کے رہنے والوں کو اُس کی خبر نہیں اور جب وہ بچہ جنتی ہے اور بچے کو دودھ پلاتی ہے تو بچے کے ایک گھونٹ دودھ پینے پر اور ہر بار چوسنے پر اس کو ایک نیکی ملتی ہے اور بچے کی وجہ سے اس کو رات میں جاگنا بھی پڑے تو اس کو ستر غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور عورت کو شروع حمل سے لے کر بچے کے

بچنے اور دودھ چھڑانے تک ایسا درجہ ملتا ہے کہ جیسا اسلام کی حفاظت کرنے والے مجاہد کو سرحد پر رہنے سے ملتا ہے۔ اور اگر عورت اس درمیان میں مر جاوے تو اس کو شہادت کا درجہ ملتا ہے (ابن ماجہ)

بعض صورتوں میں نکاح کرنا درست نہیں

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:۔

ایک شخص اپنی بیٹی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور عرض کی یا رسول اللہ یہ میری بیٹی نکاح نہیں کرتی، حضورؐ نے اس لڑکی سے فرمایا کہ نکاح کے بارے میں اپنے باپ کا کہنا مانو، اس لڑکی نے کہا یا رسول اللہ قسم ہے اس خدا کی جس نے آپ کو سچا دین دیکر بھیجا ہے میں نکاح نہ کروں گی جب تک آپ مجھے یہ نہ بتلا دیں کہ مرد کا حق بیوی کے ذمّہ کیا ہے؟۔

آپؐ نے فرمایا کہ ہر جائز کام میں اس کی تابعداری کرنا۔ لڑکی نے کہا قسم ہے خدا کی جس نے آپ کو سچا دین دے کر بھیجا ہے میں کبھی نکاح نہ کروں گی۔

اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ عورتوں کا نکاح جبکہ وہ اختیار رکھتی ہوں بغیر ان کی اجازت کے مت کرو۔ فائدہ۔ اس لڑکی کا عذر یہ تھا کہ میں شوہر کا حق ادا نہ کرسکوں گی۔ حضورؐ نے اس کو مجبور نہیں کیا۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی عورت شوہر کا حق ادا نہ کر سکے اور برے کام کا خطرہ بھی نہ ہو تو وہ نکاح نہ کرے۔ یہ حدیث شریف پہلے نکاح کے بارے میں ہے۔ اور دوسرے نکاح کے بارے میں یہ حدیث ہے کہ:۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور وہ عورت جس کے رخسار محنت مزدوری سے بدرنگ ہو گئے ہوں گے قیامت کے دن اس طرح ہوں گے جیسے بیچ کی انگلی، اور کلمہ کی انگلی ملی جلی ہوتی ہیں بس جو عورت بیوہ ہو گئی ہو اور اس نے اپنے یتیم بچوں کی خدمت کے لئے اپنے آپکو قید کر دیا ہو۔ یہاں تک کہ بچے پل گئے اور کہ پھر جدا ہو گئے یا مر گئے۔ مگر یہ اس وقت ہے جبکہ عورت کو یہ خطرہ ہو کہ نکاح کرنے سے بچے برباد ہو جائیں گے تو یہ عذر بیوہ کو نکاح نہ کرنے کے لئے درست ہے اور اس میں اس کو بڑا رتبہ ملے گا۔

شوہر کیساتھ برتاؤ کرنے کا طریقہ

بی بیو! اپنے شوہر کے ساتھ محبت رکھنا اور ہر جائز کام میں اس کا کہا ماننا اس سے اللہ و رسولؐ خوش ہوتے ہیں۔ دنیا میں عزت اور نیک نامی ہوتی ہے اور اپنے شوہر سے محبت نہ کرنا اور اس کا کہا نہ ماننا اور اس کے ساتھ لڑائی جھگڑا رکھنا اس سے شیطان خوش ہوتا ہے جو سب سے بڑا زہریلا سانپ انسان کا دشمن ہے اور دنیا میں بھی ذلت اور بدنامی ہوتی ہے۔ زندگی وبالِ جان ہو جاتی ہے۔ راحت نصیب نہیں ہوتی۔ اس لئے شوہر کے ساتھ بقدر ضرورت برتاؤ کرنے کا طریقہ لکھا جاتا ہے۔ سمجھدار بیبیاں سبق حاصل کر سکتی ہیں۔

۱۔ دیکھو شوہر اور بیوی کا ایک ایسا رشتہ ہے کہ ساری عمر اسی میں کاٹنی پڑتی ہے۔ اگر دونوں میں محبت اور اتفاق رہا تو یہ بڑی عزت اور راحت کی چیز ہے اور اگر اس میں فرق آیا تو یہ بڑی کلفت اور مصیبت ہے۔ یاد رکھو اپنے مرد کے ساتھ خالی محبت کافی نہیں بلکہ اس کے مرتبہ کا خیال رکھو۔ اٹھنے بیٹھنے میں بات چیت کرنے میں بھی اس کا ادب کرنا ضروری ہے، چاہے وہ کتنا بھی ہنسی مذاق کرتا ہو۔

۲۔ اس کی آمدنی کے موافق خرچ کرو۔

۳۔ اگر کوئی تمہارے خلاف ہو اس کی سہار کرو اور ہمیشہ خوشی ظاہر کرو۔

۴۔ ہمیشہ بے جا خرچ سے بچو۔

۵۔ جو کچھ ملے جُڑے اپنا گھر سمجھ کر چٹنی روٹی بھی ہو تو کھا کر گزارہ کرو۔

۶۔ کسی بات میں ضد نہ کرو۔

۷۔ کبھی غصے میں آکر اس کی شکایت نہ کرو۔

۸۔ اگر اس کو تمہاری کسی بات پر غصہ آگیا تو ایسی بات نہ کہو کہ اس کا غصہ اور بڑھے۔

۹۔ اگر وہ تم سے خفا ہو جاوے تو تم ناک منہ چڑھا کر نہ بیٹھ جاؤ بلکہ عاجزی سے اپنا قصور معاف کراؤ چاہے تمہارا قصور ہو یا نہ ہو اور قصور معاف کرانے میں اپنی عزت سمجھو۔

۱۰۔ گھر کی چیزوں کو سلیقے سے رکھو یہ نہ ہو کہ ہر جگہ پڑی رہیں۔

۱۱۔ کسی کام میں حیلہ بہانہ مت کرو۔

۱۲۔ جھوٹ ہرگز نہ بولو کہ جھوٹ بولنے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور اعتبار بھی اُٹھ جاتا ہے۔

اگر وہ غصے میں آکر کچھ بھلا برا کہے تو اس کی سہار کرو، جواب مت دو۔ تم دیکھو گی کہ غصہ اترنے کے بعد وہ خود شرمندہ ہوگا۔ اگر تم بھی غصہ کروگی اور اسے بدنام کروگی تو بات بڑھ جائے گی۔ اور جتنا تم سے برتا تھا اتنا بھی نہیں ہوسکے گا۔ پھر سوائے لڑائی جھگڑے کے اور رونے دھونے کے کچھ نہ ہوگا۔

۱۴۔ اپنے آدمی کو بس میں کرنے کی آسان تدبیر یہ ہے کہ اس کا کہنا مانا جائے جس طرف کو وہ چلائے چلے، پھر اس کی جان و مال سب تمہارے واسطے ہے۔

۱۵۔ اس کے ساتھ زبان درازی کرنا یا مقابلہ کرنا یا اس کی برابری کرنا بڑی غلطی ہے بھلا خیال تو کرو کہ تمہارا باپ رتبہ کے لحاظ سے کیا تمہارے برابر ہوسکتا ہے ہرگز نہیں تو شوہر کا رتبہ تو باپ سے بھی زیادہ ہے اللہ و رسول نے اس کا رتبہ تمہارے مقابلے میں بڑا بنایا ہے۔ رحمت عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی کہ جس کا شوہر اس سے ناراض ہو" (ترمذی)

شوہر کے والدین کے ساتھ برتاؤ کرنے کا طریقہ

اگر شوہر کے ماں باپ زندہ ہوں اُن کی خدمت کرنے میں اپنی عزت اور نیکنامی سمجھو وہ بھی رشتہ کے لحاظ سے اپنے ماں باپ ہی کے برابر ہیں۔ اسی طرح شوہر کے ماں باپ کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے بیٹے کی بیوی کو اپنی ہی بیٹی سمجھیں۔ ساس نندوں سے علیحدہ ہونے کی فکر نہ کرو کہ اُن سے فساد ہونے کی یہی جڑ ہے۔ گو آجکل اسی میں بہتری ہے کہ جب لڑکا اور اُس کی بیوی جُدا رہنا چاہتے ہوں تو ماں باپ کو چاہیئے کہ ان کو خوشی کے ساتھ جُدا کر دیں مگر تم جُدا ہونے کی فکر نہ کرو اور دل کو یہ سمجھاؤ کہ جب وقت آئے گا جُدا ہونا ہی پڑے گا۔ اگر دنیا میں جُدا نہ ہوا کرتے تو یہ شہر اور گاؤں کہاں سے بس جاتے اور بے موقع الگ ہونے میں تکلیف بھی ہوتی ہے اور نقصان بھی ہو جاتا ہے۔ بعض جگہ ایسا ہوا ہے کہ لڑکی سیدھی سادی اکیلی دیکھ کر چوروں نے یا بدمعاش عورتوں نے مار ڈالا اور گھر کا سب روپیہ زیور اور سامان لوٹ لیا یا کوئی دھوکا فریب دے کر لڑکی ہی کو لے اڑی ہیں۔

بس بہتر یہی ہے کہ کنبہ کے ساتھ مل جل کر پیار و محبت سے رہ کر گذر کرے جو کام ساس یا نندیں کرتی ہوں تو اُن کے بے کہے اُن سے لے کر کر دیا کرو۔ اس برتاؤ سے اُن کے دلوں میں تمہاری محبت ہو جائے گی۔ اور تمہاری تعریفیں کیا کریں گی۔ شوہر کے گھر دل لگا کر رہنا چاہیئے۔ اگرچہ نئی جگہ ہونے کی وجہ سے وہاں دل نہ لگے اور دل کو سمجھاؤ، ایسا نہ ہو کہ جب دیکھو بیٹھی رو رہی ہیں۔ جاتے دیر نہیں ہوئی اور آنے کا تقاضا شروع کر دیا۔ اگر وہاں کوئی بات تمہاری مرضی کے خلاف ہو تو ماں باپ

سے یا کسی اور سے اس کا ذکر نہ کرو۔ جن عورتوں سے میل جول رکھنے کو شوہر یا اس کے ماں باپ منع کریں ان سے میل ملاپ مت رکھو، جہاں تمہارے جانے کو وہ پسند نہ کریں وہاں ہرگز نہ جاؤ۔ اُن کی اجازت کے بغیر نہ کہیں جاؤ اور نہ آؤ۔

ہماری اُمید ہے کہ اگر تم نے اس برتاؤ پر عمل کیا تو انشاء اللہ تعالیٰ سب کی پیاری بن جاؤ گی اور عزت و راحت سے زندگی گزرے گی۔ خدا کرے کہ ساس اور نندیں بھی سمجھدار ہیں تاکہ پیار و محبت سے رکھیں۔

ایک لڑکی کا مرنا اور عذابوں میں پھنسنا

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بڑھیا آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میری ایک لڑکی جوانی ہی میں مرگئی تھی بہت دن ہوگئے میں نے اس کو کبھی خواب میں نہیں دیکھا مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے کہ جس کی برکت سے میں لڑکی کو خواب میں دیکھ لوں۔

آپ نے فرمایا کہ تم جمعہ کی رات کو چار رکعت نفل نماز اس طرح پڑھو کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ والشمس ایک بار اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ واللیل ایک بار، اور تیسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ والضحیٰ ایکبار اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ الم نشرح ایک بار پڑھو اور نماز پڑھ کر سجدے میں جاکر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ یا الٰہی میری لڑکی کو خواب میں دکھا دے اور پھر سو جانا انشاء اللہ تم اپنی لڑکی کو خواب میں دیکھ لوگی۔ بڑی بی نے یہ عمل کیا اور لڑکی کو خواب میں دیکھا۔ پھر وہ صبح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور رو رو کر کہنے لگی یا رسول اللہ آپکی برکت سے میں نے اپنی لڑکی کو خواب میں دیکھا، یا رسول اللہ وہ تو دوزخ کے بڑے بڑے عذابوں میں پھنس رہی ہے۔ میں اس کے حال سے نہایت بے چین ہوں۔ وہ میری بیٹی رو رو کر کہتی تھی کہ اے میری مہربان امی جان یہ میرا حال رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دو کہ آپکی دعا اور برکت سے میں ان عذابوں سے نجات پاؤں اور میرے اس حال کی خبر عورتوں کو سنا دی جاوے کہ وہ میری طرح عذابوں میں نہ پھنسیں۔

حضورؐ نے فرمایا کہ جو عذاب تم نے اپنی بیٹی پر دیکھیں ہیں بیان کرو۔ بڑی بی رو رو کر کہنے لگی ؎

بولی وہ یا شافع یوم الحساب | کس طرح کے اس پر دیکھے ہیں عذاب
پہلے دیکھا میں نے اس کو یا نبی | آتش دوزخ میں جلتی ہے پڑی
پھر پوچھا میں نے اس کا باعث اس سے جا | یعنی تجھ کو کس لئے دوزخ ملا
یوں کہا اس نے مجھے اے پاکباز | ترک جو کرتی تھی سستی سے نماز

فرضِ حق جو میں نہ کرتی تھی ادا — اس لئے مجھ کو ملی دوزخ میں جا
دوسرے یا حضرتِ احمد سنو — ڈالتے تھے اس کے سر پر آگ کو
پوچھا میں نے اس سے یہ کیا ہے عذاب — بول مجھ سے تب وہ یوں با اضطراب
سر کو کھولے جو پھرا کرتی تھی میں — دل جہاں چاہتا تھا جایا کرتی تھی میں
دیکھتے تھے سر کو نامحرم مرے — ہے عذاب سخت سر پہ اس لئے
تیسرے دیکھا کہ سینے میں آگ کی — لے کے ہاتھوں میں فرشتے یا نبی
ایک طرف سے کان میں کو اس کے ڈال — دوسری طرف سے لیتے تھے اسکو نکال
پوچھا میں نے حال اس کا بھی بتا — با دلِ پر درد اُس نے یوں کہا
چغلیاں جو کیا کرتی تھی میں — بے گناہ سر پر لیا کرتی تھی میں
ایک کی میں بات کہتی ایک کو — تاکہ پیدا باہمی تکرار ہو
اس لئے ہے آج مجھ پر یہ عذاب — کیا کہوں جیسی کہ ہے حالت خراب
دیکھا یہ چوتھا عذاب اے مصطفےٰ — اس کو میں آنکھوں کے اندر بر ملا
آتشِ دوزخ میں بھرتے سر بسر — پوچھا اس سے یہ بھی حال پھر ضرور
یوں کہا اس نے کہ میں دنیا میں واں — دیکھتی تھی صورت نامحرماں
غیر مردوں سے جو نہ چھپتی تھی میں — سامنے سب کے پھرا کرتی تھی میں
اس لئے ہے آج اُس حق کا عتاب — اس سبب سے ہوں گرفتار عذاب
پانچویں اسطرح سے دیکھا اسے — آبلہ اک سیاہ اُس کے منہ پہ ہے
جس سے اس کا منہ سارا چھپ رہا — تھی عجب صورت کہوں کیا یا نبیا
میں نے اس سے جو کیا دریافت حال — یہ جواب اس نے دیا ہو پر ملال
تھے جو نامحرم نہ میں اُن سے چھپی — منہ چھپایا اُن سے نہ میں نے کبھی
اس لئے ہے منہ کے اُوپر آ بلا — ہوں بہت سختی کے اندر مبتلا
اور چھٹے دیکھا اُسے اس حال سے — ہونٹ اسکے ہیں چھری سے کاٹتے
اور زباں کو اس کی گدی کی طرف — کھینچتے ہیں یا رسولِ باشرف
پوچھا میں نے اس سے یہ کیا ہے عذاب — یوں دیا اس مری دختر نے جواب
کہتی تھی جو اپنے شوہر کو بُرا — اور تکلیف اس کو دیتی تھی سدا

اُس کے کہنے پر نہ میں کرتی تھی کام — برخلافِ شوہر کرتی تھی مدام
اس لئے یہ آج میرا حال ہے — آہ اپنا ہی تو یہ اعمال ہے
ساتویں بس آگ کی زنجیر سے — ہاتھ پاؤں اس کے سب دیکھے بندھے
اور سر پر پڑتی تھی کوڑوں کی مار — پوچھا میں نے اُس سے ہو کر غمگسار
کیا یہ حالت ہے تیری بیٹی بتا — با دلِ مضطر یہ پھر اُس نے کہا
بے اجازت اپنے شوہر کی سدا — مال بے جا خرچ میں نے کر دیا
اس سبب سے یہ غضب مجھ پر ہوا — ہوں بہت سختی کے اندر مبتلا
آٹھویں دوزخ میں دیکھے سانپ دو — لپٹے ہوتے تھے اس کی چھاتی پہ جو
جو کیا دریافت میں نے اس کا حال — یہ جواب اُس نے دیا ہو پُر ملال
غیر کے بچوں کو جو میں گاہ گاہ — بے حکم شوہر کے دیتی دودھ آہ
اس لئے یہ سانپ کاٹے صبح و شام — کاٹتے ہیں چھاتیوں کو لا کلام
اور نویں یا حضرت خیرالورای — حال اس کا اس طرح دیکھا گیا
پیٹ اس کا ہر طرف سے سوج کر — ہو رہا ہے ڈھول جیسا سر بسر
پوچھا اس کا بھی سبب میں نے وہاں — یوں کیا اس نے رو رو خود بیاں
کھایا کرتی تھی جو میں مالِ حرام — جیسا مل جاتا تھا دنیا میں طعام
نیک و بد کا کچھ نہ کرتی تھی خیال — کھاتی تھی ہو مشتبہ یا ہو حلال
اس لئے اس پیٹ میں اے غمگسار — سانپ اور بچھو بھرے ہیں بے شمار
دسویں اس کو اس طرح دیکھا گیا — آگ کے تیروں کو لے کر یا مصطفٰے
مارتے ہیں اس کے پیروں پر تمام — ہے عذابِ سخت یا خیرالانام
پوچھا میں نے اس سے یہ کیا حال ہے — یوں دیا اس کا جواب اُس نے مجھے
بے اجازت اپنے شوہر کے کبھی — گھر سے باہر جو میں جاتی تھی چلی
سنتی تھی کہنا نہ شوہر کا ذرا — برخلاف اس کے رہتی تھی سدا
کرتی تھی جو اس کی مرضی پر نہ کام — اس لئے پایا ہے دوزخ میں مقام
یارسول اللہ پھر بیٹی میری — رو رو کر کے یوں کہنے لگی
عرض یہ کیجیو رسول اللہ سے — نائبِ حق دو جہاں کے شاہ سے

عورتوں کو حال میرا دیں سنا
جس طرح دیکھا ہے یاں پر ماجرا

تاکہ ایسی عادتوں سے وہ بچیں
مثل میرے وہ نہ آفت میں پڑیں

اور میری عرض یہ بھی کیجیو
خدمت حضرت میں لے مادرِ نکو

میرے شوہر کو بلا کر مصطفیٰ
کرا دیجئے معاف میری سب خطا

مجھ سے جو کچھ ہو گئے اس کے قصور
معاف وہ للّٰہ کرا دیجئے ضرور

پھر نبی نے اس کے شوہر کو بلا
سامنے اپنے بٹھا کر یوں کہا

بخشدے تو اپنی بیوی کی سب خطا
ہے عذابِ سخت میں وہ مبتلا

حسب فرمانِ رسولِ کبریا
معاف کی بیوی کی سب اس نے خطا

بڑی بی نے دوسرے دن پھر اسے
خواب میں دیکھا بڑی ایک شان سے

یعنی جنت میں ہے بیٹھی تخت پر
اور تاج موتی کا رکھا ہے اس کے سر

واسطے اس کے ہے واں موجود سب
ہر طرح کی نعمتیں عیش و طرب

دیکھ کر ماں کو کہا اے نیک نام
میرا پہنچانا تو حضرت کو سلام

اُن کی برکت سے ملی مجھ کو نجات
اور یہ درجہ ملا اے نیک ذات

مجھ سے شوہر جب میرا راضی ہوا
فضلِ حق سے تب ملی جنت میں جا

ورنہ اے مادر میں تا روزِ حساب
رہتی شدت سے گرفتارِ عذاب

عورتوں کو چاہیئے اے نیک نام
اس قصے کو سنیں دل سے تمام

خوف سے اللہ کے دل میں ڈریں
رات دن بس طاعتِ شوہر کریں

بی بیو اس حال پر اب غور کر
دل میں نیکی کو جگہ دو سر بسر

کام کا اپنے تم اب مختار ہو
عمل کر لو پھر تو بیڑا پار ہو

ایک نہایت مفید مشورہ

محبوب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :۔

دین کا علم سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اس مبارک حکم کی وجہ ظاہر ہے کہ جب دین کی باتوں کا علم نہ ہوگا۔ عبادت اور اطاعت دونوں صحیح طریقے سے ادا نہیں ہوسکتیں اس لئے مسلمان بھائیو اور بہنوں کی خدمت میں عرض ہے کہ آج کل دین کی باتوں کے سیکھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک کتاب بہشتی زیور کے نام سے بہت مشہور ہے اور بڑی معتبر ہے اس کے گیارہ حصے ہیں۔ اس کو ہندوستان کے ایک عالیشان بزرگ عالم نے اُردو زبان میں لکھا ہے اور ہندوستان کے بڑے بڑے بزرگ عالموں نے اس کو پسند فرمایا ہے اور یہی اس کے معتبر ہونے کی دلیل ہے۔ اس میں ضرورت کے موافق پاکی ناپاکی، وضو غسل، نماز، روزہ۔ حج، زکوٰۃ، لین دین، خرید و فروخت، مرنا جینا، کفن دفن، ملنا جلنا، رہنا سہنا، ماں باپ اور اولاد وغیرہ کے حقوق اور نکاح و طلاق وغیرہ کے تمام مسائل موجود ہیں جن کا سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اس کو خرید و پڑھو اور سنو۔ انشاء اللہ چند روز میں اُردو کے مولوی اور مولون بن جاؤگے

کر چکا ہوں میں تو بس تبلیغ دیں | آگے اس سے مجھ کو کچھ قدرت نہیں
خالق تاثیر ہے پروردگار | اس میں مجھ کو کچھ نہیں ہے اختیار

ہاں مگر تاثیر دے اس میں خدا
دل میں تیرے ہو اثر اس وعظ کا

صبر اور شکر کا بیان

آدمی پر دو حالتیں آتی ہیں ایک مرضی کے موافق ہوتی ہے ایسی حالت کو خدا کی نعمت سمجھنا اور دل میں خوش ہونا اور زبان سے خدا کی تعریف کرنا اور اس نعمت سے خدا کی عبادت اور اطاعت کرنا اور اس کی نافرمانی سے بچنا اس کو شکر کہتے ہیں اور خدا کی نعمتیں بہت سی ہیں جیسے خدا نے آرام اور سکھ دیا ہو، مال یا اولاد، عزت یا حکومت دی ہو تو ایسے وقت کا شکر یہ ہے کہ دماغ خراب نہ ہو، خدا کی یاد اور اس کے حکموں سے غافل نہ ہو، خدا کی نعمتوں کو یاد کرے غریبوں کو حقیر نہ جانے کسی پر ظلم نہ کرے، مال کو بری جگہ خرچ نہ

کرے۔ بڑے کام نہ کرے۔ غریبوں کی مدد کرے۔ فضول خرچی سے بچے۔ دوسری حالت مرضی کے خلاف ہوتی ہے جس سے دل کو غم اور فکر ہوتا ہے تکلیف ہوتی ہے ایسی حالت کو یہ سمجھے کہ اس میں میرے لئے کوئی بہترائی ہے۔ خدا کی شکایت نہ کرے۔ اگر وہ خدا کا کوئی حکم ہو تو اُس پر مضبوطی سے قائم رہے۔ جیسے رزق کی تنگی یا کوئی تکلیف یا غم ہو تو ہمت اور مضبوطی سے اس کی سہار کرے اور پریشان نہ ہووے اس کو صبر کہتے ہیں اور صبر کرنے کے موقع آدمی پر بہت سے آتے ہیں جیسے دین کے کاموں سے جی گھبراتا ہے اور بُرے کاموں کا تقاضا کرتا ہے یا حرام آمدنی کو چھوڑنا نہیں چاہتا یا کسی کا حق دبانا چاہتا ہے یا کسی کو ناحق تکلیف دینا چاہتا ہے تو ایسے وقتوں کا صبر یہ ہے کہ ہمت کرکے دین کے حکموں کو ادا کرے اور گناہوں کے کاموں سے بچے۔ چاہے جی کو کتنی ہی تکلیف ہو، کیونکہ بہت جلدی اس تکلیف کے بدلے آرام نصیب ہوگا۔ اور ایک موقع صبر کا یہ ہے کہ کوئی بلا آپڑے جیسے بیماری یا رزق کی تنگی یا کوئی دشمن ستا رہے یا کوئی عزیز مرجائے یا مال کا نقصان ہوجائے تو ایسے وقتوں کا صبر یہ ہے کہ مضبوطی سے اس حالت پر ثابت قدم رہے اور یہ سمجھے کہ میرے لئے اس میں بہترائی ہے اور بے صبری کرنے سے تقدیر تو بدل ہی نہیں سکتی پھر بے صبری کرکے ثواب بھی کیوں کھویا جاوے اور سب سے بڑی بہترائی ثواب ہی کو سمجھے۔ نہ خدا کی شکایت کرے اور نہ ہر وقت اس کو سوچا کرے بلکہ صبر کے ثوابوں کو یاد کیا کرے۔

صبر کرنے کے ثوابوں کا بیان

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے، اور جن لوگوں نے اللہ کی رضا مندی کے لئے دنیا کی تکلیفوں پر صبر کیا اور نمازیں پڑھیں اور اللہ کی دی ہوئی روزی میں سے چھپے اور ظاہر اُس کی راہ میں خرچ کیا اور برائی کے مقابلے میں نیکی کرتے رہے تو یہ ایسے لوگ ہیں جن کی دنیا کا انجام اچھا ہے، یعنی آخرت میں اُن کے رہنے کے لئے جنت کے باغ ہیں جن میں وہ آپ بھی جائیں گے اور ان کے باپ دادا اور ان کی بیویاں اور اُن کی اولاد جو تابعدار ہوں گے وہ سب اُن کے ساتھ جائیں گے اور جنت کے ہر ہر دروازے سے فرشتے اُن کے پاس آ آ کر اُن سے سلام علیک کریں گے اور یہ بھی کہیں گے کہ دنیا میں جو تم صبر کرتے رہے تھے آج تم کو یہ اُسی صبر کا بدلہ ملا ہے۔ سبحان اللہ تمہاری دنیا کا بھی کیسا اچھا انجام ہوا۔ (سورۃ الرعد) اور ارشاد فرمایا اللہ تعالےٰ نے

اے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ مسلمانوں کو دنیا کے تمام نقصانوں اور تکلیفوں پر صبر کرنے والوں کو ہماری رضامندی کی خوشخبری سُنا دیجئے کیونکہ یہ لوگ ایسے ہیں کہ جب اُن پر کوئی بلا آ پڑتی ہے تو یوں کہتے ہیں :۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ط

یعنی ہم اور ہماری اولاد اور مال وغیرہ سب اللہ ہی کے تھے ہیں اور ہم بھی اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اُن کے رب کی مہربانی ہے اور یہی لوگ سیدھے راستہ پر ہیں (سورۃ البقرہ)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کیسی عزت وشان ہے دنیا کی تکلیفوں پر صبر کرنے والوں کی، بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کا ساتھی اور مددگار ہے ۔

اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :۔

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ط

یعنی جو لوگ دنیا کی تکلیفوں پر صبر کرتے ہیں ان کو بے شمار ہی بدلہ دیا جائے گا ۔

اور دستگیر بیکساں شفیع عاصیاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔

جس آدمی پر کوئی صدمہ آ پڑے اور وہ صبر جمیل کرے تو اس کے لئے جنت ضروری ہے ۔ دریافت کیا گیا یا رسول اللہ صبر جمیل کیا ہے ۔ آپ نے فرمایا :۔

آنکھوں سے رونا اور زبان کو اللہ تعالیٰ کی شکایت سے روکنا یہ صبر جمیل ہے ۔

دیکھو ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ :۔

جب میں اپنے مسلمان بندے کے کسی پیارے کی جان لیتا ہوں پھر وہ بندہ یا بندی میرا حکم سمجھ کر صبر کرے تو میرے پاس اُس بندے اور بندی کے لئے جنت کے سوا اور کوئی بدلہ نہیں ہے اور جب کسی کا بچہ مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ تم اس سے ان کے دلوں کو صدمہ پہنچا ۔ وہ کہتے ہیں ہاں ۔ پھر فرماتا ہے کہ وہ میرا بندہ اور بندی کیا کہتے ہیں ۔ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کے حکم پر راضی ہیں اور یوں کہتے ہیں ۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ط

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو ! اُن تابعدار بندوں کے لئے جنت میں ایک محل بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو ۔ یعنی ہمارے دیئے ہوئے غم پر ہماری تعریف اور صبر کرنیوالوں کا گھر (ترمذی) نائبؒ

مسلمان بھائیو اور دین کی بہنوں ! دُنیا کے اس جیل خانہ میں چاہے کوئی جان کا صدمہ پہنچے یا مال کا سب میں گناہ معاف ہوتے ہیں درجے بُلند ہوتے ہیں اور صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور ثواب ملتا ہے: ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے حکم میں راضی رہنا چاہیئے۔

ے

دوستوں کو اپنے وہ رسوا کرے
دشمنوں کو دیں ہزاروں نعمتیں
دوستوں کو اپنے رنج و تعب دے
روتے روتے بے بصر یعقوب ہو
کربلا میں قُرَّۃُ العَین نبی
ظالموں کے ہاتھ سے یوں ہوئے شہید
ہو حسن کا زہر سے ٹکڑے جگر
عقل سے برتر خُدائی ہے تری
جو کہ تو کرتا ہے برحق ہے بجا

دشمنوں کا جو کبھی کہنا کرے
رزق و صحت عیش صدہا راحتیں
مبتلا ہوں امتحاں کے واسطے
طُعمۂ کرماں تنِ ایوب ہو
لعل زہرا کا حسین ابنِ علی
اور اپنا کام دل پاوے یزید
دشمنانِ حق کو ہو یوں کرّ و فر
سمجھ سے باہر خدائی ہے تری
عقل اس کی سمجھ کو پہنچے گی کیا

مانتا ہوں میں خداوندی تری
جانتا ہوں تجھ کو عیبوں سے بری

صبر کرنیوالے بغیر حساب کے جنّت میں جائینگے

حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔

قیامت کے دن یہ اعلان کیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ جس کا قرضدار ہو وہ حاضر ہو جائے لوگ کہیں گے ایسا کون ہے کہ جس کا اللہ قرضدار ہو۔ فرشتے جواب دیں گے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں تکلیف دی تھی اور اس تکلیف سے اُن کو صدمہ پہنچا تھا اور اُن کے آنسو نکلے تھے مگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر صبر کیا تھا اللہ تعالیٰ اُن کا قرضدار ہے اور دُنیا میں جو وعدے صبر کرنے والوں کے لئے کئے تھے آج پورے کرے گا۔ یہ اعلان سن کر بہت سے لوگ مرد اور عورتیں جمع ہو جائیں گے۔ فرشتے اُن کے اعمال نامہ دیکھیں گے جن کی بے صبری نکلے گی ان کو دُور کر دیں گے اور جن کا صبر دیکھیں گے اُن کو اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے سایہ میں کھڑا کر کے عرض کریں گے کہ :۔

اے رب تیری تکلیفوں پر صبر کرنے والے حاضر ہیں۔ حکم ہو گا کہ ان سب کو طوبیٰ کے

درخت کے سایہ میں کھڑا کر دو کہ ہم پہلے اپنے نور کی روشنی سے ان غم کے ماروں کے دلوں کو ٹھنڈا کریں بس اُن کے دلوں کو ٹھنڈک پہنچائی جائے گی پھر حکم ہوگا۔ اے صابر بندو! ہم نے تم کو دنیا میں ذلیل کرنے کے لئے تکلیفیں نہیں دی تھیں بلکہ اس لئے دی تھیں کہ آج کے دن تمہارے درجے بڑھائیں بس آج ہم اُن غموں اور تکلیفوں کے بدلے تمہارے گناہ معاف فرماتے ہیں اور تم کو دوزخ کے عذاب سے بری کرتے ہیں۔ تم نے دنیا میں صبر کرکے ہم کو خوش کیا تھا آج ہم تم کو خوش کریں گے اور بے شمار نعمتیں دیں گے۔ پھر غریبوں سے فرمائے گا۔

اے میرے غریب بندو! میں نے تم کو دنیا میں ذلیل کرنے کے لئے غریبی نہیں دی تھی بلکہ تمہارا حساب تھوڑا کرنے کے لئے اور آج کے دن تمہارا رتبہ بڑھانے کے لئے غریبی کو پسند کیا تھا اور آج تمہاری یہ عزت اور شان ہے کہ ہم نے تم کو بخشدیا اور جن لوگوں نے دنیا میں تمہاری مدد اور خدمت کی تھی تم اُن کو بھی بخشوا سکتے ہو۔ پھر اُن بندوں سے فرمائے گا جنہوں نے اپنے بچوں کے مرنے پر صبر کیا تھا کہ اے صابر بندو! اگر ہم تمہارے بچوں کی موت لوح محفوظ میں نہ لکھتے اور تمہارے دلوں کو زخمی نہ کرتے تو آج تم کو یہ درجے نہ ملتے۔ صبر کرنے کی وجہ سے ہم تم سے خوش ہیں اور اب تم اپنے بچوں کو ساتھ لے کر بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اب تم نہ کبھی مرو گے اور نہ کوئی غم اور تکلیف دیکھو گے۔ پھر اسی طرح اللہ تعالیٰ اندھے لنگڑے۔ کوڑھی۔ بیمار وغیرہ مصیبت کے مارے ہوؤں سے فرمائے گا اور سب غم زدہ لوگ مرد اور عورتیں اپنے اپنے رتبے کو دیکھ کر خوش ہوں گے کوئی بادشاہ ہوگا، کوئی نواب جیسا ہوگا۔ کوئی امیر اور رئیس جیسا ہوگا۔ فرشتے ان کو بُراق یعنی جنتی گھوڑوں پر سوار کریں گے اور بڑی عزت اور شان سے جنت کے دروازے پر لے جائیں گے جو لوگ اُس قیامت کے میدان میں حساب دینے کے واسطے رُکے کھڑے ہوں گے وہ اُن کی یہ عزت شان دیکھ کر کہیں گے کہ یہ لوگ نبی ہیں یا شہید ہیں۔ فرشتے جواب دیں گے یہ وہ لوگ ہیں جن کو دنیا میں تکلیفیں دی گئیں مگر ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر صبر کیا تھا اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے تابعدار رہے تھے یہ جواب سُن کر وہ لوگ بڑے افسوس سے کہیں گے کیا اچھا ہوتا کہ ہم بھی تابعداری کرتے اور دنیا میں تکلیفیں اٹھاتے بلکہ ہماری کھال قینچیوں سے کاٹی جاتی کہ آج ہم کو بھی یہ عزت ملتی اور حساب دینے کی مصیبت سے چھُٹ جاتے۔ پھر فرشتے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ جنت کا بڑا فرشتہ رضوان پوچھے گا کون ہو۔ فرشتے کہیں گے صابر لوگ آئے ہیں، دروازہ کھولدو۔ وہ کہے گا کہ ابھی ترازو کھڑی نہیں کی گئی اور نہ حساب و کتاب کا دفتر کھلا ہے پھر یہ لوگ حساب دینے سے پہلے کیسے آگئے۔ فرشتے کہیں گے کہ صابر لوگوں سے حساب کتاب نہیں لیا جائے گا بس رضوان جنت کا دروازہ کھول دے گا اور صابر لوگ بڑی عزت و شان کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائیں گے (منتخبہ از مرشد اللہ)

فائدہ۔ مسلمان بھائیو! اور بہنو، مسکینو، بیکسو غریبو غمزدو۔ محتاجو۔ دیکھو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہاری

کیسی عزت اور شان ہے مگر آجکل ہماری یہ حالت ہے کہ جہاں کوئی تکلیف پہنچی تو ایسے پریشان ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر اعتراض کر دیتے ہیں، شکایت کرتے ہیں کہ ہم کو کس مصیبت میں پھنسا دیا، یہاں تک کہ نماز تک چھوڑ دیتے ہیں جیسے ایک شخص بڑا نمازی، پرہیزگار مشہور تھا اس کی بھینس مر گئی اس کے لڑکے نے خبر دی کہ باپو جس کی نماز پڑھا کرتا ہے اس نے ہماری بھینس مار دی، کہنے لگا کہ اچھا اس نے بھینس تو مار ہی دی ہے میں بھی اصل ماں باپ کا ہوں گا تو اب ساری عمر نماز نہیں پڑھوں گا۔ اور وضو کا پانی گرا کر وہ جاہل کہتا ہے کہ لے پڑھوا لے نماز بھینس کے مارنیوالے، بھلا دیکھو تو کچھ ٹھکانہ ہے اس جہالت کا کہ ذرا سی دیر میں ساری دینداری اور پرہیزگاری ختم کر دی اور خدا کا عذاب سر پر لے لیا، بس دکھ سکھ میں صابر و شاکر رہو، اللہ اور رسول کے حکم پر مضبوطی سے چلتے رہو۔

دعاء

یا الٰہی مجھ کو صبر و شکر دے
کر بہت ہی صابر و شاکر مجھے

دے مجھے اپنی قضا پر تو رضا
حکم سے اپنے مجھے راضی بنا

دل سے میں تقدیر کا تابع رہوں
حکم سے تیرے کبھی غافل نہ ہوں

دے مجھے صبر جمیل اے ذوالجلال
کر نہ دے مضطر مجھے رنج و ملال

صبر سے یارب رہیں کر تر بتر
کر ہمارا خاتمہ اسلام پر

سختیاں دنیا کی جھیلیں لاکھ ہم
راہ دیں سے پر نہ ڈگ جائے قدم

اپنی طاعت کا وہ حصہ دے رہیں
باغ جنت میں جو پہنچا دے ہمیں

بین کر کے رونے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

وہ آدمی ہم میں سے نہیں ہے جو کسی کے غم میں سر کے بال منڈائے اور کپڑے پھاڑے اور منہ پیٹے اور شور مچائے (بخاری و مسلم) فائدہ

بین کر کے رونا اور شور مچانا۔ سر اور منہ اور چھاتی پیٹنا۔ کافروں کا اور دنیا سے محبت رکھنے والوں کا طریقہ ہے۔ مسلمانوں کو ایسا نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بین کر کے رونے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ۔ بین کر کے رونے والے مرد ہوں یا عورتیں

اُن پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔ اور قبر میں اُن کی صورتیں کُتے کی سی ہو جاتی ہیں اور بین کر کے رونے سے مرنے والے کو یہ عذاب ہوتا ہے کہ اس کی قبر میں دوزخ کی طرف سے کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور کالے سانپ اس کو آکر لپیٹ جاتے ہیں اور وہ مرنے والا رو رو کر کہتا ہے کہ یہ عذاب مجھ پر کیوں آیا۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یہ عذاب تیرے گھر والے تجھ کو پہنچا رہے ہیں کہ تیرے مرنے پر وہ اللہ تعالیٰ سے ناراض ہیں اور بین کر کے روتے ہیں اور شور مچاتے ہیں اور گویا اللہ تعالیٰ سے لڑائی کرتے ہیں۔ پھر وہ مرنے والا کہتا ہے کہ بین کر کے رونا اور شور مچانا؟ یہ اُن کا گناہ ہے اس میں میرا کیا قصور ہے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ تو نے اپنے گھر والوں کو کیوں نہ بتلایا تھا کہ میرے مرنے پر اللہ تعالیٰ سے لڑائی نہ کرنا اور بین کر کے نہ رونا کہ بین کرنا حرام ہے (زواجر ہندی)

مسلمانو! بین کر کے رونا چھوڑ دو کیوں اپنے پیارے مرنے والے کو دُکھ پہنچاتے ہو، ہاں دل سے آنکھوں سے جتنا دل چاہے رو لو اس کی اجازت ہے بلکہ ثواب ملتا ہے۔

بلا اور مصیبت میں فرق

بلائیں سب پر آتی ہیں، نبی ہو یا ولی۔ امیر ہو یا فقیر اور بلاؤں پر صبر کرنے والوں کو بے شمار ثواب ملتا ہے جیسے گناہوں کا معاف ہونا۔ درجے بلند ہونا۔ اللہ تعالیٰ کا خوش ہونا اور یہ سب سے بڑی نعمت ہے بلاؤں کی پہچان یہ ہے کہ جس پر وہ آتی ہیں وہ ان کو مضبوطی سے برداشت کرتا ہے ثابت قدم رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم پر راضی رہتا ہے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے اور توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تابعداری پہلے سے زیادہ کرنے لگتا ہے تو یہ بلا ہے۔ امتحان ہے۔ آزمائش ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر آیا کرتی ہیں اور مصیبت جس پر آتی ہے وہ بے چین اور سخت پریشان ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی شکایت کرتا ہے۔ نڈر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تابعداری سے بھاگتا ہے اچھے لوگوں سے وحشت اور نفرت کرتا ہے جیسے کہ مصیبت سے پہلے نافرمان تھا ویسا ہی رہتا ہے۔ توبہ نہیں کرتا۔ گناہوں کی معافی نہیں مانگتا۔ یہ مصیبت ہے۔ سزا ہے۔ عذاب ہے اور اس قسم کی مصیبت اُسی پر آتی ہے جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہوتا ہے خوب سمجھ لو۔ اگر اللہ و رسول کی تابعداری کرتے ہوئے بھی کوئی غم یا تکلیف آ پڑے تو یہ بلا ہے۔ امتحان ہے، اور اگر نافرمانی کرتے ہوئے ہر طرح کا آرام ہو اور مال و دولت ہو تو یہ مہلت ہے۔ سزا ہے عذاب ہے اور یہ عذاب اس لئے آیا کرتے ہیں تاکہ لوگ توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور تابعداری کرنے لگیں۔ اَب کھرے کھوٹے کو خود سمجھ لو۔

مسئلہ تقدیر اور غم کم کرنے کی تدبیر

تقدیر پر ایمان لانا فرض ہے اور اس کے بارے میں بحث کرنا حرام ہے کیونکہ آدمی کی کمزور عقل تقدیر کا بھید اور اس کی حکمت نہیں سمجھ سکتی بس جتنا اللہ و رسول نے بتلا دیا ہے اُسی پر عمل کرنا چاہیئے۔ ہادیٔ برحق حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جس کا مکان جنت یا دوزخ میں نہ لکھا گیا ہو۔ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ پھر ہم اپنے لکھے ہوئے پر یقین کیوں نہ کریں یعنی تقدیر کے سامنے کوئی عمل کرنا بے فائدہ ہے بس جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے ہو جائے گا آپ نے فرمایا کہ عمل کئے جاؤ۔ اس لئے کہ ہر ایک آدمی کو وہی بات آسان ہوتی ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے بس جو خوش قسمت ہوگا وہ جلدی سے اچھے کاموں کو اختیار کرے گا اور جو بدقسمت ہوگا وہ جلدی سے بُرے کاموں کو اختیار کرتا ہے (بخاری ہمایۃ)

اس حدیث شریف سے صحابہ یہ سمجھے کہ تقدیر کے آگے عمل کرنا بیکار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو۔ تدبیر کرنا۔ عمل کرنا۔ تقدیر کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کہ عالم اسباب ہے جو چیزیں پیدا کی ہیں۔ ان میں ایک دوسرے سے تعلق بھی رکھا ہے اور اپنی حکمت کے موافق ایک دوسرے کا سبب بنایا ہے جیسے آنکھ دیکھنے کا سبب ہے اور کان سننے کا سبب ہے۔ زہر موت کا سبب ہے اسی طرح اچھے کام کرنا جنت کے ملنے کا سبب ہے اور بُرے کام کرنا دوزخ میں جانے کا سبب ہے۔ کاروبار۔ محنت مزدوری۔ تجارت و زراعت وغیرہ کرنا رزق ملنے کا سبب ہے۔ اور کوئی ان کو تقدیر کے خلاف نہیں سمجھتا۔ حالانکہ رزق تقدیر میں لکھا ہوا ہے پھر بھی اس کے حاصل کرنے میں تدبیریں اور کوششیں کون نہیں کرتا اس سے معلوم ہوا کہ اچھے کام کرنا اور بُرے کاموں سے بچنا تقدیر کے خلاف نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی آفت نہ دنیا میں آتی ہے اور نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر وہ جو کتاب لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے پہلے اس سے کہ ہم دنیا میں جانوں کو پیدا کریں۔ یہ اللہ کے نزدیک آسان کام ہے (سورہ حدید)

یہاں تک تو تقدیر کے مسئلے کا بیان ہے آگے اس کی حکمت بتلاتے ہیں کہ یہ مسئلہ تقدیر کا تم کو اس لئے بتلایا گیا ہے کہ تم کو کسی فوت اور ضائع ہونے والی چیز پر غم نہ ہو اور کسی حاصل ہونے والی چیز پر ایسی فرحت نہ ہو کہ اترا جاؤ۔ کیونکہ ہر فرحت اچھی نہیں ہوتی بلکہ اچھی فرحت وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا ہو جیسا کہ قارون کے قصے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ط

یعنی جب قارون کو اس کی برادری نے کہا کہ اے قارون تو مال و دولت کی خوشی میں اترا مت کیونکہ سچی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ دیکھ لو قارون کو مال و دولت کی خوشی میں اترانے کی کیا سزا ملی۔ تو تقدیر کا مسئلہ تم کو اس لئے بتایا گیا ہے کہ آفتوں میں جب کسی چیز کے فوت اور ضائع ہونے سے تم کو کوئی غم اور تکلیف پہنچے تو وہ غم اور تکلیف زیادہ نہ بڑھے اور نعمت و فرحت میں اتراتے نہیں کیونکہ تقدیر کا ماننے والا یہ سمجھے گا کہ جو کچھ مال و دولت حاصل ہوا ہے اس میں میرا کیا اختیار ہے میرے ہنر یا کمانے سے نہیں ہوا بلکہ تقدیر میں اسی طرح لکھا ہوا تھا پھر غرور کرنے اور اترانے کی کیا بات ہے ایسا آدمی کبھی نہ اترائے گا اور نہ دنیا سے محبت کرے گا۔ بس یہی راحت و آرام کی چیز ہے دیکھنے میں بھی آتا ہے کہ جن لوگوں کو مال و دولت کے زیادہ آنے سے فرحت اور خوشی ہوتی ہے تو اس کے جانے کے وقت ان کو ویسا ہی رنج و غم ہوتا ہے۔

صاحبو! یقین کرلو کہ جیسی قوت تقدیر کے ماننے سے ہوتی ہے اور کسی چیز سے نہیں ہو سکتی۔ چاہے کوئی کتنی ہی طاقت کی چیزیں کھائے مگر اس بوٹی کے سامنے سب بیکار ہیں۔ یقین جانو تقدیر کا ماننا دل کو نہایت مضبوط کردیتا ہے ایسا آدمی ثابت قدم رہتا ہے کیونکہ جب کوئی غم کی بات آئے گی تو وہ کہے گا کہ یہ تو تقدیر میں تھی ٹلنے والی نہیں تھی پھر خدا کے لکھے ہوئے حکم سے ناراض ہو کر اپنی آخرت بھی کیوں خراب کروں اور ایسے آدمی کے دل میں یہ بات آتی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ضرور کوئی حکمت ہے اور میرے لئے بہتر اسی میں ہے۔ قرآن و حدیث میں جو رنج و غم کے بدلے ثواب آئے ہیں اگر کوئی ان کو سوچے تو انشاء اللہ تعالیٰ کتنا ہی بڑا غم ہو، کم ہو جائے گا۔

دیکھو! چھوٹے بچے کی موت میں ایک بڑی حکمت یہ ہے اگر کوئی سمجھے کہ چھوٹے بچے کے مرنے پر غم کے ساتھ ایک بات غم کے کم کرنے اور مٹانے کی بھی ہے۔ لوگوں کو اولاد کے بڑے ہونے کی خوشی محض اس لئے ہے کہ ان کا جی بھی چاہتا ہے ورنہ ان کو کیا خبر ہے کہ یہ بڑا ہو کر کیسا نکلے گا۔ ماں باپ کی راحت کا سامان ہوگا یا وبال جان ہوگا پھر وہ بڑا ہو کر مرے تو یہ خبر نہیں کہ وہ ماں باپ کو آخرت میں کچھ نفع دے گا یا خود ہی سہارے کا محتاج ہوگا اور بچپن میں مرنے والے بچے معصوم ہوتے ہیں اور وہ بہت کام آنے والے ہیں ان میں یہ شک بھی نہیں کہ دیکھئے آخرت میں یہ خود کس حال میں ہوں کیونکہ معصوم تو بخشے ہوئے ہوتے ہیں وہ آخرت میں ماں باپ کے کام آئیں گے

حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بچے جنت میں جانے سے پہلے آخرت میں بھی بچے ہی رہیں گے اور ان کی عادتیں بھی بچوں ہی کی سی رہیں گی وہی ضد کرنا اور اپنی بات پر اڑ جانا بسر ہو جانا مگر یہ حالت جنت میں داخل ہونے سے پہلے ہوگی پھر جنت میں پہنچ کر باپ بیٹے سب برابر ایک عمر اور ایک قد کے ہو جائیں گے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ بچے اڑ جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم جنت میں نہ جائیں گے جب تک ہمارے ماں باپ کو ہمارے ساتھ نہ کیا جائے۔ ہم تو ان کو ساتھ لے کر جنت میں جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ لے ضدی بچو، خدا سے ہٹ کرنے والو جاؤ اپنے ماں باپ کو بھی جنت میں لے جاؤ۔ اس وقت خوش خوش

جنت میں اپنے ماں باپ کے ساتھ جائیں گے تو یہ بیگناہ بچے اللہ تعالیٰ سے بھی آپ کی بخشش کے لئے ضد کریں گے اور اگر بچہ بڑا ہو کر مرجائے تو حضرت خضرؑ کا قصہ یاد کرکے دل کو سمجھالو کہ نہ معلوم اس میں کیا حکمت ہوگی۔ ممکن ہے کہ یہ اور زندہ رہتا تو دین کو خراب کر لیتا یا دنیا میں وبالِ جان ہو جاتا اگر کسی کے بالکل ہی اولاد نہ ہو وہ یہ سمجھے کہ میرے لئے اسی میں حکمت ہے نہ معلوم اولاد ہوتی تو کس کس آفتوں میں پھنس جاتے۔ حاصل یہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ اولاد دے اس کے لئے یہی اچھا ہے اور جس کو نہ دے اُس کے لئے یہی اچھا ہے اور جس کو دے اور دے کر چھین لے اس کے لئے یہی بہتر ہے۔ بس تقدیر کے مسئلے پر یقین کرنے سے غم کم ہو جاتا ہے اور صبر آجاتا ہے جس کی وجہ سے حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا صحابیہ نے کامل صبر فرمایا اور اپنے شوہر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بھی صابر بنایا۔ اُن کا قصہ حدیث شریف میں اس طرح ہے کہ اُن کا ایک بچہ بیمار رہتا حضرت طلحہؓ باہر سے آکر اُس کا حال پوچھا کرتے تھے۔ ایک دن اس کا انتقال ہو گیا اور شام کو حضرت طلحہؓ آئے تو حضرت اُمِّ سلیم نے اُن پر ظاہر نہیں کیا کہ بچے کا انتقال ہو گیا ہے کہ سن کر پریشان ہوں گے اور پریشانی میں کھانا نہ کھا سکیں گے بلکہ جب انہوں نے دریافت کیا کہ بچہ کیسا ہے تو یہ جواب دیا کہ اب تو آرام ہے سکون ہے۔ یہ جھوٹ نہیں تھا کیونکہ موت سے بڑھ کر کیا آرام ہو گا جس کے بعد حرکت بھی نہیں ہو سکتی۔ یہ سن کر انہوں نے کھانا کھایا۔ رات کو بیوی کی طرف میلان بھی ہوا۔ بیوی نے بے حد صبر کیا کہ اس سے بھی انکار نہ کیا جب صبح ہوئی تو کہا کہ میں تم سے ایک مسئلہ پوچھتی ہوں۔ بھلا اگر کسی نے ہم کو کوئی چیز امانت کے طور پر دی ہو پھر بعد میں وہ اپنی امانت کو واپس لینا چاہے تو کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت طلحہؓ نے جواب دیا کہ یہی چاہیئے کہ جب مالک اس کو لینا چاہے تو بڑی خوشی سے واپس کر دیا جائے۔ حضرت اُمِّ سلیمؓ نے کہا تو پھر اپنے بچے کو صبر کرو اور خوشی کے ساتھ اس کے دفن کا سامان کرو۔ کیونکہ خدا نے اپنی امانت لے لی ہے۔ حضرت طلحہؓ خفا ہوئے کہ تم نے رات ہی کیوں نہ خبر کی۔ کہا کیا ہوتا رات کو دفن کرنے میں تکلیف ہوتی اور تم رات بھر پریشان ہوتے۔ کھانا بھی نہ کھاتے اس لئے رات کو خبر نہیں کی۔ حضرت طلحہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور سارا قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اُمِّ سلیمؓ کا یہ کام بہت پسند آیا اور میں امید کرتا ہوں کہ آج کی رات کے عمل سے تم دونوں کو اللہ تعالیٰ بڑی برکت والی اولاد عطا فرمائے گا۔ آپ کے فرمانے کے موافق حضرت عبداللہ بن طلحہؓ پیدا ہوئے کہ جو بڑے عالم بڑے سخی اور بڑے مالدار اور صاحبِ اولاد تھے۔ تو حضرت اُمِّ سلیم نے سچ فرمایا کہ یہ اولاد اللہ کی امانت ہے جب وہ لینا چاہے خوش ہو کر خدا اسے حوالے کر دینا چاہیئے۔ اس پر شاید کوئی سوال کرے کہ یہ امانت ہے تو پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی محبت کیوں دی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ بچہ پل سکے کیونکہ بغیر محبت کے اس گو کے ڈھیر کو پالنا مشکل ہے اسی لئے غیر کی اولاد کا پالنا بہت دشوار ہے اور جب بچہ پل جاتا ہے تو محبت میں بھی کمی ہونے لگتی ہے یہی وجہ ہے کہ بڑے بیٹے

کے ساتھ ویسی محبت نہیں ہوتی جیسی چھوٹے کے ساتھ ہوتی ہے غرض اولاد کو بھی خدا کی چیز سمجھو کر اس کی امانت ہے چند روز ہمارے پاس ہے پھر اُس کے مرنے پر زیادہ غم نہ ہوگا زیادہ پریشانی کی جڑ یہی ہے کہ تم اُن کو اپنی چیز سمجھتے ہو اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آسمان و زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے۔ زندہ کرنا اور مارنا اسی کے اختیار میں ہے وہ جب چاہے اور جس حالت میں چاہے سب کچھ کر سکتا ہے تم اس میں کوئی دخل نہیں دے سکتے۔ تقدیر کے مسئلے میں یہی بتلایا گیا ہے کہ اس پر عمل کرنے سے غم کی جڑ کٹ جائے گی۔ ہاں طبعی غم ہوگا مگر وہ دیر تک نہیں رہے گا اور طبعی غم یعنی محبت اور جدائی کی وجہ سے جو ہوتا ہے اس میں ہمارے لئے حکمتیں ہیں بڑی حکمت یہ ہے کہ غم سے تمنائیں ٹوٹ جاتی ہیں دنیا میں ایک اندھیرا نظر آتا ہے اور دماغ میں سے تکبر نکل جاتا ہے۔ اپنا مرنا بھی یاد آتا ہے صبر کرنے پر ثواب مل جاتا ہے گناہ معاف ہوجاتے ہیں درجے بلند ہوتے ہیں خدا کی رضا حاصل ہوتی ہے ورنہ طبعی غم تو ایسا ہے کہ اس کا انکار نہیں ہوسکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر قرآن پر عمل کرنے والا اور صبر کرنے والا کون ہوگا مگر طبعی غم آپ کو بھی ہوا۔ آپ نے اپنے صاحبزادے کے انتقال پر فرمایا کہ :۔

اے ابراہیم ہم کو تمہاری جدائی کا غم ہے اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور حق پرستی کی بڑی دلیل ہے کہ آپ نے اپنے غم کو ظاہر فرما دیا بناوٹی صوفی اور مولوی ایسے موقع پر کبھی یہ نہ کہے گا کہ مجھے غم ہوا بلکہ بناوٹ کرکے غم کو چھپائے گا مگر سچوں کی یہ شان نہیں وہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی یار و مددگار نہیں۔ اس فرمان میں یہ بتلایا گیا ہے کہ بس سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو اور اسی کی تابعداری کرو اور اسی کی یاد دل میں بساؤ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ سے پوری محبت ہوگی تو اور چیزوں کے جدا ہوجانے پر زیادہ غم نہ ہوگا اور ایسا آدمی یہ سمجھے گا کہ میرے مالک اور میرے پیارے کا یہی حکم ہے مجھ کو اس پر راضی رہنا چاہیئے اور یہ کہے گا اے میرے خدا ؎

سمایا ہے نظروں میں میری جب سے تو | جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے
نکل جائے دم تیرے حکموں کے نیچے | یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

گلستاں میں جاکے ہر گُل کو دیکھا
تیری ہی سی رنگت تیری ہی سی بُو ہے

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھاؤ جس کا ذریعہ ہے تابعداری کرنا اور اللہ تعالیٰ کے سوا جتنی چیزیں ہیں سب سے محبت کم کردو پھر دنیا اور آخرت کی راحت تمہارے ہی لئے ہے اگر تنگدستی اور فاقہ بھی

ہوگا تب بھی تم کو راحت ملے گی یہ تو دنیا میں آرام ہوگا اور دنیا سے سفر کرتے ہوئے یہ حالت ہوگی کہ فرشتے جنت کی خوشخبری سنائیں گے جس سے ہر نیک بندے کو اپنے اصلی گھر میں جانے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے اسی لئے جنازے کو جلدی لے جانے کا حکم ہے اب سمجھ لو یہ موت کیسی خوشی کی ہوگی اور قبر میں یہ ہوگا کہ جنت کی طرف سے کھڑکیاں کھل جائیں گی۔ وہاں بھی فرشتے خوشخبریاں سنائیں گے اور قیامت کے میدان میں یہ حال ہوگا کہ ان کو بڑی گھبراہٹ کے وقت قیامت میں زندہ ہونے کے غم میں نہ ڈالے گی اور قبر سے نکلتے ہی فرشتے اُن کی تعظیم کریں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کا دن کافر کے لئے پچاس ہزار برس کا ہوگا اور تابعدار مسلمانوں کو ایسا معلوم ہوگا۔ جیسے فرض نماز کا وقت آیا اور گیا۔ پلصراط پر گذرتے ہوئے دوزخ یہ کہے گا کہ اے پکے ایمان والے جلدی پار ہو جا کہ تیرے نور کی ٹھنڈک نے میری آگ کی تیزی کو بجھا دیا۔ بتلائیے یہ پاکیزہ زندگی اچھی ہے یا یہ دنیا پھنسی اچھی ہے کہ فنا ہونے والی اور جلد اجڑنے والی چیزوں میں ہم پھنسے پڑے ہیں بس اگر دنیا کو اچھی چاہتے ہو اور مرنے کے بعد راحت اور آرام چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ سے تعلق اور محبت پیدا کرو۔ اور اس کے حاصل کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ کسی کامل پیر کا دامن پکڑ لو اور اپنے کو اس کے سپرد کر دو اور اس کے کہنے پر عمل کرتے رہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر تمہارے لئے دنیا میں بھی آرام اور آخرت میں بھی عزت و راحت ہے جنت ہے۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر و شکر

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اَيُّوْبَ ط یعنی اے ہمارے بندو تم ہمارے نبی ایوب کے حالات پڑھو اور صبر و شکر کرنے کا طریقہ سیکھو۔ حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور آپ کی والدہ حضرت لوط علیہ السلام کی اولاد میں تھیں اور آپ کی بیوی حضرت بی بی رحمت حضرت یوسف علیہ السلام کی پوتی ہیں آپ کے بارہ بیٹے تھے اور بارہ ہی بیٹیاں تھیں اور آپ کے یہاں پانچسو بیلوں کی کھیتی ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر طرح کی نعمت مال و دولت اور اولاد عطا کی تھی۔ اونٹ۔ بکری۔ گائے بیل وغیرہ سب کچھ دے رکھا تھا۔ آپ بڑے شکر گزار اور سخی خیر خیرات کرنے والے تھے عبادت اتنی کرتے تھے کہ فرشتوں میں بھی آپ کی شہرت ہو گئی کہ ایوبؑ اللہ تعالیٰ کے بڑے شکر گزار ہیں آپ کی عبادت اور شکر گزاری سے شیطان حسد میں بھر گیا اور کہا کہ اے رب ایوبؑ کی شکر گزاری کا میں قائل نہیں کیونکہ وہ مالدار ہے غریبی میں عبادت کرے تب میں سمجھوں گا کہ وہ شکر گزار ہے مجھے اس کے مال پر اختیار دے حکم ہوا کہ تجھ کو اختیار دیا۔ شیطان نے اپنے سپاہیوں کو جمع کیا اور کہا کہ تم اپنی اپنی طاقت بیان کرو۔ سب نے اپنی اپنی طاقت بیان کی کسی کی طاقت کو پسند نہ کیا پھر ایک سپاہی نے کہا کہ میں زمین سے آگ کی چنگاریاں اور شعلے نکال سکتا ہوں۔ شیطان نے کہا بس جو

کلم میں چاہتا ہوں تیرے ہی بس کا ہے اسی وقت جا اور ایوبؑ کے تمام جانوروں کو جلا دے اس نے جاکر ایک ایسی پھونک ماری کہ زمین سے آگ کے شعلے نکل پڑے اور تمام جانور اونٹ بکری بیل وغیرہ جل کر راکھ ہوگئے پھر شیطان نوکر کی صورت میں ہوکر آیا اور حضرت ایوبؑ سے کہا کہ حضرت تم جس خدا کی عبادت کرتے ہو اس نے آسمان سے آگ بھیج کر تمہارے سب جانور جلا دیئے۔ آپ نے فرمایا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ۝

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں وہی سب چیزوں کا مالک ہے جب چاہے دیدے اور جب چاہے لے لے۔ شیطان یہ صبر و استقلال کا جواب سن کر پریشان ہوگیا۔ پھر آکر اپنے شعلوں گڑے سپاہی کو بھیجا اور ہرے بھرے کھیت اور باغات کو اس نے جلا دیا۔ پھر آیا اور حضرت ایوبؑ سے کہا کہ حضرت جس خدا کی تم عبادت کرتے ہو آج اس نے تمام اناج کے کھیت اور باغات آگ بھیج کر جلا دیئے اب تم کو چاہیئے کہ اس کی عبادت چھوڑ دو آپ نے فرمایا الحمد للہ میں اپنے مالک واحدہٗ لاشریک کے حکم پر راضی ہوں سب چیزیں اسی کی ہیں جب چاہے لے لے

آہ ! ایوبؑ نے ثابت قدم — نام کو بھی آیا نہیں چہرے پہ غم
سجدۂ شکرِ خدا میں گر گئے — کرکے نفرت اس لعیں سے پھر گئے
کچھ شکائت اور نہ شکوہ لب پہ تھا — بلکہ زباں پر تھا وہی ذکرِ خدا
ہوکے فارغ سجدۂ معبود سے — پھر یوں ابلیس سے کہنے لگے
کیوں نہیں تجھ کو جلایا آگ نے — کیوں نہیں تجھ کو سنایا آگ نے

اے لعیں شائد کہ تو شیطان ہے
تو ہی بے شک دشمنِ انسان ہے

جب شیطان نے دیکھا کہ یہ میرا مکر و فریب نہ چلا اور اس قدر نقصان پر بھی وہی عبادت اور شکرگزاری ہے پھر اللہ تعالیٰ سے کہا کہ یہ تو باہر کے نقصان تھے میں اُن کی شکرگزاری جب جانوں گا کہ ان کا دل اولاد کی طرف سے زخمی ہو۔ مجھے ان کی اولاد پر اختیار دے۔ حکم ہوا کہ جا تجھ کو اختیار دیا۔ شیطان نے اسی وقت آکر آپ کے مکان کو الٹ دیا اور سب لڑکے لڑکیاں دب کر مر گئے اور سب مال و اسباب غرق ہوگیا شیطان یہ ذکھ بھرا کام کرکے پھر مسجد میں آپ کے پاس آیا اور کہا کہ تم جس خدا کی عبادت میں لگے ہوئے ہو اس نے تمہارا مکان گرا دیا اور سب مال و اولاد کو غرق کر دیا۔ یہ خبر دل کو ہلا دینے والی سُن کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور زبان سے فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِنَّا لِلّٰهِ ۔ سب تعریفیں اور خوبیاں خدا کے لئے ہی ہیں میری جان اور اولاد وغیرہ کا مالک وہی ہے جب چاہتا ہے دیتا ہے اور جب چاہے لے لیتا ہے میں اس

کے حکم پر راضی ہوں اور خدا کی طرف سے شیطان کو کہا گیا۔

اے لعیں دیکھا مرے بندے کا حال — کچھ ہوا اس کو کسی شے کا ملال
کیا نہیں ثابت قدم دیکھا اُسے ؛ — ذاکر و شاغل ہمیں پایا اُسے
اُف نہیں کی اس نے کیا، صابر رہا — کیا عبادت میں مری حاضر رہا

اے لعیں اب بھی تجھے آیا یقیں
ذاکر و شاکر کوئی اس سا نہیں

یہ جواب سن کر شیطان نے کہا کہ میں ایسے صبر و شکر کو نہیں مانتا ان کو اپنی جان کی تکلیف ہو تو میں جانوں کہ یہ شاکر و ذاکر ہیں اب مجھے ان کی جان پر اختیار دے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ جا تجھ کو اختیار دیا مگر ان کی زبان اور دل پر تیرا اختیار نہ ہوگا۔ شیطان آپ کے پاس آیا دیکھا کہ آپ سجدے میں پڑے ہیں تو مردود زمین میں گھسا اور آپ کی ناک مبارک میں ایک ایسی پھونک ماری کہ تمام بدن میں پھنسیاں نکل آئیں اور خارش پیدا ہوگئی اور خون خراب ہوگیا، کھجانے کی وجہ سے ناخن نہ رہے پھر لکڑی اور لوہے کی کسی چیز سے کھجاتے یہاں تک کہ تمام بدن کا گوشت پھٹ گیا خون اور پیپ بہنے لگا اور بدبو پھیل گئی اور بدن میں ایک ایک بالشت کے کیڑے پڑ گئے جب کیڑے کاٹتے تو آپ درد کی تکلیف سے فرماتے۔ یَا رَبِّی یَا رَبِّی اے میرے پالنے والے، اے میرے پالنے والے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب آتا لَبَّیْكَ یَا عَبْدِی لَبَّیْكَ یَا عَبْدِی یعنی اے میرے صابر بندے میں تیرے پاس ہوں۔ میں تیرے پاس ہوں۔ آپ اس جواب سے بہت خوش ہوتے اور درد کی تکلیف بھول جاتے۔ کہتے ہیں کہ آپ کے جسم شریف میں بارہ ہزار کیڑے پڑ گئے تھے۔ جب کیڑا زخم سے نیچے گرتا آپ اس کو اٹھا کر پھر اس کی جگہ پر رکھ دیتے کہ یہ بے جگہ ہو کر پریشان نہ ہو اللہ اکبر نبوت تیری شان۔ کتنا سخت امتحان۔ سننے والے بھی حیران۔

ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا گیا کہ اے ایوبؑ تمہارے بدن میں جتنے کیڑے ہیں سب ہمارا ذکر کرتے ہیں اور اس ذکر کا ثواب تم کو دیا جاتا ہے یہ خوشخبری سن کر آپ بہت خوش ہوئے روزانہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مزاج پرسی کے لئے حضرت جبرائیلؑ آتے تھے جب آپ کے زخموں سے خون پیپ بہنے لگا اور بدبو پیدا ہوگئی تو ایک رحمت کا دل گھبرایا اور کہا

اے نبی اے صاحبِ مال و منال — کیا ہے کیا آپ کا ہوا جاتا ہے حال
مال بھی رخصت ہوا اور اولاد بھی — آئی نوبت اب تمہاری جان کی

کاش وہ دیکھے ہمیں ثابت قدم
کس طرح دیکھوں آہ یہ درد و غم

آپ نے فرمایا اے غمخوار اللہ کے نبی اور نیک بندے امتحان میں بڑی بڑی تکلیفیں اٹھایا کرتے ہیں دیکھو تمہارے دادا یعقوب علیہ السلام کتنی مدت تک یوسف علیہ السلام کے غم میں روتے رہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے اور امتحان میں پورے اترے۔ حضرت یوسف علیہ السلام ایک خوفناک کنوئیں میں ڈالے گئے پھر تیرہ ۱۳ سال قید رہے اور امتحان میں پاس ہوئے۔ اے رحمت ہم کو بھی چاہئے کہ امتحان میں ثابت قدم رہیں اور فرمایا میرے بدن سے پیپ لہو بہتا ہے اور بدبو پیدا ہو گئی ہے یہ مسجد پاک جگہ ہے مجھے کسی اور جگہ لے چلو۔ بی بی رحمت ایک چبوترے پر لے آئیں۔ زخموں کی بدبو سے لوگ گھبرا گئے اور بی بی رحمت سے کہا کہ اس بیمار کو باہر جنگل میں لے جاؤ ورنہ ہم ان کو پتھروں سے مار ڈالیں گے۔ آپ نے ان کی بے رحمی دیکھ کر بی بی رحمت سے فرمایا کہ بہتر یہی ہے کہ تم باہر بستی سے دور مجھے لے چلو۔ یہ لوگ مجھ کو بہت جلدی بھول گئے یہ کسی قسم کی مدد نہیں کر سکتے تم اس طرح کرو کہ بستی سے باہر جا کر راستے میں بیٹھ جاؤ۔ اگر مسافر راستہ میں ملیں تو ان کو بلا لاؤ۔ وہ مجھے یہاں سے اٹھا کر باہر لے جائیں گے۔ بی بی رحمت راستے پر پہنچیں کہ دو جوان مسافر آئے اُن سے فرمایا کہ اے جوانو کچھ اس دُکھیا کی بھی مدد کرو گے۔ کہا ضرور کریں گے۔ فرمایا میرے شوہر سخت بیمار ہیں ان کو اٹھا کر یہاں باہر کوڑے پر پہنچا دو۔ جوانوں نے کہا بی بی جی تمہارے شوہر کا کیا نام ہے اور وہ کون ہیں۔ فرمایا وہ اللہ کے نبی ایوبؑ ہیں جوانوں نے کہا ؎

آہ! وہ ایوب وہ پیغامبر — وہ خلیل اللہ کا نورِ نظر
چل بتا اے صالحہ وہ ہیں کدھر — جان بھی قربان ہے ایوبؑ پر

دونوں جوان بی بی رحمت کے ساتھ آئے اور حضرت ایوبؑ کو سلام کیا اور آپ کو وہاں سے اُٹھا کر بستی کے باہر ایک کوڑے کے ڈھیر پر پہنچا دیا اور سلام کر کے چلے گئے آپ نے بی بی رحمت سے فرمایا کہ یہ دونوں جوان فرشتے جبرائیل اور میکائیل تھے جو اللہ کے حکم سے نبیوں کی خدمت اور مدد کو زمین پر آیا کرتے ہیں پھر آپ نے بی بی رحمت سے فرمایا کہ اے غمخوار تم میرے ساتھ کیوں تکلیف اُٹھاتی ہو۔ میں تم کو خوشی سے اجازت دیتا ہوں کہ جہاں تمہارا دل چاہے چلی جاؤ اور آرام کرو۔ انہوں نے فرمایا اے اللہ کے نبی اور میرے سر کے تاج یہ آپ کی مہربانی ہے کہ میری تکلیف کو پسند نہیں کرتے لیکن قیامت کے روز خدا کو کیا جواب دوں گی۔ جب وہ فرمائے گا کہ عیش و آرام میں تو ہمارے بندے کے پاس رہی اور تکلیف میں چھوڑ کر الگ ہو گئی۔ میں تو اپنی زندگی کو آپ پر قربان کر دوں گی۔ آپ یہ جواب سن کر بہت خوش ہوئے آپ سات برس اسی کوڑے پر پڑے رہے اور جو کچھ کھاتے پیتے وہ پیپ بن کر بہہ جاتا مگر زبان اور دل سے اللہ کی یاد میں لگے رہتے۔ بی بی رحمت محنت مزدوری کر کے ایک آدھ روٹی لاتیں خود بھی کھاتیں اور آپ کو بھی کھلاتیں

مزدوری یہ تھی کہ لوگوں کے دروازوں پر جا کر کہتیں اے گھر والو کوئی مجھ سے پانی بھروا لے، کوئی مجھ سے جھاڑو دلوا لے۔ کوئی مجھ سے اناج پسوا لے۔ کوئی مجھ سے برتن اور کپڑے دھلوا لے اور اس کے بدلے ایک روٹی دے دے۔ شیطان دشمن انسان کو اب بھی چین نہ پڑی اور ایک بزرگ صورت میں بن کر بستیوں میں پھر کر لوگوں سے کہہ پھرا کہ اس عورت کو اپنی بستی میں نہ آنے دو اور اس سے کوئی کام نہ لو اس کا آدمی کوڑھ کی بیماری میں بیمار ہے اس پر خدا کا غضب ہے اور یہ اپنے ہاتھوں سے اس کا خون پیپ صاف کرتی ہے ایسا نہ ہو کہ وہ مرض تم کو بھی لگ جاوے لوگوں نے یہ بات سن کر بی بی رحمت کو دھکے دے کر بستی سے باہر نکال دیا اور سب بستی والوں نے کہا کہ خبردار جو پھر یہاں آئی آپ روتی ہوئی حضرت ایوبؑ کے پاس آئیں اور آپ سے کہا

بنتِ یوسف زوجۂ ایوبؑ کو نورِ دیدہ دخترِ یعقوب کو

قوم نے صد حیف دھکے دے دیئے ایسے وہ اللہ سے بے ڈر ہوئے

کچھ نہ کھایا ترس اک لاچار پر

کچھ نہ آیا رحم اک بیمار پر

آپ نے فرمایا اے رحمت ہمارا امتحان ہے۔ صبر کرنے کا مقام ہے۔ گھبرایا نہیں کرتے اللہ تعالیٰ صابروں کے ساتھ ہے۔ صبر کا بدلہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو بہت جلدی آرام اور خوشی دیکھو گی اب اس کوڑے پر میرا دل نہیں لگتا۔ بستی سے دور کہیں جنگل میں جھونپڑی بناؤ اور وہاں لے چلو۔ بی بی رحمت نے درختوں کی شاخوں سے اور پتوں سے کچھ سایہ سا بنا لیا اور یہ انتظار تھا کہ کوئی مسافر آئے کیونکہ بستی کے آدمی سب دشمن تھے اور حضرت ایوبؑ خود بیٹھ نہیں سکتے تھے یہ پریشانی دیکھ کر فرشتے بھی گھبرا گئے۔ فرشتوں نے عرض کی اے ربِ کریم ہم کو اجازت ہو تو رحمت کی مدد کریں۔ چار فرشتوں کو حکم ہوا کہ جاؤ ہماری تابعدار بندی کی مدد کرو۔ فرشتے آدمی کی صورت میں آئے اور انہوں نے حضرت ایوبؑ کو اٹھا کر جھونپڑی میں لٹا دیا۔ وہ فرشتے کہنے لگے کہ یہ اللہ کے نبی ہیں اور جنت میں بادشاہ ہوں گے مگر اس دنیائے فانی میں یہ ٹوٹی ہوئی حالت ہے فرشتے آپ کو سلام کر کے روتے ہوئے رخصت ہو گئے آپ نے فرمایا بی بی رحمت یہ وہ فرشتے تھے جو جنت میں میری کوٹھیوں کے دربان ہوں گے آپ سات روز کے فاقے سے بیہوش ہو گئے بی بی رحمت آپ کو چادر اوڑھا کر ایک بستی میں گئیں اور ہر دروازے پر کہتیں، اے گھر والو، اللہ کے نبی ایوبؑ فاقے سے بیہوش ہیں کوئی ایک روٹی ان کو دے دو۔ اور اللہ سے جنت لے لو۔ سب گھر والے جواب دیتے کہ دور ہو جا یہاں گھڑی بھی نہ ہو۔ آپ بے امید ہو کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئیں کہ اتنے میں شیطان ایک بزرگ آدمی کی صورت میں آیا اور کہا اے رحمت تیرا شوہر ایوبؑ اور تیرے باپ دادا کا یہ نام ہے تم سب

رگ پہلے بڑے دولت والے تھے اور اب تم محتاج ہوگئے اور ایوبؑ بیمار ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ آسمان والے خدا کی عبادت کرتے رہے اس خدا کا اختیار آسمانوں پر ہے اور یہاں زمین پر میں خدا ہوں یہاں میرا اختیار ہے اور ایوبؑ میرا کہنا نہیں مانتے میری عبادت نہیں کرتے اس لئے میں نے غصہ میں آکر ان کو اور ان کے کنبہ کو تباہ اور برباد کر دیا۔ تمہاری پریشانی پر مجھے رحم آتا ہے۔ لو یہ بکری کا بچہ لے جاؤ اور آسمان والے خدا کا نام لے کر ان کو ذبح نہ کرنا اور پکا کر ایوبؑ کو کھلا دینا اور پھر میری قدرت کا تماشا دیکھنا کہ گوشت کھاتے ہی تندرست ہو جائیں گے۔ آپ غم اور فاقے کی وجہ سے بے حواس تھیں۔ شیطان کے دھوکے میں آگئیں اور یہ سمجھیں کہ یہ شخص جو غیب کی باتیں بتلاتا ہے تو ممکن ہے زمین پر اسی کا اختیار ہو۔ بکری کا بچہ لے آئیں اور سب قصہ حضرت ایوبؑ سے بیان کیا۔ آپ کو بہت غصہ آیا اور فرمایا اے رحمت کیا تو نہیں جانتی کہ زمین و آسمان اور مخلوق کا خالق اور مالک وہی ایک خدا ہے اور اسی کو سب اختیار ہے۔ وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے۔ وہی ہنساتا ہے وہی رلاتا ہے۔ وہی بیماروں کو شفا دیتا ہے اور یہ تو شیطان تھا۔ اسی بے ایمان کے دھوکے سے حضرت آدمؑ اور حوا علیہم السلام جنت سے نکالے گئے۔

بی بی رحمت شرمندہ ہوئیں اور کہا واقعی مجھ سے غلطی ہوئی میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتی ہوں آپ نے فرمایا اے رحمت یہ بتلاؤ کہ ہم عیش و آرام میں کتنی مدت رہے کہا اسی برس۔ آپ نے فرمایا کہ تکلیفوں میں کتنا زمانہ گزرا۔ کہا اٹھارہ برس۔ آپ نے فرمایا پھر تو تم نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں بے انصافی کی۔ اس کی بھیجی ہوئی تکلیفوں پر کم سے کم اسی برس تو ہم کو صبر کرنا چاہیئے۔ آج سے میں تمہارے ہاتھ کی کوئی چیز نہ کھاؤں گا اور اپنے ایک سچے خدا کی قسم اگر میں اچھا ہوگیا تو تمہاری اس غلطی پر سو کوڑے ماروں گا پھر آپ اس سخت پریشانی کی حالت میں بہت گھبرائے کہ اب شیطان بی بی رحمت کے ذریعے سے میرا ایمان خراب کرنا چاہتا ہے اور بے چین ہو کر یہ دعا کی ؎

آ پڑی ہے مجھ پہ سختی اے خدا — کس سے میں چاہوں مدد تیرے سوا
سب سے بڑھ کر رحم والا ہے تو ہی — دکھ میں بے کس کا سہارا ہے تو ہی
مانگتا ہوں میں تجھ سے تیری پناہ — شر سے شیطانوں کے ہر دم یا الٰہ

مجھ کو شیطانوں کی چھیڑوں سے بچا
مجھ پہ وہ غالب ہو نہ جائیں اے خدا

آپ یہ دعا مانگ ہی رہے تھے کہ جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا سلام اور پیغام لائے کہ اے ایوبؑ! تم بڑے صابر و شاکر بندے ہو ہم تم سے بہت خوش ہیں تم نے دعا کی اور ہم نے قبول

کی۔ اب تم اپنی ایڑی زمین پر مارو اور ہماری قدرت کا تماشہ دیکھو۔ آپ نے ایڑی ماری اور پانی اُبلنا شروع ہوگیا اور ذراسی دیر میں پانی کا چشمہ بھر گیا۔ حضرت جبرائیلؑ نے فرمایا کہ آپ اس پانی میں غسل کریں اور پئیں آپ نے غسل کیا اور خوب پیاس بھر کر پانی پیا۔ اُسی وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے صحت یاب ہوگئے اور نہایت حسین و جمیل نوجوان بن گئے اور تمام بدن چاندی کی طرح چمکنے لگا اور وہ بارہ ہزار کیڑے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے بدن سے باہر ہوگئے اور سب سونے کے بن گئے پھر حضرت جبرائیلؑ نے آپ کو جنتی کپڑے پہنائے اور کھانے کو جنت کا ایک سیب دیا۔ آپ نے آدھا کھایا اور آدھا بی بی رحمت کے لئے رکھا وہ اس وقت روٹی کی تلاش میں گئی ہوئی تھیں۔ آخر بھوکی پیاسی لوٹ آئیں۔ آپ کو جھونپڑی میں نہ پایا تو نہایت پریشان ہو کر اِدھر اُدھر تلاش کرنے لگیں حضرت جبرائیلؑ نے پوچھا کہ بی بی تم کس کو دیکھ رہی ہو۔ فرمایا میں اپنے بیمار کو دیکھتی ہوں خدا جانے اُن پر کیا گزری انہوں نے کہا یہاں تو کوئی بیمار نہیں ہے آپ بے چین ہو کر رونے لگیں حضرت ایوبؑ نے فرمایا کہ تم اپنے بیمار کو پہچانتی ہو کہا ہاں جس وقت وہ جوان تھے آپ جیسے تھے۔ آپ نے فرمایا ؎

غم نہ کر رحمت نہ گھبرا دل ہی تو | میں ہی ایوبؑ ہوں اے نیک خو
فضل مجھ پر کر دیا اللہ نے | پہلے سے بہتر کر دیا اللہ نے
ہوگئی اب رحمتِ پروردگار | نعمتیں اب اس نے دے دیں بےشمار

شکر کس منہ سے ادا اس کا کروں
کر دیا ابلیس کو جس نے زبوں

یعنی اے غمخوار اور تابعدار بیوی اپنا دل خوش کرو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ذرا سی دیر میں مجھ کو صحت بخشی اور دوبارہ جوانی عطا کی۔ امتحان میں پاس کر دیا اور میرے دشمن شیطان کو شکست دی۔ ہار دی اور وہ ظالم اپنی مراد کو نہ پہنچا۔ لو یہ جنت کا سیب کھاؤ۔ بی بی رحمت سیب کھانے سے نوجوان شہزادی بن گئیں۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے فرمایا کہ بی بی رحمت کی غلطی پر جو قسم کھائی تھی وہ اس طرح پوری کیجئے کہ سو جھاڑو کے تنکوں کو مٹھی میں لو اور بی بی رحمت کے بدن سے لگا دو بس قسم پوری ہو جائے گی یہ ہلکی سی تدبیر اس لئے منظور ہوئی ہے کہ بی بی رحمت سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہے آپ نے اللہ کے اس حکم کے موافق قسم کو پورا کر دیا بس تابعداری اور صبر کا تاج بی بی رحمت کے سر پر ہے اُن کی طبول چوک معاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی سب اولاد اور باندی غلام دوبارہ زندہ کر دیئے اور دو چند اولاد اور مال و دولت اور کل سامان عطا فرمایا۔ تین رات اور تین دن سونے کی ٹڈیاں

برسیں اور ہمیشہ کے واسطے آپ صابر و شاکر مشہور ہوئے اور آپ کا ذکر مبارک صابر و شاکر لوگوں کے لئے رہبر بنا اور اللہ تعالیٰ نے فرمادیا وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ

یعنی اے ہمارے بندو ، ہمارے پیغمبر ایوبؑ کے حالات پڑھو اور صبر و شکر کرنے کا طریقہ سیکھو، چار سو برس کی عمر شریف پاکر آپ نے وفات پائی اور بی بی رحمت کی خدمت اور تابعداری اور صبر کا کمال نیک بی بیوں کے لئے ایک بہترین نمونہ بنا۔ ان مبارک حالات میں اگر کوئی سمجھے تو بڑے بڑے فائدے حاصل ہو سکتے ہیں جیسے رنج وغم اور آفت میں زیادہ پریشان نہ ہونا۔ بلاؤں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور امتحان سمجھنا اور اس کی یاد اور تابعداری میں لگے رہنا۔ شیطان کے دھوکوں میں نہ آنا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو مددگار نہ سمجھنا۔ مضبوطی سے اپنے دین اور ایمان پر قائم رہنا۔ بیویوں کو اپنے مردوں کی خدمت اور تابعداری کرنا ہر تکلیف میں ان کا ساتھ دینا ، خدا کی نافرمانیوں سے بچنا ، ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر راضی رہنا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر دیکھنا کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی کتنی رحمتیں برسیں گی ۔

شیطان کے دوست اور دشمن

ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو حکم دیا کہ تو ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور اُن کی باتوں کا جواب دے۔ شیطان آپ کو ملا اور کہا خدا نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے آپ نے فرمایا کہ ہم مسلمانوں میں کون لوگ تیرے دوست ہیں اور کون دشمن ہیں ۔ کہا پندرہ قسم کے یہ لوگ میرے دشمن ہیں ۔

۱۔ سب سے بڑے دشمن تم ہو ۔ ۲۔ اور بادشاہ انصاف کرنے والا اور اس میں اہل ریاست اور سب حاکم آگئے ۳۔ وہ مالدار جو اپنے کو اوروں سے چھوٹا سمجھے ۴۔ جو آدمی تجارت کرتا ہو اور سچ بولتا ہو ۔ ۵۔ وہ عالم اور نمازی جو خدا سے ڈرتا ہو ۶۔ وہ آدمی جو لوگوں کو دین کی باتیں سکھلاتا ہو ۷۔ وہ آدمی جو لوگوں پر رحم کرتا ہو ۔ ۸۔ جو آدمی خدا کے سامنے توبہ کرتا ہو ۹۔ جو حلال کھاتا ہو اور حرام کمائی سے بچتا ہو ۱۰۔ جو پیشاب وغیرہ ناپاکی سے بچتا ہو اور پاک صاف رہتا ہو۔ ۱۱۔ جو خیرات کثرت سے کرتا ہو ۱۲۔ جو اچھی عادتیں رکھتا ہو۔ ۱۳۔ جو لوگوں کو نفع بہت پہنچاتا ہو ۱۴۔ جو قرآن ہمیشہ پڑھتا ہو۔ ۱۵۔ جو تہجد کی نماز پڑھتا ہو۔

اور یہ دس قسم کے لوگ میرے دوست ہیں وہ میرے ہیں اور میں اُن کا ہوں ۔

۱۔ بادشاہ ظالم جو لوگوں پر ظلم کرے اور اسی میں اہل ریاست اور سب حاکم آگئے ۲۔ وہ مالدار مسلمان جو اپنے کو بڑا سمجھتا ہو ۳۔ جو اپنا مال جھوٹ بول کر دھوکہ فریب سے بیچتا ہو کم تولتا اور کم ناپتا ہو ۴۔ شراب پیتا ہو۔ ۵۔ غیبت ، چغلی کرتا ہو ، ۶۔ جو نیک کاموں سے دکھاوا کرتا ہو ۷۔ جو یتیموں کا مال کھاتا ہو ۸۔ ہمیشہ

وقت پر نماز نہ پڑھتا ہو۔ ۹۔ جو زکوٰۃ نہ ادا کرتا ہو۔ ۱۰۔ جو دنیا کی حرص زیادہ کرتا ہو۔

بس اے محمدؐ یہ لوگ میرے پیارے ہیں اور بڑے درجے کے دوست ہیں یہ کہہ کر شیطان نافرمان بھاگ نکلا

فائدہ۔ مسلمان بھائیو اور بہنو! عقل کی بات تو یہ ہے کہ شیطان کو اپنا دشمن سمجھو اور اللہ و رسولؐ کی نافرمانی سے بچو کوئی بُرا کام نہ کرو کہ شیطان کے دوست بن جاؤ ؎

اتنی غفلت تو نہ کر مسلم خدا کے واسطے
فکر کر کچھ تو بھلا روزِ جزا کے واسطے

حرص و غصہ بغض و کینہ غیبت و مکر و فریب
رات دن کرتا ہے عمرِ بے وفا کیواسطے

پڑھ کے تو قرآن کو کچھ جمع کر لے اب ثواب
قبر پر کون آئے گا پھر فاتحہ کے واسطے

حق کی نافرمانیوں سے باز آ تو باز آ
آگ دوزخ کی بھڑکتی ہے سزا کیواسطے

کام دوزخ کے کرے اور جنت کا ہے اُمیدوار
قصرِ جنت تو بنا ہے پارسا کے واسطے

یاالٰہی اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے
سرورِ عالم محمد مصطفےٰ کے واسطے

دل کو میرے الفتِ دُنیا سے کر دے پاک و صاف
تا مرے سب کام ہوں تیری رضا کے واسطے

مسلمان کو عیش و آرام جنت میں ملے گا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔
اے خطاب کے بیٹے عمرؓ، کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ ہمارے لئے آخرت میں آرام ہوگا۔ [1] فائدہ
حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے کوئی کپڑا اس پر بچھا ہوا نہیں تھا اور چٹائی کے نشان آپ کی کمر مبارک پر پڑ گئے تھے اور سر کے نیچے چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی میں نے عرض کی یا رسول اللہ روم و فارس اور ایران کے بادشاہ خدا کی عبادت نہیں کرتے کافر ہیں لیکن خدا تعالےٰ نے ان کو مال و دولت اور عیش و آرام بہت کچھ دیا ہے۔ دُعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی اُمت پر یعنی مسلمانوں پر رزق کشادہ کرے تب آپ نے فرمایا کہ اے عمرؓ! تم کس خیال میں ہو مسلمان کو مناسب نہیں کہ اس دنیائے فانی کے عیش و آرام کی آرزو کرے اس لئے کہ مسلمان کے آرام کرنے کی جگہ جنت میں ہے اور کافروں کو دنیا میں آرام ہے دنیا ان کے لئے جنت ہے اور آخرت میں ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور دنیا مسلمان کے لئے جیلخانہ ہے ظاہر ہے کہ جیل خانہ میں آرام نہیں ہوتا (بخاری و مسلم)

[1] اور کافروں کو دنیا میں آرام ملتا ہے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ کافروں کی دولت اور عیش و آرام دیکھ کر مسلمان کو رال نہ ٹپکانی چاہیئے۔ بلکہ مضبوطی سے اللہ و رسول کے حکموں پر چل کر اپنی آخرت بنائے ؎

واسطے دنیا کے کیوں اے بے خبر | ٹھوکریں کھاتا پھرے ہے در بدر
آخرت کے کار سے غافل نہ ہو | دولتِ دنیا پہ تو مائل نہ ہو
خواب سے سر کو اٹھا اور آنکھ کھول | بد و نیک کو عقل میں اپنی تول
یہ آخر کو جان تن سے ہوگی جدا | تیرا کون ہے پھر خدا کے سوا
غنیمت سمجھ لے جو ہے زندگی | تو خدا کی اس میں کر بندگی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے | یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
ہے یہ جنت واسطے کفار کے | ظالم و فساق و بد اطوار کے

اور مومن کو ہے زنداں یہ جہاں
عیش و آرام زنداں میں کہاں

بعض مسلمان ایسے بھی ہیں جو کافروں کی خوش حالی اور مال و دولت دیکھ کر رال ٹپکاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کافروں کے بارے میں یہ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو۔ تم کو کافروں کے مال اور اولاد حرص اور دھوکے میں نہ ڈالیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دنیا کیوں بنا رکھی ہے ان کی دنیا اچھی نہیں بنا رکھی، بلکہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ ان کافروں کو دنیا کی زندگی میں مال اور اولاد کی وجہ سے گرفتار عذاب ہی رکھے اور یہ دنیا ہی کے مزوں میں رہ کر کفر ہی کی حالت میں مر جاویں (سورۃ التوبہ) فائدہ

اللہ تعالیٰ کے فرمان کے موافق دیکھنے میں بھی آتا ہے کہ کافر لوگ دن رات اسی دھن میں لگے رہتے ہیں اور خوب مال کو جمع کرتے ہیں اور بڑے بڑے محلات اور کوٹھیاں اور باغات بنواتے ہیں اور آخر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ایک دن راکھ کا ڈھیر ہو جاتے ہیں، مسلمان کو سبق حاصل کرنا چاہیئے ؎

دیکھ فرماتے ہیں خیر البشر | جو کوئی دنیا کے فانی چھوڑ کر
دین کو دل سے کرے ہے اختیار | خود بخود دنیا ہوا اس پہ نثار
کام اس کے دنیا و دیں کے تمام | ہوتے ہیں آسان اے نیک نام
جس نے کی دنیا مقدم دین پر | وہ ہوا خوار و تباہ خستہ جگر

ہو گیا اس شخص پر قہر خدا
جو ہوا دنیا کے ذُولی پر مبتلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتبة الفریدیة

مزید کتب حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ الفریدیۃ
چینل میں جوائن ہو کر صدقہ جاریہ کی نیت
سے لنک کو شیئر کریں مکتبۃ الفریدیۃ چینل
میں کل کتابیں ایک لاکھ پچاس ہزار سے
زیادہ کتابیں ہر موضوع پر کتابیں دستیاب ہے
اس لئے چینل میں شامل ہو کر اپنے دوست
احباب کو شامل ہونے کی دعوت دیں شکریہ

فقط والسلام

منجانب مکتبة الفریدیة